شاہِ کربلا کی جانب

تالیف: آیت اللہ سید مرتضٰی مجتہدی سیستانی

ترجمہ: عرفان حیدر

شاہ کربلا کی جانب

● مؤلف : آیت اللہ سید مرتضیٰ مجتہدی سیستانی

● مترجم : عرفان حیدر

● نظر ثانی : سید محمد ساجد رضوی، شیخ سلمان حمزہ نامدار

● ڈیزائن : اظہر باقر خان

● تاریخ اشاعت : ۱۷ /ذی الحجہ، سنہ ۱۴۴۲ ہجری

● تعداد : ۵۰۰

● ناشر : جامعہ امام صادق (علیہ السلام) کوئٹہ

● مؤلف کی ویب سائٹ : www.almonji.com

● ہم سے رابطہ : info@almonji.com

irfanhaider014@gmail.com

انتساب

آبروئے خاتم النبیین، کُنہ خلقت کونین، مادر سادات، ام ابیہا، شفیعۂ روزجزاء، صدیقہ وطاہرہ، راضیہ و مرضیہ سیدۃ النساء العالمین حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کی بارگاہ اقدس میں پیش کرتا ہوں۔

سخن مترجم

حوادث کی اس دنیا میں اکثر و بیشتر واقعات ایک محدود زمان و مکان تک باقی رہتے ہیں اور پھر رفتہ رفتہ اس واقعہ کے اثرات زائل ہو جاتے ہیں، جس کی وجہ سے انسان ان واقعات کو بھول جاتا ہے، لیکن انسانی تاریخ میں چند ایسے انگشت شمار واقعات بھی ہیں جن کے اثرات ہمیشہ باقی رہتے ہیں اور جنہیں کبھی فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ انہی واقعات میں سے ایک کربلا کا جاودانی واقعہ ہے۔ چودہ صدیاں گزر جانے کے باوجود بھی یہ واقعہ اب بھی لوگوں کے دلوں میں زندہ ہے، سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام کے خون کی تازگی اب بھی باقی ہے اور ہمیشہ باقی رہے گی، مؤمنوں کے دلوں میں اس کی حرارت کو کبھی معدوم نہیں ہو سکتی؛ کیونکہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے: "اِنَّ لِقَتْلِ الْحُسَیْنِ علیه السّلام حَرارَةً فی قُلُوبِ الْمُؤ منینَ لا تَبْرُدُ اَبَداً"۔

ہر دور میں انسان مذہب و ملت کی تفریق کے بغیر کربلا سے متأثر ہوئے بغیر نہیں رہ پایا اور اسی وجہ سے کربلا کے بارے میں مضامین، مقالات اور کتابوں کا وسیع خزانہ موجود ہے، جس میں علماء اور دانشوروں نے کربلا کے مختلف گوشوں کو بیان کرنے کی کوشش کی ہے لیکن اس کے باوجود وہ اس حقیقت کے بھی معترف ہیں کہ اب بھی کربلا کا حق ادا نہیں ہو

سکا۔ کربلا ایک زندہ و جاوید حقیقت ہے جس میں فکرو عمل کا ایک ایسا سرچشمہ ہے جس سے ہر شخص اپنے ظرف کے مطابق فیضیاب ہوتا رہا ہے اور ہمیشہ اس سے مستفید ہوتا رہے گا۔

کربلا کے فیوضات سے مستفید ہونے کا ایک راستہ "امام حسین علیہ السلام کی زیارت" ہے۔ سرور شہیداں حضرت امام حسین علیہ السلام سے تجدید عہد کرنے اور واقعۂ عاشورا کی یاد منانے کے لئے ہر سال دنیا بھر سے لاکھوں کی تعداد میں لوگ کربلا کی زیارت سے شرفیاب ہوتے ہیں کیونکہ امام حسین علیہ السلام اور اہل بیت اطہار علیہم السلام کی زیارت خالق حقیقی سے رابطے کا مقدمہ اور روحانیت و معنویت کے حصول کا ذریعہ ہے، لہٰذا انسان کی معنویت میں جس قدر اضافہ ہو گا اسی کے مطابق انسان کا وجودی کمال ترقی پائے گا۔ درحقیقت زیارت میں انجام دیئے جانے والے اعمال خدا سے قریب ہونے کا سبب ہیں۔ اسی وجہ سے دینی متون میں زیارت کی اہمیت پر بہت زیادہ زور دیا گیا ہے، کیونکہ زیارت کمال کی اعلیٰ منازل طے کرنے، ثواب اور تقرب الہٰی کے حصول کا ایک آسان راستہ ہے۔

روایات میں امام حسین علیہ السلام کی زیارت کی بہت زیادہ تاکید کی گئی ہے۔ اس بارے میں ائمہ اطہار علیہم السلام کی سیرت ہمارے لئے نمونۂ عمل ہے کہ جنہوں نے صرف گفتار کی حد تک لوگوں کو زیارت کا شوق نہیں دلایا بلکہ انہیں جب بھی موقع ملا عملی طور پر کربلا جا کر لوگوں کے لئے امام حسین علیہ السلام کی زیارت کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ یہاں

تک کہ امام علی نقی علیہ السلام نے اپنی بیماری کی شفاء کے لئے کسی شخص کو کربلا میں امام حسین علیہ السلام کی قبر مطہر کی زیارت کے لئے بھیجاتا کہ وہ وہاں جا کر آپ کی شفاء کے لئے دعا اور زیارت کرے۔ معصومین علیم السلام کی سیرت اور فرامین میں امام حسین علیہ السلام کی زیارت کی اس قدر تاکید کی گئ ہے کہ بعض شیعہ علماء نے سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت کو واجب قرار دیا ہے۔

حضرت ابا عبد اللہ الحسین علیہ السلام کی زیارت کے بارے میں نقل ہونے والی روایات یکساں نہیں ہیں بلکہ ہر امام کے زمانے کے حالات کے مطابق روایات وارد ہوئی ہیں۔ اس بنا پر پورے وثوق سے یہ بات کہی جا سکتی ہے آپ کی زیارت کے بارے میں نقل ہونے والی روایت تواتر کی حد سے بھی بالاتر ہیں۔

آپ کے ہاتھوں میں موجود اس کتاب ''شاہ کربلا کی جانب'' میں حضرت ابا عبد اللہ الحسین علیہ السلام کی زیارت کی اہمیت کو بیان کرنے کی کوشش کی گئ ہے۔ یہ کتاب جانب آیت اللہ سید مرتضٰی مجتہدی سیستانی صاحب کی شہرۂ آفاق کتاب ''صحیفۂ حسینیہ'' کا مقدمہ ہے، جس کی افادیت کو دیکھتے ہوئے اسے مستقل طور پر شائع کیا جارہا ہے۔

لہٰذا سب سے پہلے میں اس معبود حقیقی کا شکر گزار ہوں جس کی توفیق سے مجھ حقیر کو اس کتاب کا ترجمہ مکمل کرنے کی سعادت اور شرف حاصل ہوا۔ نیز میں اپنے نانا مرحوم خادم حسین جعفری کا تہہ دل سے مشکور ہوں جن کی رہنمائی سے ہم مکتب اہلبیت علیہم السلام سے

آشنا ہوئے اور ہم ہمیشہ ان کے احسان مند رہیں گے اور دعا گو ہیں کہ خداوند متعال ان کے درجات کو متعالی فرمائے اور انہیں جوار ائمہ اطہار علیہم السلام میں جگہ عنایت فرمائے۔ نیز میں اپنے والدین ، اساتید ، بھائیوں ، بہنوں اور دوستوں کا ممنون و مشکور ہوں ، جن کی دعائیں ہمیشہ میرے شامل حال رہیں۔ خدا ان سب کی توفیقات میں اضافہ فرمائے اور انہیں صحت و سلامتی عطا فرمائے۔

میں یہ ناچیز کاوش یوسف زہراء امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی بارگاہ میں بطور ہدیہ پیش کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ آپ حقیر کی اس کوشش کو قبول فرمائیں گے۔

گدائے در زہرا علیہا السلام

عرفان حیدر

۱۷/ ربیع الثانی سنہ ۱۴۴۲ ہجری

مقدمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للّہ ربّ العالمین وصلّی اللّہ علی سیّدنا محمّد خاتم الأنبیاء و المرسلین وعلی آلہ الطیّبین الطاہرین سیّما علی خاتمہم وقائمہم، صاحب الدعوۃ النبویّۃ، والصولۃ الحیدریّۃ، والعصمۃ الفاطمیّۃ،والحلم الحسنیّۃ، و الشجاعۃ الحسینیّۃ،و الغیرۃ العبّاسیّۃ،و العبادۃ السجّادیّۃ، و المآثر الباقریّۃ، والآثار الجعفریّۃ،والعلوم الکاظمیّۃ، والحجج الرضویّۃ، والجود التقویّۃ، والنقاوۃ النقویّۃ،والھیبۃ العسکریّۃ، والغیبۃ الإلہیّۃ، القائم بالحقّ، والدّاعي إلی الصدق المطلق، کلمۃ اللّہ وأمان اللّہ وحجّۃ اللّہ، الغالب بأمر اللّہ والذّابّ عن حرم اللّہ، إمام السرّ والعَلَن، رافع الکرب و المِحَن، صاحب الجود والمنن، الإمام بالحقّ أبي القاسم الحجۃ بن الحسن المھدي صاحب العصر والزّمان وخلیفۃ اللّہ علی الإنس والجانّ.

اِمّا بعد ! یہ مجموعہ ہماری کتاب «الصحیفۃ الحسینیۃ الکاملۃ» سے مأخوذ ہے جو ہمارے آقا و مولا

حضرت امام ابا عبد اللَّہ الحسین علیہ السلام سے منقول نمازوں ، دعاؤں اور زیارات ، یا ائمہ اطہار علیہم الصلاۃ والسلام سے منقول سید الشھداء امام حسین علیہ السلام کی نمازوں ، دعاؤں اور زیارات پر مشتمل ہے۔ اور اس کے ضمن میں ہمارے آقا و مولا حضرت ابا الفضل العباس علیہ الصلاۃ والسلام کی زیارات بھی ذکر ہوئی ہیں۔

ہم اس کتاب کے مقدمہ میں کچھ اہم روایات بھی ذکر کریں گے کہ جن میں ہمارے مولا سید الشھداء حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے وجوب ، آپ کی زیارت کے ثواب اور آپ کی زیارت میں تاخیر کرنے کے عدم جواز کو بیان کیا گیا ہے۔ نیز ائمہ اطہار علیہم السلام سے آپ پر گریہ و بکاء اور عزاداری کرنے کے بارے میں وارد ہونے والی بعض روایات کو بھی ذکر کیا گیا ہے۔ نیز روایات کی توضیح میں بیان ہونے والے ضروری مطالب کو بھی ذکر کیا گیا ہے۔

خداوند متعال سے دعا گو ہیں کہ خدا ہماری اس ناچیز کاوش کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرمائے اور ہمیں اس دن اس کا فائدہ پہنچائے کہ جس دن قلب سلیم کے علاوہ نہ تو مال و دولت فائدہ پہنچائے گی اور نہ ہی اولاد ؛ «يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ. إِلَّا مَنْ أَتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ»۔[1]

---

[1]۔ سورۂ الشعراء ، آیت : ۸۸ اور ۸۹

حضرت ابا عبد اللہ الحسین علیہ السلام کی زیارت کا وجوب

۱۔ شیخ مفید علیہ الرحمۃ نے کتاب «المزار» میں محمد بن مسلم سے اور انہوں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

”مروا شيعتنا بزيارة قبر الحسين بن عليّ عليه السلام فإنّ إتيانه مفترضٌ على كلّ مؤمن يقرّ للحسين عليه السلام بالإمامة من الله عزّوجلّ“.

«ہمارے شیعوں کو حسین بن علی علیہ السلام کی قبر کی زیارت کے لئے جانے کا حکم دو؛ کیونکہ امام حسین علیہ السلام کی قبر کی زیارت کرنا ہر اس مؤمن پر واجب ہے کہ جو آپ کو خداوند عزّوجل کی جانب سے عطا کردہ امامت کا اقرار کرتا ہو»۔

۲۔ نیز شیخ مفید علیہ الرحمۃ نے کتاب «المزار» میں ہی عبد الرحمٰن بن کثیر سے اور انہوں نے حضرت امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا:

”لو أنّ أحدكم حجّ دهره ثمّ لم يزر الحسين بن عليّ عليه السلام لكان تاركاً حقّاً من حقوق (الله و حقوق) رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لأنّ حقّ

الحسین علیہ السلام فریضۃٌ من اللّٰہ عزّ وَجلّ واجبۃ علی کلّ مسلم."[1]

«اگر تم میں سے کوئی شخص اپنی پوری زندگی حج بجا لائے، لیکن امام حسین بن علی علیہ السلام کی زیارت نہ کرے تو اس نے خدا (اور) رسول خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے حقوق میں سے ایک حق کو ترک کیا؛ کیونکہ امام حسین علیہ السلام کا حق فریضۂ الٰہی ہے اور ہر مسلمان پر واجب ہے»۔

ہر مؤمنہ پر حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت کا وجوب

حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت کا وجوب صرف مردوں سے ہی مخصوص نہیں ہے بلکہ آپ کی زیارت مؤمنہ عورتوں پر بھی واجب ہے۔ اور زرارہ نے امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ السلام سے جو روایت نقل کی ہے، وہ اس پر دلالت کرتی ہے کہ آپ نے فرمایا:

[1]۔ مزار مفید: ۲۶، کامل الزیارات: ۲۳۷ح ۵، وسائل الشیعۃ: ۱۰/۳۴۶ح ۳، بحار الأنوار: ۱۰۱/ ۳، ح ۱۰.

یا زرارة ما في الأرض مؤمنة إلاّ وقد وجب عليها أن تسعد فاطمة صلّى اللَّه عليها في زيارة الحسين عليه السلام.[1]

اے زرارہ ! روئے زمین پر کوئی ایسی با ایمان عورت (مؤمنہ) نہیں ہے مگر یہ کہ اس پر واجب ہے کہ وہ حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے بارے میں حضرت فاطمہ علیہا السلام کی مدد کرے۔

یہ روایت صراحت رکھتی ہے کہ با ایمان عورتوں کی زیارت کی کیفیت یہ ہونی چاہئے کہ اس سے سیدۃ نساء العالمین حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کی نصرت اور مدد ہو۔ پس مؤمنہ عورتوں پر واجب ہے کہ ان کی زیارت ایسی نہ ہو کہ جو جناب سیدۂ طاہرہ سلام اللہ علیہا کے غضب کا باعث بنے۔

نیز حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت کا وجوب صرف انہیں عورتوں سے مخصوص نہیں ہے جو کربلا کے قریب رہتی ہوں ، بلکہ یہ روایت عام ہے اور سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت ان با ایمان عورتوں پر بھی واجب ہے کہ جو دنیا کے دور دراز کے علاقوں میں رہتی ہوں۔ پس ان پر بھی حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت واجب ہے، مگر یہ کہ کوئی ایسی مجبوری یا عذر ہو کہ جس کی وجہ سے وہ زیارت کے لئے نہ آسکیں۔

---

[1] ۔ الأصول الستة عشر (ط - دار الشبستری) : ۱۲۳ .

سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت کا ثواب

۱۔ ابن قولویہ علیہ الرحمۃ نے کتاب ((کامل الزیارات)) میں بشیر الدّہّان سے اور انہوں نے حضرت امام صادق علیہ السلام روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا:

إنّ الرّجل ليخرج إلى قبر الحسين عليه السلام فله إذا خرج من أهله بأوّل خطوة مغفرة ذنوبه ثمّ لا يزال يقدّس بكلّ خطوة حتّى يأتيه فإذا أتاه ناجاه الله تعالى فقال عبدي سلني أعطك ادعني أجبك اطلب منّي أعطك سلني حاجة أقضها لك (قال) و قال أبو عبد الله عليه السلام.

وحقٌّ على الله تعالى أن يعطي ما بذل.[1]

((جو شخص حضرت امام حسین علیہ السّلام کی قبر کی زیارت کے لئے گھر سے نکلتا ہے اور جب وہ اپنے اہل و عیال سے جدا ہو کر پہلا قدم بڑھاتا ہے تو اس کے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور پھر ہر قدم کے ساتھ وہ مزید پاک و پاکیزہ ہوتا رہتا ہے، یہاں تک کہ وہ قبرِ حسین علیہ السلام تک پہنچ جاتا ہے، اور جب وہ وہاں پہنچ جائے تو

[1] ۔ المزار مفید: ۳۱، کامل الزیارات: ۲۵۳ ح ۲.

خداوند متعال اس سے فرماتا ہے : اے میرے بندے !
مجھ سے مانگو تا کہ میں تمہیں عطا کروں ، مجھے پکارو تا کہ
میں تمہیں جواب دوں ، مجھ سے طلب کرو تا کہ میں
تمہیں عنایت کروں ، مجھ سے اپنی حاجت مانگو تا کہ میں
تمہاری حاجت روا کروں»۔

(راوی کہتا ہے) امام صادق علیہ السلام نے فرمایا : «اور خداوند متعال پر یہ حق ثابت ہے کہ جو کچھ خرچ کیا ہے، اسے عطا فرمائے»۔

۲۔کتاب «کامل الزیارات» میں ہی مالک بن عطیّۃ نے حضرت امام صادق علیہ السلام نے روایت نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا :

من زار الحسین علیہ السلام کتب اللّٰہ لہ ثمانین حجّۃ
مبرورۃ۔[1]

جو شخص امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرے، خداوند
اس کے لئے اسّی (۸۰) مقبول حج کا ثواب لکھتا ہے۔

۳۔ شیخ صدوق رحمۃ اللہ نے کتاب «ثواب الأعمال» میں اِبی بصیر سے اور انہوں نے امام محمد باقر علیہ السلام نے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا :

[1] ۔ کامل الزیارات : ۳۰۴ ح ۸، بحار الأنوار : ۱۰۱/۴۲ ح ۷۸، مستدرک الوسائل : ۱۰/ ۲۷۴ ح ۲۶، ثواب الأعمال: ۹۳ , الوسائل: ۱۰/ ۳۵۰ ح ۱۲، بحار الأنوار : ۱۰۱/ ۳۴ ح ۳۵.

أربعة آلاف ملك شعث غبر يبكون الحسين عليه السلام إلى أن تقوم الساعة فلا يأتيه أحد إلاّ استقبلوه ولا يرجع إلا شيّعوه ولا يمرض إلا عادوه ولا يموت إلا شهدوه.[1]

قیامت تک چار ہزار فرشتے پریشان بالوں اور غبار آلود حالت میں امام حسین علیہ السلام پر گریہ کریں گے اور یہ آپ کی زیارت کے لئے آنے والے کا استقبال کریں گے اور اس کے واپس جانے تک یہ اس کے ساتھ رہیں گے، اور جب وہ (زائر) بیمار ہو جائے تو یہ اس کی عیادت کے لئے جائیں گے اور (اگر) وہ مر جائے تو یہ اس کے مراسم (تکفین وتدفین) میں حاضر ہوں گے۔

۴۔ ابن قولویہ رحمۃ اللہ نے «کامل الزیارات» میں ہشام بن سالم سے اور انہوں نے امام صادق علیہ السلام سے ایک طولانی حدیث نقل کی ہے کہ ایک شخص حضرت امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں شرفیاب ہوا اور عرض کیا: یابن رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم)! کیا ہم آپ کے بابا (امام حسین علیہ السلام) کی زیارت کر سکتے ہیں؟

آپ نے فرمایا: ہاں! زیارت کے علاوہ ان کی قبر کے نزدیک نماز بھی پڑھی جائے، البتہ ان

[1]۔ ثواب الأعمال: ۸۸.

کی قبر کے پیچھے نماز پڑھی جائے اور ان کی قبر سے آگے نماز نہ پڑھی جائے (یعنی قبر کی طرف پشت کرکے نماز ادانہ کی جائے)

اس شخص نے عرض کیا: جو شخص ان کی زیارت کرے، اسے کیا اجر و ثواب ملے گا؟

آپ نے فرمایا: اس کا اجر؛ بہشت ہے، لیکن اس کی یہ شرط ہے کہ وہ آپ کو امام مانتا ہو اور آپ کی پیروی واتباع کرتا ہو۔

اس شخص نے عرض کیا: اگر کوئی ان سے بے اعتنائی کرتے ہوئے زیارت کو ترک کردے تو اس کی کیا سزا ہو گی؟

آپ نے فرمایا: اسے روز حسرت (یعنی روزِ قیامت) حسرت ہو گی۔

اس نے عرض کیا: ان کے پاس قیام کرنے والے کو کیا ملے گا؟

آپ نے فرمایا: ہر دن کے بدلے ہزار مہینہ کا ثواب ملے گا۔

عرض کیا: جو آپ کی زیارت پر جانے کے لئے خرچ کرے اور آپ کی قبر مطہر کے پاس خرچ کرے، اسے کیا اجر ملے گا؟

فرمایا: اسے خرچ کئے گئے ہر درہم کے مقابلے میں ہزار درہم ملیں گے۔

عرض کیا: جو اس سفر کے دوران وفات پا جائے، اس کا کیا حکم ہے؟

آپ نے فرمایا: فرشتے اسے لے جائیں گے اور اس کے لئے جنت سے حنوط اور لباس لے کر آئیں گے اور اسے کفن پہنائے جانے کے بعد اس پر نماز پڑھیں گے، اور فرشتے اسے پہنائے

گئے کفن کے اوپر ایک اور کفن پہنائیں گے اور اس کے نیچے ریحان کا بستر بچھایا جائے گا اور زمین کو اس کے سامنے سے تین میل دور کر دیا جائے اور اسی طرح اس کے پچھلی جانب اور اسی طرح اس کے سر اور پاؤں کی جانب سے بھی زمین کو تین تین میل دور ڈھکیل دیا جائے گا۔ اور جنت کی طرف سے اس کی قبر کی جانب ایک دروازہ کھول دیا جائے گا۔ اس کی قبر میں بہشت کے پھولوں کی خوشبو اور نسیم داخل ہو گی اور قیامت تک یہ سلسلہ جاری رہے گا۔

وہ شخص (راوی) کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا : ان کی قبر کے پاس نماز ادا کرنے والے کو کیا اجر و ثواب ملے گا؟ آپ نے فرمایا : جو شخص آپ کی قبر مطہر کے پاس دو رکعت نماز پڑھے تو وہ خداوند سے جس چیز کی درخواست کرے گا، خداوند متعال اسے وہ چیز عطا فرمائے گا۔

میں (راوی) نے عرض کیا : آبِ فرات سے غسل کرنے کے بعد آنحضرت کی زیارت کرنے والے کے لئے کیا اجر و ثواب ہے؟

آپ نے فرمایا : جو آب فرات سے غسل کرتے وقت آپ کی زیارت کا ارادہ رکھتا ہو تو اس کے تمام گناہ مٹا دیئے جائیں گے اور اس کی مثال ایسے ہی ہو گی جیسے وہ ابھی شکم مادر سے پیدا ہوا ہو۔

وہ شخص کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا : اگر کسی نے ان کی زیارت کی تیاری کی ہو لیکن کوئی مشکل درپیش آنے کی وجہ سے زیارت کے لئے نہ جا پائے تو اس کا کیا اجر ہے؟

آپ نے فرمایا: اس نے (زیارت کے لئے) جو درہم بھی خرچ کیا ہے، خداوندا سے ہر درہم کے بدلے کوہِ اُحد کے برابر نیکیاں عطا فرمائے گا اور اسے کئی گنا بڑھا دے گا۔ اور اس پر قطعی طور پر نازل ہونے والی بلاؤں اور مصیبتوں کو اس سے دور کر دے گا اور اس کے مال کی حفاظت کرے گا۔

اس شخص کا بیان ہے ہے کہ میں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا: اگر آپ کے پاس قتل ہو جائے؛ مثلاً کوئی ظالم و جابر سلطان و حکمران اسے قتل کر دے، تو اسے کیا اجر ملے گا؟ آپ نے فرمایا: اس کے خون کا پہلا قطرہ زمین پر گرنے سے پہلے خداوند متعال اس کے تمام گناہ بخش دے گا اور وہ جس طینت (مٹی) سے خلق ہوا؛ فرشتے اسے غسل دے کر اس طرح سے خالص کریں گے کہ جس طرح انبیاء و مخلصین کو پاک و خالص کیا جاتا ہے اور اس کی مٹی میں اہل کفر کی مٹی سے ملئے گئے اجناس دور اور پاک ہو جائیں گے۔ اور اس کے قلب کو دھو کر اس کے سینہ کو چاک کیا جائے گا اور اسے ایمان سے بھر دیا جائے گا اور وہ خدا سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ وہ تمام قلبی اور بدنی ملاوٹوں سے پاک اور منزہ ہو جائے گا اور اس کے لئے اس کے اہل خانہ اور ایک ہزار برادرانِ ایمانی کی شفاعت مقرر کی جائے گی، جبرئیل، ملک الموت اور تمام فرشتے اس کی نماز جنازہ کی سرپرستی کریں گے اور بہشت سے اس کے لئے کفن اور حنوط لے کر آئیں گے اور اس کی قبر کو وسعت دے کر اس کی قبر میں چراغ جلائے جائیں گے اور اس کے لئے جنت میں ایک دروازہ کھول دیا جائے گا۔ فرشتے اس کے لئے جنت سے

تازہ اشیاء اور تحائف لے کر آئیں گے اور پھر اٹھارہ دن کے بعد اسے حظیرہ القدس (بہشت) میں اٹھایا جائے گا اور وہاں وہ اولیاء خدا کے ساتھ رہے گا۔ اور جب صور پھونکی جائے کہ جس کی وجہ سے کوئی چیز باقی نہیں رہے اور جب دوسری صور پھونکی جائے گی تو اسے قبر سے باہر لایا جائے گا اور یہ وہ پہلا شخص ہو گا کہ جس سے رسول خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)، امیر المؤمنین (علیہ السلام) اور اوصیاء (علیہم السلام) مصافحہ کریں گے اور اسے بشارت دیتے ہوئے کہیں گے: ہمارے ساتھ رہو اور پھر اسے حوض کوثر کے پاس لائیں گے اور وہ اس سے سیراب ہو گا اور جسے چاہے گا سیراب کرے گا۔

وہ شخص (راوی) کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا: جس شخص کو آپ کی زیارت کی وجہ سے قید کر دیا جائے؛ اس کے لئے کیا اجر و ثواب ہے؟

آپ نے فرمایا: وہ جتنے دن بھی قید میں رہا اور غمگین رہا؛ اس کے ہر دن کے بدلے فرحت اور مسرت مد نظر رکھی جائے گی کہ جو قیامت تک جاری رہے گی اور اگر اسے قید کرنے کے بعد ماریں تو اسے لگنے والی ہر ضربت کے مقابلے میں اسے ایک حور دی جائے گی اور اس کے جسم کو ملنے والے ہر درد کے مقابلے میں اسے ہزار ہزار نیکیاں دی جائیں گے اور اس کے ہزار ہزار گناہ بخش دیئے جائیں گے، اور اس کے عوض ہزار ہزار درجے بلند ہوں گے اور پھر وہ حساب ختم ہونے تک رسول خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ندیموں میں سے محسوب ہو گا۔ اور پھر اس سے فرشتگانِ حاملین عرش مصافحہ کریں گے اور اس سے کہیں گے: تم جو چاہتے

ہو، ؛مانگو۔ پھر اسے مارنے والے کو حساب کے لئے حاضر کیا جائے گا اور اس سے کوئی سوال کئے بغیر اور اس کا حساب لئے بغیر ہی اسے اس کے بازوؤں سے پکڑ کر ایک فرشتے کے سامنے پیش کیا جائے گا جو اسے حمیم (جہنم کا گرم پانی) اور غسلین (جہنمیوں کے بدن سے نکلنے والا گندہ خون اور پیپ) پلائے گا اور پھر وہ اسے آگ کے دہکتے ہوئے ٹکڑے پر رکھ کر کہیں گے: تم نے جس شخص کو مارا ہے، اس فعل کے بدلے یہ دائمی عذاب کا مزہ چکھو اور تم نے جس کو مارا تھا وہ خدا اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا مہمان تھا اور جس کو مارا گیا تھا (یعنی زائر حسین علیہ السلام)، اسے جہنم کے دروازے کے پاس لایا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا: جس نے تم کو مارا تھا، اسے دیکھو اور اسے ملنے والی سزا کو مشاہدہ کرو، کیا اب تمہارا دل ٹھنڈا ہوا ہے؟ اسے تمہارے قصاص کی وجہ سے یہ عذاب ملا ہے۔ پس وہ کہے گا: حمد خدا کے لئے ہے کہ جس نے میری اور اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اولاد کی نصرت فرمائی۔ [1]

---

[1] ۔کامل الزیارات: ۲۳۹ ح ۲، بحار الأنوار: ۱۰۱/۷۸، المستدرک: ۱۰/۲۷۹.

أتاه رجل فقال له: یا بن رسول اللّٰہ هل یزار والدك، قال: فقال: نعم، ویصلّي عنده، ویصلّي خلفه ولا یتقدم علیه، قال: فما لمن أتاه، قال: الجنّة ان كان یأتم به قال: فما لمن تركه رغبة عنه، قال: الحسرة یوم الحسرة، قال: فما لمن أقام عنده، قال: كلّ یوم بألف شهر، قال: فما للمنفق في خروجه إلیه والمنفق عنده، قال: درهم بألف درهم. قال: فما لمن مات في سفره إلیه، قال: تشیعه الملائكة وتأتیه بالحنوط والكسوة من الجنّة وتصلّي علیه اذ كفّن، وتكفّنه فوق أكفانه وتفرش له الریحان تحته وتدفع الأرض حتّى تصور من بین یدیه مسیرة ثلاثة امیال، ومن خلفه مثل ذلك، وعند رأسه مثل ذلك، وعند رجلیه مثل ذلك، ویفتح له باب من الجنّة إلى قبره، ویدخل علیه روحها وریحانها حتّى تقوم الساعة.

قلت: فما لمن صلّى عنده، قال: من صلّى عنده ركعتين لم يسأل اللَّه تعالى شيئاً إلاّ أعطاه إيّاه، قلت: فما لمن اغتسل من ماء الفرات ثمّ أتاه، قال: إذا اغتسل من ماء الفرات وهو يريده تساقطت عنه خطاياه كيوم ولدته أمّه، قال: قلت: فما لمن يجهز إليه ولم يخرج لعلة تصيبه، قال: يعطيه الله بكلّ درهم أنفقه مثل أحد من الحسنات ويخلف عليه أضعاف ما أنفقه، ويصرف عنه من البلاء ممّا قد نزل ليصيبه ويدفع عنه ويحفظ في ماله.

قال: قلت: فما لمن قتل عنده جار عليه سلطان فقتله، قال: أوّل قطرة من دمه يغفر له بها كلّ خطيئة وتغسل طينته الّتي خلق منها الملائكة حتّى تخلص كما خلصت الأنبياء المخلصين، ويذهب عنها ما كان خالطها من أجناس طين أهل الكفر، ويغسل قلبه ويشرح صدره ويملأ إيماناً، فيلقى الله وهو مخلص من كلّ ما تخالطه الأبدان والقلوب، ويكتب له شفاعة في أهل بيته وألف من أخوانه، وتولّى الصلاة عليه الملائكة مع جبرئيل وملك الموت، ويؤتى بكفنه وحنوطه من الجنّة، ويوسّع قبره عليه، ويوضع له مصابيح في قبره، ويفتح له باب من الجنّة، وتأتيه الملائكة بالطرف من الجنّة.

ويرفع بعد ثمانية عشر يوماً إلى حظيرة القدس، فلا يزال فيها مع أولياء اللَّه حتّى تصيبه النفخة الّتي لا تبقي شيئاً، فإذا كانت النفخة الثانية وخرج من قبره كان أوّل من يصافحه رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وأمير المؤمنين عليه السلام والأوصياء، ويبشرونه ويقولون له: الزمنا، ويقيمونه على الحوض فيشرب منه ويسقي من أحب.

قلت: فما لمن حبس في اتيانه، قال: له بكل يوم يحبس ويغتم فرحة إلى يوم القيامة، فان ضرب بعد الحبس في اتيانه كان له بكلّ ضربة حوراء، وبكل وجع يدخل على بدنه ألف ألف حسنة، ويمحي بها عنه ألف ألف سيّئة، ويرفع له بها ألف ألف درجة، ويكون من محدّثي رسول اللَّه صلى الله عليه وآله وسلم حتّى يفرغ من الحساب فيصافحه حملة العرش ويقال له: سل ما أحببت.

ويؤتى بضاربه للحساب، فلا يسأل عن شيء ولا يحتسب بشيء، ويؤخذ بضبعيه حتّى ينتهى به إلى ملك يحبوه ويتحفه بشربة من الحميم وشربة من الغسلين، ويوضع على مقال في النّار، فيقال له: ذق بما قدّمت يداك فيما أتيت إلى هذا الّذي ضربته، وهو وفد اللَّه ووفد رسوله، ويؤتى بالمضروب إلى باب جهنّم ويقال له: انظر إلى ضاربك وإلى ما قد لقي فهل شفيت صدرك وقد اقتصّ لك منه، فيقول: الحمد للَّه الّذي انتصر لي ولولد رسوله منه.

جو امام حسین علیہ السلام کے حق کی معرفت کے ساتھ زیارت کرے

محمّد بن ابی جریر قمّی کا بیان ہے کہ میں نے امام علی بن موسی الرضا علیہما السلام سے سنا کہ آپ نے میرے والد سے فرمایا:

من زار الحسين بن علي عليهما السلام عارفاً بحقّه كان من محدّثي الله فوق عرشه، ثمّ قرأ: « إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَنَهَرٍ . فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيكٍ مُقْتَدِرٍ ».[1][2]

جو شخص حسین بن علی علیہما السلام کے حق کی معرفت کے ساتھ ان کی زیارت کرے وہ خدا سے اس کے عرش پر گفتگو کرے گا اور پھر آپ نے ان آیات کی تلاوت فرمائی : ‹‹بیشک صاحبان تقویٰ باغات اور نہروں کے درمیان ہوں گے ،اس پاکیزہ مقام پر جو صاحب اقتدار بادشاہ کی بارگاہ میں ہے ››

جس نے امام حسین علیہ السلام کی زیارت کی، گویا اس نے عرش پر خدا

[1] ۔ سورۂ قمر، آیات : ۵۴اور ۵۵.

[2] ۔ کامل الزیارات : ۲٦۷ح ۱۹، بحار الأنوار : ۱۰۱/۷۳ح ۲۰، المستدرک : ۲۵۱/۱۰.

کی زیارت کی

زید الشحام سے کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا: امام حسین علیہ السلام کی قبر کی زیارت کرنے والے کے لئے کیا کچھ ہے؟آپ نے فرمایا:

کان کمن زار اللّٰہ في عرشه،

وہ اس شخص کی طرح ہے کہ جس نے عرش پر خدا کی زیارت کی ہو۔

وہ (زید الشحام) کہتے ہی کہ میں نے عرض کیا: جو آپ میں سے کسی کی زیارت کرے اس کے لئے کیا کچھ ہے؟آپ نے فرمایا:

کمن زار رسول اللّٰہ صلی اللہ علیه وآله وسلم.[1]

وہ اس شخص کی طرح ہے کہ جس نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی ہو۔

امام حسین علیہ السلام کا زائر؛ جوار نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں

ابو اسامہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام صادق علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

[1] ۔ کامل الزیارات: ۲۷۸ ح۱، بحار الأنوار: ۱۰۱/۶۷ ح۲۹، المستدرک: ۱۰/۱۸۵.

من أراد أن يكون في جوار نبيّه صلى الله عليه وآله وسلم وجوار علي وفاطمة فلايدع زيارة الحسين بن علي عليهما السلام.[1]

جو شخص نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علی و فاطمہ (علیہا السلام) کے جوار میں رہنا چاہتا ہو تو وہ حسین بن علی علیہما السلام کی زیارت کو ترک نہ کرے۔

قیامت کے دن زائرِ حسین علیہ السلام کا مقام

عبد اللہ الطحان نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

ما من أحد يوم القيامة الا وهو يتمنى انّه من زوار الحسين، لما يرى ممّا يصنع بزوار الحسين عليه السلام من كرامتهم على الله تعالى.[2]

قیامت کے دن ہر کسی کی یہ آرزو اور تمنا ہو گی کہ وہ حسین علیہ السلام کی زیارت کرنے والوں میں سے ہوتا،

[1] ۔ کامل الزیارات: ۲۶۰ ح ۱، بحار الأنوار: ۱۰۱/۶۶ ح ۵۴.

[2] ۔ کامل الزیارات: ۲۵۸ ح ۱، بحار الأنوار: ۱۰۱/۷۲ ح ۱۷.

اس لئے کہ وہ حسین علیہ السلام کے زائرین کے ساتھ
خداوند متعال کا حسن سلوک دیکھے گا کہ کس طرح سے
اس کی تکریم اور عزت افزائی کی گئی ہے۔

اگر حسین علیہ السلام کا زائر شقی ہو تو اسے سعید لکھا جائے گا

ا۔ عبد اللہ بن میمون القداح کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: جو شخص حسین بن علی علیہما السلام کے حق کی معرفت کے ساتھ آپ کی قبر مطہر کی زیارت کے لئے جائے اور وہ غرور اور تکبر نہ کرے تو اس کے کیا اجر ہو گا؟

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

یُکتبُ لہ ألفَ حجّةٍ مقبولة وألفَ عمرةٍ مبرورةٍ، وإن کان شقیّاً کتب سعیداً، ولم یزل یخوض في رحمة اللّٰہ عزّ وجلّ[1].

اس کے لئے ہزار مقبول حج اور ہزار مقبول عمرے لکھے جائیں گے اور اگر وہ شقی ہو تو اسے سعید لکھا جائے گا۔ یعنی یوہ شقاوت اور بد بختی سے نجات پا کر سعادت مند قرار پائے گا اور ہمیشہ خدا کی رحمت کے زیر سایہ رہے گا۔

---

[1] ۔ کامل الزیارات: ۲۷۴ اور ۳۰۷، نور العین: ۱۸۱.

۲۔ عبد الملک خثعمی نے نقل کیا ہے کہ امام صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا:

یا عبد الملك لا تدع زيارة الحسين بن عليّ عليهما السلام ومُرْ أصحابك بذلك، يَمُدّ اللَّه في عمرك، ويزيد اللَّه في رزقك، ويحييك اللَّه سعيداً، ولا تموت إلاّ سعيداً ويكتبك سعيداً.[1]

اے عبد الملک! امام حسین علیہ السلام کی زیارت ترک نہ کرو اور اپنے دوستوں اور ساتھیوں کو اس کا حکم دو، خداوند تمہاری عمر طولانی کرے اور تمہارے رزق میں اضافہ فرمائے، اور تمہیں سعادت مندانہ زندگی نصیب فرمائے، اور تم سعادت کے سوا نہیں مروگے اور تمہیں سعید لکھا جائے گا۔

امام حسین علیہ السلام کا اپنے زائر کی وفات کے بعد اس کی زیارت کے لئے جانا

حضرت امام جعفر بن محمد علیہما السلام فرماتے ہیں کہ امام حسین بن علی علیہما السلام نے فرمایا:

---

[1] ۔ کامل الزیارات: ۲۸۶، نور العین: ۱۸۱.

”من زارني بعد موتي زُرته يوم القيامة، ولو لم يكن إلاّ في النّار لأخرجته“.[1]

جو شخص میری موت کے بعد میری زیارت کرے تو میں قیامت کے دن اس کی زیارت کروں گااور اگر وہ آتش جہنم میں ہواتو میں اسے (وہاں سے) خارج کروں گا۔

کچھ اساتید سے نقل ہوا ہے کہ امام حسین علیہ السلام کے زائر کے جہنم میں جانے کو لفظ ”لو“ کے ذریعے مشروط کیا گیا ہے اور اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ امام حسین علیہ السلام کے زائر کا آتش جہنم میں جانا محال ہے۔اور چونکہ محال امر کو فرض کرنا محال نہیں ہے، اس بناء پر اگر کوئی زائر آتش جہنم میں چلا جائے تو امام حسین علیہ السلام اپنے زائر کو خود آتش جہنم سے نکالیں گے ۔اے ابا عبد اللہ الحسین !آپ پر خدا کا درود و سلام ہو ، میری روح اور عالمین کی ارواح آپ پر قربان ہو جائے ۔آپ کی اپنے شیعوں اور اپنی قبر کے زائرین کے لئے شفقت و رحمت کس قدر عظیم اور شدید ہے۔[2]

---

[1]۔ نور العین : ۱۶۹، معالی السبطین : ۲/۷۸ .

[2]۔ نور العین : ۱۶۹، معالی السبطین : ۲/۷۸ .

مبارک ایّام اور بابرکت اوقات میں امام حسین علیہ السلام کی زیات کا مستحب موکد ہونا

تمام مبارک ایّام اور بابرکت اوقات میں امام حسین علیہ السلام کی زیارت اشرف وافضل ہے اور بالخصوص ان ایّام میں کہ جو آپ سے مختص ہیں اور جن ایّام میں آپ کی فضیلت و کرامت ظاہر ہوتی ہے جیسے: یوم مباہلہ، سورۂ ہل اَتی کے نزول کا دن، امام حسین علیہ السلام کی ولادت کا دن اور مشہور قول کی بناء پر آپ کی ولادت تین شعبان کو ہوئی اور اسی طرح اس دن بھی آپ کی زیارت کرنا مناسب ہے کہ جس دن آپ کا قاتل یزید اسفل درک الجحیم منتقل ہوا اور یہ چودہ ربیع الاوّل کا دن ہے۔[1]

کتاب "ابواب الجنان وبشائر الرّضوان" میں لکھتے ہیں: روایات میں تحقیق و جستجو کرنے والے شخص کو کسی بھی دن اور رات میں امام حسین علیہ السلام کی زیارت کو ترک نہیں کرنا چاہیئے؛اور خاص طور سے شبِ جمعہ، روزِ جمعہ، اور آپ سے منسوب اوقات (میں امام حسین علیہ السلام کی زیارت ترک نہیں کرنی چاہیئے) جیسے: روز مباہلہ، «هَلْ أَتَى» کے نزول کا دن، امام حسین علیہ السلام کی ولادت کا دن (مشہور قول کی بناء پر آپ کی ولادت تین شعبان ہے، اگرچہ مصباح میں امام صادق علیہ السلام سے روایت ہوا ہے کہ آپ کی ولادت پانچ شعبان سنہ چار ہجری ہے)، اور جس دن آپ کے دشمنوں کی روحوں پر لعنت کی گئی؛

---

[1] ۔ بحار الانوار: ۱۰۱/۱۰۱، نور العین: ۴۰۳.

جیسے چودہ ربیع الوّل کہ جس دن یزید بن معاویہ واصل جہنم ہوا؛ لیکن چونکہ ائمہ اطہار علیہم السلام سے ان اوقات میں ہم تک مخصوص زیارات نہیں پہنچی، لہٰذا بہتر ہے کہ ہم زیارات مطلقہ یا زیارت عاشورا سے ہی امام حسین علیہ السلام کی زیارت کریں۔[1]

ہر عید کے دن امام حسین علیہ السلام کی زیات کا مستحب موکد ہونا

۱۔ بشیر دہّان نے حضرت امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے ایک حدیث کے ضمن میں فرمایا:

من أتى قبر الحسين عليه السلام عارفاً بحقّه في يوم عيد كتبت له ألف حجّة وألف عمرة مبرورات متقبلات، وألف غزوة مع نبيّ مرسل أو إمام عادل۔[2]

جو شخص امام حسین علیہ السلام کے حق کی معرفت کے ساتھ عید کے دن آپ کی زیارت سے شرفیاب ہو تو اس کے لئے ہزار مقبول حج اور ہزار مقبول عمرے اور پیغمبر

[1] ۔ ابواب الجنان وبشائر الرضوان: ۱۶۹، نور العین: ۴۰۴.
[2] ۔ نور العین: ۳۸۲

مرسل یا عادل امام کے ساتھ جہاد کرنے کا ثواب لکھا جائے گا۔

۲۔ بشیر دہّان نے امام صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپ نے ایک حدیث کے ضمن میں فرمایا:

"أيّما مؤمن أتى قبرالحسين عليه السلام في يوم عيد كتب اللّٰه له مائة حجّة، ومائة عمرة، ومائة غزوة مع نبيّ مُرسلٍ أوإمام عادل"[1]

جو مؤمن بھی عید کے دن امام حسین علیہ السلام کی قبر کی زیارت سے مشرف ہو، خداوند اس کے لئے سو حج، سو عمرے اور نبی مرسل یا عادل امام کے ساتھ سو جہاد کا ثواب لکھے گا۔

۳۔ حسن بن سعید کہتے ہیں کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے امام حسین علیہ السلام کی قبر کی زیارت کرنے والے کے بارے میں پوچھاتوآپ نے فرمایا:

[1] ۔ کامل الزیارات: ۳۱۶، نورالعین: ۳۸۲

من زار قبر الحسين بن عليّ عليهما السلام في غير يوم عيد كتب له ثلاث وثلاثون عمرة ومائة غزوة، ومن زاره في يوم عيد كتبت له مائة حجّة، ومائة عمرة، ومائة غزوة مع نبيّ مرسل أو إمام عادل۔[1]

جو شخص حسین بن علی علیہما السلام کی عید کے علاوہ کسی اور دن زیارت کرے تو اس کے لئے تینتیس عمروں اور سو غزوات کا ثواب لکھا جائے گا اور جو عید کے دن زیارت کرے تو اس کے لئے سو حج، سو عمرے اور پیغمبر مرسل یا عادل امام کے ہمراہ سو غزوات کرنے کا ثواب لکھا جائے گا۔

ہر مہینے امام حسین علیہ السلام کی زیارت کی فضیلت

داؤد بن فرقد کہتے ہیں کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے عرض کیا: ہر مہینہ امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرنے والے کو کیا اجر و ثواب ملے گا؟

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

[1] ۔ فضل زیارۃ الحسین علیہ السلام. حسن بن سعید سے حسن بن سعید بجلیّ احمسیّ کوفی مراد ہیں نہ کہ اہوازی کیونکہ یہ امام رضا علیہ السلام کے اصحاب میں سے ہیں اور انہوں نے حضرت امام صادق علیہ السلام سے ملاقات نہیں کی۔ نور العین: ۳۸۲

له من الثواب (مثل)[1] ثواب مائة ألف شهيد مثل[2] شهداء بدر.[3]

اسے شہدائے بدر کی مانند ہزار شہداء کا اجر دیا جائے گا۔

امام حسین علیہ السلام کی زیارت افضل اعمال

ابو خدیجہ کہتے ہیں کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا:

انّہ أفضل ما یکون من الأعمال.[4]

امام حسین علیہ السلام کی زیارت اعمال میں سب سے افضل ہے۔

[1] ۔ یہ کامل اور تہذیب میں نہیں ہے۔

[2] ۔ اصل میں یہ "من" ہے۔

[3] ۔ مزار مفید: ۵۵، کامل الزیارات: ۱۴۱ ح ۵، بحار الأنوار: ۱۰۱ / ۳۷، ح ۵۱۔

[4] ۔ کامل الزیارات: ۲۷۶ ح ۲، بحار الأنوار: ۱۰۱/ ۴۹، ح ۱۔

امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے ذریعہ

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہلبیت علیہم السلام کے ساتھ حسن سلوک

معاذ کہتے ہیں کہ میں نے سنا کہ ابان کہہ رہے تھے: امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

من أتى قبر أبي عبد اللّٰه عليه السلام فقد وصل رسول اللّٰه صلى الله عليه وآله وسلم ووصلنا وحرمت غيبته وحرم لحمه على النار، وأعطاه الله بكلّ درهم انفقه عشرة آلاف مدينة له في كتاب محفوظ، وكان اللّٰه له من وراء حوائجه وحفظ في كلّ ما خلف، ولم يسأل اللّٰه شيئاً إلاّ أعطاه وأجابه فيه، أمّا ان يعجّله وأمّا ان يؤخّره له۔[1]

جو شخص امام حسین علیہ السلام کی قبر کی زیارت کے لئے جائے تو اس نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ہم اہل بیت علیہم السلام کے ساتھ حسن سلوک کیا، اس کی غیبت حرام ہے اور آتش جہنم پر اس کا گوشت حرام ہے۔ اس نے جو درہم بھی خرچ کیا ہو گا، خداوند متعال اس کے

---

[1]۔ کامل الزیارات: ۲۴۵ح۱۔

بدلے دس ہزار شہر عطا کرے گا اس کی کتاب میں محفوظ ہیں اور خداوند اس کی حاجتوں کو روا کرے گا اور اس نے جو کچھ باقی چھوڑا ہو گا، اس کی حفاظت کرے گا، اور وہ خدا سے کوئی چیز طلب نہیں کرے گا مگر یہ کہ خدا اسے عطا کرے گا اور اس کی اجابت کرے گا؛ یا اسے جلدی سے پورا کرے گا یا تاخیر سے۔

امام حسین علیہ السلام کی زیارت سے رزق اور عمر میں اضافہ

عبدالملک خثعمی نے امام صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

"یا عبدالملک لا تدع زیارة الحسین بن علي علیهما السلام ومر أصحابك بذلك یمد اللّٰه في عمرك ویزید اللّٰه في رزقك، ویحییك اللّٰه سعیداً ولا تموت الا سعیداً ویكتبك سعیداً."[1]

اے عبد الملک! حسین بن علی علیہما السلام کی زیارت ترک نہ کرو اور اپنے اصحاب کو اس کا حکم دو، خداوند متعال تمہاری عمر کو طولانی اور تمہارے رزق میں اضافہ

[1] ۔ کامل الزیارات: ۲۸۶ ح ۶، بحار الأنوار: ۱۰۱/ ۷۴ ح ۱۲۔

فرمائے گا اور خداوند تمہیں زندگی میں سعادت مند بنائے گا اور سعادت کے بغیر نہیں مروگے اور تمہارا نام سعادت مندوں میں لکھا جائے گا۔

قیامت کے دن زائرِ حسین علیہ السلام کا شفاعت کرنا

سیف تمّار کہتے ہیں: میں نے امام صادق علیہ السلام سے سنا کہ آپ نے فرمایا:

"زائر الحسین علیه السلام مشفّع یوم القیامة لمائة رجل کلهم قد وجبت لهم النار ممّن کان في الدنیا من المسرفین."[1]

کل قیامت کے دن امام حسین علیہ السلام کا زائر سو جہنمی افراد کی شفاعت کرے گا کہ جو سب کے سب دنیا میں مسرفین تھے، اور ان (زائر حسین علیہ السلام) کی شفاعت قبول کی جائے گی۔

زیارت حسین علیہ السلام سے گناہوں کا پاک ہونا

۱۔ یونس بن عبد الرحمٰن نے قدامہ بن مالک سے اور انہوں نے امام صادق علیہ السلام سے

[1] ۔ کامل الزیارات: ۳۰۹ ح ۲، بحار الأنوار: ۱۰۱ / ۷۷ ح ۳۶، المستدرک: ۱۰/ ۲۵۳ ح ۴۵.

روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

من زار الحسين بن عليّ عليه السلام) محتسباً (لا أشراً ولا بطراً ولا رياءً ولا سمعةً محّصت ذنوبه كما يمحّص الثوب في الماء فلا يبقى عليه دنسٌ ويكتب له بكلّ خطوةٍ حجّةٌ وكلّما رفع قدمه عمرةٌ"[1]

جو شخص خدا کے لئے امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے لئے جائے، نہ کہ سیر و تفریح کے لئے اور نہ ہی ریا یعنی دوسروں کو دکھانے کے لئے اور سمعہ یعنی دوسروں کو سنانے کے لئے؛ تو اس طرح اس کے گناہ پاک ہو جاتے ہیں کہ جس طرح پانی میں لباس پاک ہو پاکیزہ ہو جاتا ہے اور اس پر کسی طرح کی کوئی آلودگی اور گندگی باقی نہیں رہتی، اور وہ زمین پر جو قدم بھی رکھے گا، اس کے بدلے اس کے لئے ایک حج اور جو قدم بھی اٹھائے گا، اس کے بدلے اس کے لئے ایک عمرہ کا ثواب لکھا جائے گا۔

۲۔امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

[1]۔ کامل الزیارات: ۲۷۳ح۱، وسائل الشیعۃ: ۳۸۹/۱۰ح۷، بحار الأنوار: ۱۹/۱۰۱ح۳.

إنّ زائر الحسين عليه السلام تجعل ذنوبه جسراً (على) باب داره ثمّ يعبرها كما يخلّف أحدكم الجسر وراءه إذا عبر.[1]

بیشک امام حسین علیہ السلام کا زائر اپنے گناہ اپنے گھر کے دروازے پر چھوڑنے کے بعد وہاں سے نکلتا ہے۔ (یعنی وہ گناہوں کے بغیر روانہ ہوتا ہے) جس طرح تم میں سے کوئی جب پل سے گزر جاتا ہے تو اسے اپنے پیچھے چھوڑ دیتا ہے۔

خوف کی حالت میں امام حسین علیہ السلام کی زیارت کا ثواب

محمد بن مسلم نے امام باقر علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپ نے ایک حدیث کے ضمن میں مجھ سے فرمایا:

هل تأتي قبر الحسين عليه السلام، قلت: نعم على خوف ووجل، فقال: ما كان من هذا أشدّ فالثواب فيه على قدر الخوف، ومن خاف في اتيانه امن الله روعته

[1]۔ مزار مفید: ۳۶.

یوم القیامة، یوم یقوم النّاس لربّ العالمین، وانصرف بالمغفرة، وسلمت علیه الملائکة وزاره النبي صلی الله علیه وآله وسلم ودعاله، وانقلب بنعمة من اللّٰہ وفضل لم یمسسه سوء واتبع رضوان اللّٰہ - ثمّ ذکر الحدیث"[1]

کیا تم امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرنے کے لئے جاتے ہو ؟ میں نے عرض کیا : جی ہاں ! ڈر اور خوف کے عالم میں۔

آپ نے فرمایا : جس قدر ڈر اور خوف زیادہ ہو گا، اتنا ہی ثواب زیادہ ہو گا۔ جس شخص کو (امام حسین علیہ السلام کی) زیارت پر جانے کے لئے خوف و ہراس ہو ، خداوند اسے قیامت کے دن ہر طرح کے خوف و ہراس سے امان میں رکھے گا کہ جب سب لوگ خدا کی بارگاہ میں پیش ہوں گے۔ وہ گناہوں کی مغفرت کے ساتھ محشور (پلٹایا جائے) گا، فرشتے اس پر سلام کریں گے ، پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی زیارت کے لئے آئیں گے اور

[1] ۔ کامل الزیارات : ۲۴۴ ح ۵، بحار الأنوار : ۱۱/۱۱۰۔

اس کے لئے دعا کریں گے۔ پس اسے نعمت الٰہی اور فضل
الٰہی سے کسی برائی، مصیبت اور مشکل کا سامنا نہیں کرنا
پڑے گا اور وہ رضائے الٰہی کے ساتھ واپس لوٹے گا۔

یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ امام حسین علیہ السلام کے محبوں اور چاہنے والوں پر لازم ہے کہ وہ آپ کی زیارت کے لئے جائیں اگرچہ اس میں خوف وہراس ہی کیوں نہ ہو تاکہ آپ کی زیارت ترک نہ ہو۔ اور جس طرح سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام کا حرم مبارک آسمانی زائرین سے خالی نہیں ہوتا، اسی طرح وہ خوف کے عالم میں بھی زمینی زائرین سے خالی نہیں ہونا چاہئے۔

امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے لئے پیدل جانے والے کا ثواب

ابو صامت کہتے ہیں: میں نے امام صادق علیہ السلام سے سنا کہ آپ نے فرمایا:

"من أتى قبر الحسين عليه السلام ماشياً كتب الله له
بكلّ خطوة ألف حسنة ومحا عنه ألف سيّئة ورفع له
ألف درجة فإذا أتيت الفرات فاغتسل وعلّق نعليك
وامش حافيا وامش مشي العبد الذّليل فإذا أتيت باب
الحائر فكبّر الله أربعاً ثمّ امش قليلاً ثمّ كبّر

أربعاً، ثمّ ائت رأسه فقف عليه فكبّر أربعاً وصلّ عنده واسأل اللّه حاجتك"[1]، [2]

جو شخص بھی حضرت ابا عبد اللہ الحسین علیہ السلام کی زیارت کے لئے پیدل جائے، خداوند اس کے لئے ہر قدم

---

[1] ۔کامل الزیارات: ۲۵۴ ح ۲۔

[2] ۔

اخبار من بلغ

کلینی نے کتاب کافی میں اپنی سند سے ہشام بن سالم سے اور انہوں نے امام صادق علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: "من سمع شيئاً من الثواب على شيء فصنعه، كان له، وان لم يكن على ما بلغه" یعنی؛ جو شخص کسی کام کو انجام دینے کے ثواب کے بارے میں سنے اور پھر اس کام کو انجام دے، تو اسے وہی ثواب عطا کیا جاتا ہے، اگرچہ واقع میں اس طرح نہ ہو کہ جیسے اس نے سنا تھا۔ (کافی: ۸۷/۲، ح ۳)

نیز انہوں نے اپنی سند سے محمد بن مروان سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے امام باقر علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: "من بلغه ثواب من الله على عمل فعمل ذلك العمل التماس ذلك الثواب، أوتيه، وان لم يكن الحديث كما بلغه" کسی شخص تک خدا کی طرف سے کسی عمل کو انجام دینے کی وجہ سے ثواب پہنچے اور وہ اسی ثواب کی امید میں وہ عمل انجام دے تو اسے وہی ثواب عطا کیا جائے گا، اگرچہ حدیث اس طرح سے نہ ہو کہ جیسے اس تک پہنچی ہے۔

ان دو روایات اور ان جیسی دوسری روایات کو "اخبار من بلغ" کہا جاتا ہے۔ جب وہ عمل کتاب و سنت میں مستحب شمار کیا گیا ہو لیکن اسے ملنے والا دنیوی یا اخروی ثواب ذکر نہ ہوا ہو، اور اگر کوئی عمل کتاب و سنت کی رو سے مستحب شمار نہ کیا گیا ہو تو اسے انجام دینے کی وجہ سے اسے ہرگز اجر و ثواب نہیں دیا جائے گا۔ اگر اس کے لئے کوئی اجر اور ثواب نہ ہو۔ اسی وجہ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "لا قول الّا بعمل ولا قول ولا عمل الا بنيه ولا عمل ولا نية الا باصابة السنة" (اصول کافی: ۸۷/۲، ح ۱ اور ۲) انسان کے قول کا عمل کے سوا کوئی اجر و ثواب نہیں ہے، اور نیت کے سوا اس کے قول و عمل کا کوئی اجر و ثواب نہیں ہے اور اس کے قول، عمل اور نیت کا کوئی اجر و ثواب نہیں ہے مگر یہ کہ وہ سنت کے مطابق ہو۔

کے بدلے ہزار نیکیاں لکھتا ہے اور اس کے نامۂ اعمال سے ہزار گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور اس کے مقام و مرتبہ کو ہزار درجہ بلند کرتا ہے۔

جب فرات پر پہنچو تو غسل کرو اور پھر اپنے جوتے اپنے کندھے پر آویزاں کرو اور بندۂ ذلیل کی طرح پا برہنہ جاؤ اور جب حائر (حسینی) کے دروازے پر پہنچو تو چار مرتبہ تکبیر کہو اور پھر چند قدم چلو اور پھر چار مرتبہ تکبیر کہو اور پھر امام علیہ السلام کے بالا سر کی طرف جاؤ اور وہاں رک جاؤ اور چار مرتبہ تکبیر کہو اور وہاں نماز پڑھو اور خداوند متعال سے اپنی حاجتیں طلب کرو۔

زیارت حسین علیہ السلام میں کتنی تاخیر کرنا جائز ہے؟

صفوان جمّال کہتے ہیں: ہم مدینہ کے راستے سے مکہ کے قصد سے جا رہے تھے میں نے حضرت امام صادق علیہ السلام کو پریشان، غمگین اور شکستہ حال دیکھ کر آپ سے اس کی وجہ دریافت کی تو آپ نے فرمایا: جو میں سن رہا ہوں، اگر وہ تم بھی سن رہے ہوتے تو یہ سوال نہ کرتے۔

میں نے عرض کیا: آپ کیا سن رہے ہیں؟ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

ابتهال الملائكة إلى الله على قتلة أمير المؤمنين عليه السلام وعلى قتلة الحسين عليه السلام، ونوح الجن عليهما، وبكاء الملائكة الّذين حولهم وشدّة حزنهم، فمن يتهنأ مع هذا بطعام أو شراب أو نوم.

میں ملائکہ کی گریہ و زاری (کی آواز)، اور امیر المؤمنین امام علی علیہ السلام اور حضرت امام حسین علیہ السلام کے قاتلوں پر ان کی نفرین سن رہا ہوں۔ نیز میں جنّات کا گریہ و شیون اور امام حسین علیہ السلام کی قبر مطہر کے گرد فرشتوں کا گریہ و شیون سن رہا ہوں۔ اور کون ہے جو ایسی آوازیں سننے کے باوجود کھا، پی اور سو سکتا ہو؟

میں نے عرض کیا: جو شخص امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرنے کے بعد واپس آجائے تو وہ کس وقت دوبارہ زیارت کے لئے رجوع کرے اور کتنے دن کے بعد دوبارہ زیارت کے لئے جائے اور کتنی مدت تک لوگوں کے لئے آپ کی زیارت کو ترک کرنا جائز ہے؟ حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

أما القريب فلا أقل من شهر، وأما بعيد الدار ففي كلّ ثلاث سنين. فما جاز الثلاث سنين فقد عق رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وقطع رحمه الا من علة، ولو يعلم زائر الحسين عليه السلام ما يدخل على رسول الله

وما يصل إليه من الفرح وإلى أمير المؤمنين وإلى فاطمة والأئمّة والشهداء منا أهل البيت وما ينقلب به من دعائهم له وما له في ذلك من الثواب في العاجل والاجل والمذخور له عند اللّٰه، لاحب أن يكون ماثم داره ما بقي. وان زائره ليخرج من رحله فما يقع فيؤه على شيء الا دعا له، فاذا وقعت الشمس عليه اكلت ذنوبه كما تأكل النار الحطب، وما تبقي الشمس عليه من ذنوبه شيئاً فينصرف وما عليه ذنب وقد رفع له من الدرجات ما لا يناله المتشحط بدمه في سبيل اللّٰه، ويوكل به ملك يقوم مقامه ويستغفر له حتّى يرجع إلى الزيارة أو يمضي ثلاث سنين أو يموت.[1]

جو لوگ نزدیک ہیں ، انہیں ایک مہینے سے زیادہ مدت تک آپ کی زیارت ترک نہیں کرنی چاہئے لیکن جو لوگ دور ہیں ، انہیں تین سال میں ایک مرتبہ زیارت کے لئے جانا چاہئے ۔ پس اگر تین سال گزر جائیں اور (امام حسین علیہ السلام کی) زیارت کے لئے نہ جائے تو اس نے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی نافرمانی کی اور وہ

[1] ۔ کامل الزیارات : ۴۹۵ ح ۷۱، بحار الأنوار : ۱۰۱/۱۴ ح ۱۴، المستدرک : ۳۴۳/۱۰ ۔

آنحضرت سے عاق ہوگیا اور اس نے آپ سے قطع رحم کیا ، مگر یہ کہ (زیارت کو ترک کرنے کی) کوئی وجہ اور عذر ہو۔ اگر امام حسین علیہ السلام کا زائر یہ جان لے کہ اس کی زیارت سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قلب مبارک ، امیر المؤمنین علیہ السلام ، حضرت فاطمہ علیہا السلام ، ائمہ علیہم السلام اور ہم اہل بیت علیہم السلام کے شہداء کے قلوب کو کتنا سرور ملتا ہے ، ان (ہستیوں) کی دعاؤں سے کس قدر بہرہ مند ہوتا ہے، اسے کس قدر دنیاوی و اخروی اجر و پاداش نصیب ہوتی ہے اور خدا کے نزدیک اس کے لئے کتنا ثواب ذخیرہ ہوتا ہے تو وہ یہ چاہتا کہ اس کا گھر ہی وہاں ہوتا اور وہ جب تک زندہ ہے ، تب تک وہاں سے جدا نہ ہو۔ جب امام حسین علیہ السلام کا زائر اپنے گھر سے خارج ہوتا ہے تو ہر وہ چیز اس کے لئے دعا کرتی ہے کہ جس پر بھی اس کا سایہ پڑتا ہے ، اور جب اس پر سورج پڑتا ہے تو وہ اس کے گناہوں کو کھا جاتا ہے کہ جس طرح آگ ایندھن کو کھا جاتی ہے اور سورج اس کے گناہوں میں سے کسی چیز کو باقی نہیں رہنے دیتا۔ پس جب وہ (زیارت کے بعد) واپس لوٹتا ہے تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا اور مرتبہ کے لحاظ

سے اس قدر بلند ہو جاتا ہے کہ راہِ خدا میں اپنے خون میں غلطاں ہونے والا بھی اس مقام و مرتبہ تک نہیں پہنچ سکتا۔خداوند ایک فرشتے کو مقرر کرتا ہے کہ وہ اس کا قائم مقام ہو اور اس کے لئے مغفرت طلب کرے تا کہ وہ دوبارہ زیارت کے لئے آئے یا اس کی زیارت کو تین سال گذر جائیں اور یا دنیا سے چلا جائے....

اس روایت میں اہم نکات ہیں کہ جن کی طرف توجہ کرنا ضروری ہے: ان نکات میں سے ایک یہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ، امیر المؤمنین امام علی علیہ السلام ، سیدۃ النساء العالمین حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا ، ائمہ اطہار علیہم السلام اور شہداء امام حسین علیہ السلام کے زائر کے لئے دعا کرتے ہیں اور وہ ان ہستیوں کی دعا سے بالکل دگرگوں ہو جاتا ہے۔

۲۔ علی بن میمون صائغ نے حضرت امام صادق علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا:

یا علي بلغني ان قوماً من شیعتنا یمر باحدھم السنة والسنتان لا یزورون الحسین علیه السلام.

اے علی ! مجھے یہ خبر ملی ہے کہ ہمارے کچھ شیعہ ایک یا دو سال گزرنے کے بعد بھی امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے لئے نہیں جاتے ؟

میں نے عرض کیا : میں آپ پر قربان ! میں ایسے کئی افراد کو جانتا ہوں کہ جو ایسا کرتے ہیں۔ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا :

أما واللّٰه لحظّهم أخطأوا وعن ثواب اللّٰه زاغوا وعن جوار محمّد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تباعدوا.

انہیں جو فائدہ پہنچنا چاہئے وہ انہیں نہیں مل رہا اور وہ ثواب و اجر الٰہی سے محروم ہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جوار سے دور ہیں۔

میں نے عرض کیا : میں آپ پر قربان جاؤں ! کتنے عرصے میں زیارت کے لئے جانا چاہئے ؟آپ نے فرمایا :

یا علي ان قدرت أن تزوره في كلّ شهر فافعل.

اے علی ! اگر توانائی رکھتے ہو تو ہر مہینے آنحضرت کی زیارت کے لئے جاؤ۔

میں نے عرض کیا : میں ایسا نہیں کر سکتا کیونکہ میں ہاتھ سے کام کرتا ہوں اور لوگوں کا

کام میرے ہاتھ میں ہوتا ہے اور میں حتی ایک دن بھی چھٹی نہیں کر سکتا۔ امام علیہ السلام نے فرمایا:

أنت في عذر ومن كان يعمل بيده، وإنّما عنيت من لا يعمل بيده ممّن أن خرج في كلّ جمعة هان ذلك عليه، أما انّه ماله عند الله من عذر ولا عند رسوله من عذر يوم القيامة.

تم اور تم جیسے ہاتھ سے کام کرنے والے افراد عذر رکھتے ہیں اور میری ایسے افراد ہیں کہ جو ایسے کام نہیں کرتے اور اگر وہ ہر ہفتے زیارت کے لئے جانا چاہیں تو ان کے لئے یہ آسان اور سہل ہے۔ ایسے افراد کے پاس قیامت کے دن خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کوئی عذر نہیں ہوگا۔

میں نے عرض کیا: اگر کسی کو اپنی طرف سے (یعنی اپنی نیابت میں) زیارت کے لئے بھیج دیا جائے تو کیا یہ جائز ہے؟ امام علیہ السلام نے فرمایا:

نعم وخروجه بنفسه أعظم أجراً وخيراً له عند ربّه، يراه ربّه ساهر اللّيل له تعب النّهار، ينظر الله إليه نظرة

توجب له الفردوس الأعلى مع محمّد وأهل بيته، فتنافسوا في ذلك وكونوا من أهله.[1]

جی ہاں ! یہ جائز ہے لیکن اگر وہ خود (زیارت کے لئے) جائے تو یقیناً خدا کے نزدیک اس کا زیادہ اجر و ثواب ہو گا اور جب اس کا پروردگار دیکھے گا کہ وہ راتوں کو بیدار ہے اور دن زحمت و مشقت میں گزار رہا ہے تو وہ اس پر نظر (کرم) کرے گا اور محمد وآل محمد علیہم السلام کے ہمراہ اس پر فردوسِ اعلیٰ اور بہشت بریں واجب کر دے گا۔ پس اس امر میں ایک دوسرے سے رقابت کرو اور مقابلہ کرو اور ان کے اہل میں سے ہو جاؤ۔

اس روایت سے جو نکتہ استفادہ کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ اگر کسی وجہ سے مال و دولت رکھنے والے حضرات کے لئے امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرنا ممکن نہ ہو تو وہ کسی اور کو اپنی نیابت میں زیارت کے لئے بھیجیں، جیسا کہ راوی نے امام علیہ السلام سے سوال کیا کہ اس کے لئے کسی کو اپنی نیابت میں زیارت کے لئے بھیجنا جائز ہے ؟ تو امام علیہ السلام نے فرمایا : ہاں ! یہ جائز ہے....

۳۔ ابو جارود نے امام باقر علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا :

---

[1] ۔ کامل الزیارات : ۴۹۲ ح۱۱، بحار الأنوار : ۱۰۱/۱۲ح۱، المستدرک : ۱۰/ ۲۶۳.

تمہارے اور حضرت ابا عبد اللہ الحسین علیہ السلام کی قبر مطہر کے درمیان کتنا فاصلہ ہے ؟ میں نے عرض کیا : اگر سواری پر جائیں تو ایک دن اور اگر پیدل جائیں تو ایک دن کے بعد دوسرے دن کا بھی کچھ حصہ۔ امام حسین علیہ السلام نے فرمایا :

کیا تم ہر جمعہ امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے لئے جاتے ہو ؟

میں نے عرض کیا : نہیں ! لیکن دو جمعہ کے دوران ایک بار [1] امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے لئے جاتا ہوں۔ امام باقر علیہ السلام نے فرمایا :

تم کتنی جفا کرتے ہو ، اگر امام حسین علیہ السلام کی قبر ہمارے نزدیک ہوتی تو ہم یقیناً ان کی طرف ہجرت کر لیتے۔ [2]

یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ کربلا کو اپنے وطن کے طور پر اختیار کرنا جائز ہے بلکہ یہ اس کی فضیلت پر بھی دلالت کرتی ہے۔

---

[1] ۔ کامل الزیارات میں کبھی کا لفظ ذکر ہوا ہے۔

[2] ۔ ثواب الأعمال : ۸۸ .

غنی و فقیر کے لئے زیادہ سے زیادہ کتنی مدت تک

امام حسین علیہ السلام کی زیارت کو ترک کرنا جائز ہے؟

ابو ایوب نے امام صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

حقّ على الغني أن يأتي قبر الحسين عليه السلام في السنة مرّتين، وحقّ على الفقير أن يأتيه في السنة مرّة.[1]

غنی پر لازم ہے کہ وہ سال میں دو مرتبہ اور فقیر ایک مرتبہ امام حسین علیہ السلام کی قبر مطہر کی زیارت کے لئے جائے۔

اہل کوفہ کا زیارت کے لئے نہ جانا خیر سے محرومی

حنان بن سدیر کہتے ہیں: میں امام باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص آیا اور اس نے آپ کو سلام کیا اور بیٹھ گیا۔ امام علیہ السلام نے اس سے فرمایا:

تم کس شہر سے ہو؟ اس نے عرض کیا: میں کوفہ کا رہنے والا ہوں اور میں آپ کا محب اور عقیدت مند ہوں۔ امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: کیا تم ہر شب جمعہ امام حسین

---

[1]۔ کامل الزیارات: ۲۹۰ ح ۱ .

علیہ السلام کی قبر مطہر کی زیارت کے لئے جاتے ہو ؟اس نے عرض کیا : نہیں ! فرمایا : کیا ہر مہینے (زیارت کے لئے) جاتے ہو ؟ عرض کیا : نہیں ! فرمایا : کیا ہر سال (زیارت کے لئے) جاتے ہو؟ عرض کیا : نہیں ! امام باقر علیہ السلام نے فرمایا : بیشک تم خیر سے محروم ہو....۔[1]

امام حسین علیہ السلام کی زیارت ترک کرنا جفا ہے

حضرت امام باقر علیہ السلام نے فرمایا :

تمہارے اور سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام کی قبر مطہر کے درمیان کتنا فاصلہ ہے ؟میں نے عرض کیا : سولہ فرسخ۔

امام علیہ السلام نے فرمایا : کیا تم امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے لئے جاتے ہو ؟میں نے عرض کیا : نہیں !

حضرت امام باقر علیہ السلام نے فرمایا : تم کس قدر جفا کر رہے ہو۔[2]

[1] ۔کامل الزیارات : ۴۸۷ح۵، بحار الأنوار : ۱۰۱ / ۶ ح۲۶.

[2] ۔کامل الزیارات : ۴۸۶ح۱، بحار الأنوار : ۱۰۱ / ۵ ح۲۰.

حیرت ہے! کوئی شیعہ ہونے کا دعویدار ہو مگر امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے لئے نہ جائے!

ا۔ سلیمان بن خالد کہتے ہیں: میں نے امام صادق علیہ السلام سے سنا کہ آپ نے فرمایا:

عجباً لأقوام یزعمون انّھم شیعة لنا ویقال: ان أحدھم یمرّ به دھره ولا یأتي قبر الحسین علیه السلام جفاء منه وتھاوناً وعجزاً وکسلاً، أما واللّٰه لو یعلم ما فیه من الفضل ما تھاون ولا کسل.

ان لوگوں پر تعجب ہے کہ جن کا یہ خیال ہے کہ وہ ہمارے شیعہ ہیں۔ اور کہا جاتا ہے: ان میں سے ایک عمر گزار لیتا ہے لیکن امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے لئے نہیں جاتا۔ چاہے یہ جفا کی بناء پر ہو یا سستی کی بناء پر، یا ناتوانی اور بیماری کی بناء پر۔ کسی بھی حالت میں اگر وہ یہ جان لیتا کہ امام حسین علیہ السلام کی زیارت کی کیا فضیلت ہے تو وہ ہرگز سستی وکاہلی نہ کرتا۔

میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان جاؤں! امام حسین علیہ السلام کی زیارت میں کیا فضیلت ہے؟ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

فضل وخير كثير، أمّا أوّل ما يصيبه ان يغفر ما مضى من ذنوبه ويقال له: استأنف العمل.[1]

اس میں بڑی فضیلت اور خیر کثیر ہے۔ اسے سب سے پہلے ملنے والا خیر یہ ہے کہ اس کے گزشتہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور اس سے کہا جاتا ہے: تم نئے سرے سے اپنے کام کا آغاز کرو۔

۲۔ عنبسہ بن مصعب نے حضرت امام صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

من لم يأت قبر الحسين عليه السلام حتّى يموت كان منتقص الدّين منتقص الايمان وإذا دخل الجنّة كان دون المؤمنين فيها.[2]

جو امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے لئے نہ جائے اور اس دنیا سے چلا جائے، اور اگر وہ جنت میں چلا جائے تو اس کا مؤمنین سے نیچے کا مرتبہ ہوگا۔

۳۔ محمد بن مسلم نے امام باقر علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

---

[1] ۔کامل الزیارات: ۲۸۸ح۸، بحار الأنوار: ۱۰۱ / ۷ ح ۲۸.

[2] ۔مزار مفید: ۵۶، کامل الزیارات: ۳۵۵ح۲ .

من لم يأت قبر الحسين عليه السلام من شيعتنا كان منتقص الإيمان، منتقص الدين، وإن دخل الجنة كان دون المؤمنين في الجنة...[1]

ہمارے شیعوں میں سے جو شخص امام حسین علیہ السلام کی قبر کی زیارت کے لئے نہ جائے تو اس کا دین و ایمان ناقص ہے اور اگر وہ جنت میں چلا جائے تو اس کا مقام و مرتبہ مؤمنین سے کمتر ہوگا۔

سید الشہداء امام حسین علیہ السلام کی زیارت کو ترک کرنے والا

۱۔ علی بن میمون کہتے ہیں: میں نے امام صادق علیہ السلام سے سنا کہ آپ نے فرمایا:

لو أنّ أحدكم حجّ ألف حجّة، ثمّ لم يأت قبر الحسين بن علي عليهما السلام لكان قد ترك حقّاً من حقوق الله تعالى. وسئل عن ذلك.

اگر تم میں سے کوئی ہزار حج بجالائے لیکن حسین بن علی علیہما السلام کی زیارت کے لئے نہ جائے تو اس نے حقوق

[1] ۔کامل الزیارات: ۳۵۵ح ۱۔

خدا میں سے ایک حق کو ترک کیا اور اس سے اس بارے
میں سوال کیا جائے گا۔

پھر آپ نے فرمایا:

حقّ الحسین علیہ السلام مفروض علی کلّ مسلم.[1]

امام حسین علیہ السلام کا حق ہر مسلمان پر واجب ہے۔

جان لو ! حضرت ابا عبد اللہ الحسین علیہ السلام کی زیارت ہر مسلمان مرد اور عورت پر واجب ہے، مگر وہ کہ جو حقیقت میں کوئی عذر رکھتا ہو۔اور یہ نکتہ روایات میں بھی وارد ہوا ہے اور اگر کسی کے لئے نزدیک سے امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرنا ممکن نہ ہو تو لازم ہے کہ وہ دور سے آپ کی زیارت کرے لیکن زیارت کو ترک کرنا جائز نہیں ہے۔

اب ہم اس فصل کے آخر میں ایک اہم روایت ذکر کرتے ہیں کہ جس پر توجہ کرنا ضروری ہے:

مفضل نے حضرت امام صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

تزورُون خیر من أن لا تزورون ولا تزورون خیر من أن
تزورون.

[1] ۔کامل الزیارات: ۳۵۷ ح ۶ .

تم زیارت کرو، یہ اس سے بہتر ہے کہ تم زیارت نہ کرو اور تم زیارت نہ کرو، یہ اس سے بہتر ہے کہ تم زیارت کرو۔

میں نے عرض کیا: آپ نے اپنے اس فرمان سے میری کمر توڑ دی۔ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

تاللّه، إنّ أحدكم ليذهب إلى قبر أبيه كئيباً حزيناً، وتأتونه أنتم بالسُّفر، كلاّ حتّى تأتونه شعثاً غبراً.[1]

خدا کی قسم! تم میں سے کوئی افسردہ اور غمگین حالت میں اپنے باپ کی قبر کی زیارت کے لئے جاتا ہے، لیکن امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے لئے دسترخوان (وسائل) ساتھ لے کر جاتا ہے۔ نہیں! تمہاری زیارت اس وقت تک زیارت نہیں ہے کہ جب تک بال پریشان اور غبار آلود نہ ہوں۔

لہٰذا ہم پر لازم ہے کہ ہم آداب زیارت پر خاص توجہ کریں اور یہ جان لیں کہ اہل آسمان امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے مشتاق ہیں اور اپنے پروردگار سے آنحضرت کی زیارت

[1] ۔ کامل الزیارات: ۲۵۰ ح ۴ .

کے لئے جانے کی اجازت طلب کرتے ہیں۔ اس لئے ہر زائر پر لازم ہے کہ اس توفیق پر خدا کا شکر ادا کرے۔

زیارات کے ثواب میں اختلافات کی وجوہات کا بیان

مرحوم شوشتری علیہ الرحمۃ نے خصائص الحسینیہ میں کہا ہے : بعض روایات میں فرمایا گیا ہے : امام حسین علیہ السلام کی زیارت ایک عمرہ کے برابر ہے اور بعض روایات میں فرمایا گیا ہے کہ امام حسین علیہ السلام کی زیارت کا ثواب ایک حج ،دو حج ، دس حج ، بیس حج ، بائیس حج ، اسّی حج، سو حج اور ایک لاکھ حج کے برابر ہے ۔ نیز بعض روایات میں فرمایا گیا ہے : زیارت کے لئے جاتے وقت ہر قدم رکھنے کا ثواب ایک حج اور قدم اٹھانے کا ثواب ایک عمرہ کے برابر ہے۔ اور بشیر دہان سے نقل ہونے والی روایت میں فرمایا گیا: تم میں سے اگر کوئی شطِ فرات میں غسل کرنے کے بعد امام حسین علیہ السلام کے حق کی معرفت کے ساتھ آپ کی قبر مطہر کی زیارت کے لئے جائے تو خداوند کریم اسے ہر قدم رکھنے اور اٹھانے کے بدلے ایک لاکھ مقبول حج اور ایک لاکھ مقبول عمروں کا ثواب عطا کرے گا۔ نیز بعض روایات میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک حج بجالانے کا ثواب، بعض میں دو حج، بعض میں دس حج، بعض میں تیس حج، بعض میں پچاس حج اور بعض میں رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ہمراہ بجالائے جانے والے سو حج کا ثواب دیا جائے گا۔

روایات میں یہ اختلاف زائرین کے قوتِ ایمان اور خدا و رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ، اہل بیت علیہم السلام اور بالخصوص امام حسین علیہ السلام کی معرفت میں اختلاف کی وجہ سے

ہے۔ اور آپ کے فضائل و خصائص کے بارے میں جو یقینی معرفت رکھتے ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "أنا من حسین"، میں حسین علیہ السلام سے ہوں۔[1]

آیت اللہ شیخ جعفر شوستری علیہ الرحمۃ نے زیارات کے ثواب میں جو وجوہات ذکر کی ہیں؛ وہ دو امر ہیں:

۱۔ معرفت کے لحاظ سے زائرین کے درجات میں اختلاف۔

۲۔ زائرین کو عطا کئے جانے والے اجر و پاداش اور ثواب کے بارے میں ان کے یقین میں اختلاف۔

اب ہم زائرین کے لئے زیارت کے ثواب میں برتری کی دیگر وجوہات بیان کرتے ہیں:

امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے ثواب کے بارے میں بعض ایسی روایات وارد ہوئی ہیں کہ جو دیگر زیارات پر اس زیارت کے ثواب کی برتری پر دلالت کرتی ہیں اور ان میں برتری کی وجہ بیان ہوئی ہے۔ اور بعض روایات میں اس زیارت کی برتری کی تصریح ہوئی ہے لیکن ان میں اس زیارت کے ثواب اور برتری کا سبب بننے والی چیز کو بیان نہیں کیا گیا۔

نیز ممکن ہے کہ زائر اپنی زیارت کے ثواب میں اضافہ کے لئے دو یا دو سے زیادہ وجوہات کو جمع کرے، مثلاً وہ سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام کے حق کی معرفت رکھتا ہو، زیارت کے لئے پیدل گیا ہو اور اس نے خوف اور خطرے کے عالم میں زیارت کا سفر طے کیا ہو، اس صورت میں یقیناً زیارت کے ثواب میں کئی گنا اضافہ ہو جاتا ہے اور صرف خداوند

---

[1] ۔ الخصائص الحسینیہ: ص۱۴۹.

متعال ہی اس زیارت کا اجر عطا کر سکتا ہے ، ہمارے لئے اس زیارت کے ثواب کو معین کرنا ممکن نہیں ہے۔

۱۔ ممکن ہے کہ زیارت کے ثواب میں برتری اور تفاضل کی وجہ یہ ہو کہ زائر کے لئے زیارت کا ثواب ہدیہ و عطائے الٰہی ہے نہ کہ یہ صرف اجر و پاداش ہے۔ لہٰذا زائر کے لئے خدا کی طرف سے ہدیہ و عطا مشیتِ الٰہی کے مطابق ہے ، جیسا کہ امام حسین علیہ السلام پر گریہ کرنے اور عزاداری کرنے کے ثواب میں بھی ایسا ہی ہے اور اس کے لئے بھی کوئی حد معین نہیں ہے۔ ہم امام حسین علیہ السلام پر گریہ کرنے کے اجر کے باب میں اسے تفصیل سے بیان کریں گے۔

۲۔ کبھی زیارت کے ثواب میں اضافہ اور تفاضل زمانہ کی وجہ سے ہوتا ہے کیونکہ اس میں زمان بھی خاص اہمیت کا حامل ہے۔ شب قدر یا شب جمعہ یا روز جمعہ کی جانے والی زیارت کا ثواب ان اوقات سے زیادہ ہے کہ جب کوئی مناسبت نہ ہو۔

۳۔ کبھی زیارت کے ثواب میں تفاضل اور برتری کی کچھ دوسری وجوہات ہوتی ہیں اور اس کا زائر کے یقین اور اس کی معرفت کے ساتھ کوئی ربط نہیں ہوتا ، یعنی یہ زائر سے مربوط نہیں ہے ، بلکہ کوئی دوسرا امر ہے کہ جو زیارت کے ثواب میں اضافے اور برتری کے لئے بہت موثر ہے۔ کبھی حرم مطہر میں زائرین کے درمیان اہل بیت اطہار علیہم السلام میں سے کوئی ہستی موجود ہوتی ہے ، یا وہ زائرین کے لئے دعا کرتے ہیں کہ جس کی وجہ سے خداوند متعال تمام زائرین پر نگاہ لطف و کرم کرتا ہے۔ جیسا کہ روایات میں وارد ہوا ہے :

ان فاطمة الزهراء عليها السلام تحضر عند زوّار مولانا
أبي عبد اللّٰه الحسين عليه السلام و تستغفر لهم.

حضرت صدیقۂ کبریٰ فاطمۂ زہراء علیہا السلام ابا عبد الحسین علیہ السلام کے زائرین کے پاس جا کر ان کے لئے طلبِ مغفرت کرتی ہیں۔

اس میں کسی طرح کا کوئی شک و شبہ نہیں ہے کہ امام حسین علیہ السلام کے زائر ہونے کی وجہ سے جس کے لئے سیدة النساء العالمین حضرت فاطمۂ زہرا علیہا السلام مغفرت کی دعا کریں تو اس زیارت کا ثواب مراتب کے لحاظ سے اس شخص کی زیارت سے زیادہ ہو گا کہ جس کے لئے حضرت فاطمہ علیہا السلام نے استغفار نہ کیا ہو۔

۴۔ زائرین کے ثواب میں تفاضل و برتری کی ایک اور وجہ کربلا پہنچنے کے لئے راستے میں برداشت کی جانے والی مشکلات اور تکالیف ہیں۔ امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے لئے پیدل جانے والے کے ثواب میں اس امر کی تصریح ہوئی ہے۔ جو زائرین دور دراز کے علاقوں سے زیارت کے لئے پیدل چلتے ہیں اور راستے کی سختیوں، مصیبتوں اور مشکلوں کو برداشت کرتے ہیں، ان کا اجر و ثواب پیدل نہ جانے والے زائر سے زیادہ ہوتا ہے۔

یہ واضحات میں سے ہے کہ تکالیف و مشکلات اور سختیوں کو برداشت کرنا زائرین کے ثواب میں اضافے کے لئے مؤثر ہے۔ ہمارے آقا و مولا حضرت امام صادق علیہ السلام سے ابو صامت کی روایت اس مطلب پر دلالت کرتی ہے۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام صادق علیہ السلام سے سنا کہ آپ نے فرمایا:

من أتى قبر الحسين عليه السلام ماشياً كتب الله له
بكلّ خطوة ألف حسنة ومحا عنه ألف سيّئة ورفع له
ألف درجة...[1]

جو شخص امام حسین علیہ السلام کی قبر کی زیارت کے لئے
پیدل جائے، خداوند متعال اس کے ہر قدم کے بدلے اس
کے لئے ہزار نیکیاں لکھتا ہے اور اس کے ہزار گناہ مٹاتا ہے
اور اس کے ہزار درجات کو بلند کرتا ہے...۔

اور ہمارے مولا امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیہما السلام فرماتے ہیں :

ثواب العمل على قدر المشقّة فيه.[2]

عمل کا ثواب اس کی مشقت کے لحاظ سے ہے۔

ہمارے مولا امیر المؤمنین علیہ السلام کا یہ فرمان اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ ثواب کی مقدار میں عمل کی مشقت مؤثر ہے ۔یعنی سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت کی راہ میں جس قدر جسمانی و روحانی مشکلات اور تکالیف زیادہ ہوں گی، اس کا ثواب بھی اتنا ہی زیادہ ہو گا...۔

---

[1] ۔ کامل الزیارات : ۲۵۴ .

[2] ۔ شرح غرر الحکم و درر الکلم : ۳/۳۲۹.

نیز مولائے کائنات علی علیہ السلام ایک اور روایت میں فرماتے ہیں :

ثواب العمل ثمرة العمل.[1]

عمل کا ثواب، اس عمل کا ثمرہ ہے۔

آپ ایک عمل کو فرض کریں کہ جب وہ عمل زیادہ مشقت کے ساتھ انجام پائے گا تو اس کا ثواب بھی زیادہ ہو گا اور جب عمل کی انجام دہی میں مشقت کم ہو گی تو اس کا ثواب بھی کم ہو گا۔ یہ جسمانی مشکلات میں ہے اور اگر نفسانی و روحانی مشکلات ہوں ، مثلاً خوف و ہراس ہو تو اس صورت میں اس کے ثواب میں مزید اضافہ ہو جائے گا۔ آپ " خوف کے عالم میں امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے ثواب " کا باب ملاحظہ فرمائیں کہ جو ہمارے بیان کی تائید کرتا ہے۔ نیز جب خوف و ہراس زیادہ ہو گا تو اس کا اجر و ثواب بھی زیادہ ہو گا۔ جیسا کہ ہمارے مولا حضرت امام باقر علیہ السلام نے ایک حدیث کے ضمن میں محمد بن مسلم سے فرمایا :

ما كان من هذا أشدّ فالثواب فيه على قدر الخوف....

خوف و ہراس جس قدر زیادہ ہو گا، زیارت کا ثواب بھی
خوف کے اعتبار سے زیادہ ہو گا۔

ہم نے یہ حدیث " خوف و ہراس میں امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے لئے جانے والے " کے باب میں ذکر کی ہے۔

[1]۔ شرح غرر الحکم و درر الکلم : ۳/۳۵۳.

۵۔ کبھی زیارت کے ثواب میں تفاضل اور برتری زائر کی نیت کی وجہ سے ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ زیارت کے ثواب میں نیت کا بڑا عمل دخل ہے۔ پس زائر کے لئے یہ جان لینا ضروری ہے کہ اس کی زیارت کے ثواب میں اس کی نیت بہت موئثر ہے۔ پس اپنی حسنِ نیت کی رعایت کرتے ہوئے اور بہترین نیت سے اپنی زیارت کے ثواب میں حیرت انگیز اضافہ کر سکتے ہیں۔

اہل بیت علیہم السلام سے وارد ہونے والی روایات میں اس بات کی تصریح ہوئی ہے۔ ہم ان موارد میں سے ایک مورد کی طرف اشارہ کرتے ہیں: جب زائر یہ نیت کرے کہ وہ اپنی زیارت کا ثواب امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف اور تمام ائمہ اطہار علیہم السلام کی خدمت میں ہدیہ کرے گا، تو یہ نیت اس بات کا باعث بنے گی کہ زائر کو اس کی زیارت کے ثواب سے زیادہ ثواب دیا جائے۔ پس یوں اس کی زیارت زیادہ ثواب کا باعث بنے گی۔

اس سے پہلے ہم نے یہ بیان کیا کہ ہمارے آقا و مولا حضرت ابا عبد اللہ الحسین علیہ السلام کی زیارت کا ثواب عطا اور بخشش الٰہی ہے اور جس شخص کی نیت یہ ہو کہ وہ اپنی زیارت کا ثواب امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی خدمت میں ہدیہ کرے گا، وہ (یقیناً) اس عطا کا مستحق قرار پائے گا۔ پس اس کی زیارت نورٌ علی نور ہو جائے گی اور اس کا ثواب عطا پر عطا ہو گا۔ ہمارے مولا صاحب جود و کرم امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیہما السلام فرماتے ہیں:

علی قدر النیّۃ تکون من اللّٰہ العطیّۃ.[1]

[1] ۔ تصنیف غرر الحکم: ۹۲.

عطاء الٰہی؛نیت کی مقدار کے برابر ہی ہے۔

پس اس بناء پر اس نیت سے ہمارے مولا سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت نورٌ علی نور اور اس کا ثواب عطا پر عطا ہوگا۔ خداوند تبارک و تعالیٰ ہمیں ائمہ اطہار علیہم السلام کے طفیل دنیا و آخرت میں امام حسین علیہ السلام کی زیارت نصیب فرمائے۔

کیونکہ یہ صحیح ہے بلکہ بہتر ہے کہ زیارت کا ثواب پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا ائمہ اطہار علیہم السلام میں سے کسی ایک کی خدمت میں ہدیہ کیا جائے۔

شیخ نے اپنی سند سے داؤد صرمی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے حضرت امام علی نقی علیہ السلام سے عرض کیا: میں نے آپ کے جد بزرگوار کی زیارت کی ہے اور اس کا ثواب آپ کے لئے قرار دیا۔ امام علی نقی علیہ السلام نے فرمایا:

لک من اللّٰہ أجر و ثواب عظیم و منّا المحمدۃ۔[1]

خدا کی طرف سے تمہارے لئے عظیم اجر و ثواب اور
ہماری طرف سے تمہارے لئے تعریف و تمجید ہے۔

اس بناء پر دورِ حاضر میں ہمارے آقا و مولا حضرت صاحب الزمان عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف ہماری نظروں سے پنہاں ہیں اور یہ آپ کے ظہور کا زمانہ نہیں ہے جس کی وجہ سے آپ کے محبوں اور چاہنے والوں کے لئے یہ ممکن نہیں ہے کہ وہ جب چاہیں آپ کے وجود مقدس سے تعلق رکھنے والے مقدس مقامات جیسے سرداب مقدس، مسجد کوفہ، مسجد سہلہ

---

[1]۔ مفتاح الجنّات: ۵۳۱/۱۔

اور مسجد جمکران سے مشرف ہوں ، لہٰذا وہ آپ کی خدمت میں اماکن مقدسہ کی زیارت کا ثواب ہدیہ کرے کے اس نقصان کی تلافی کر سکتے ہیں۔

نیز یوسف زہراء امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی خدمت میں ان مقدس مقامات کی زیارت کا ثواب ہدیہ کرکے پروردگار عالم کا تقرب اور عنایات بھی حاصل کی جاسکتی ہیں۔

اب تک محبانِ اہل بیت علیہم السلام میں سے کئی افراد کو سرداب مقدس اور دیگر مقدس مقامات پر امام عصر عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی عنایات حاصل ہوئی ہیں اور ان کو آپ کا لطف و کرم حاصل ہوا ہے۔ہم ان میں سے کچھ کو اس کتاب میں ذکر کریں گے۔[1]

امام حسین علیہ السلام کے گنبدِ منورہ کے نیچے دعاؤں کا مستجاب ہونا

سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام کے خصائص میں سے ایک یہ ہے کہ آپ کے نورانی گنبد کے نیچے دعائیں مستجاب ہوتی ہیں۔ روایت ہوا ہے کہ :

أنّ اللّه سبحانه وتعالى عوّض الحسين عليه السلام من قتله بأربع خصال جعل الشّفاء في تربته وإجابة الدّعاء تحت قبّته والأئمّة من ذرّيّته وأن لا يعدّ أيّام زائريه من أعمارهم.[2]

[1] ۔ صحیفۂ مہدیہ : ۳۶۴ .

[2] ۔ عدّة الدّاعی ونجاح الساعی : ۶۹ .

> خداوند تبارک و تعالیٰ نے امام حسین علیہ السلام کی شہادت کی وجہ سے آپ کو چار چیزیں عطا فرمائیں: آپ کی قبر مطہر کی خاک میں شفا قرار دی، آپ کے گنبد کے نیچے دعا کو مستجاب قرار دیا، ائمہ طاہرین علیہم السلام کو آپ کی نسل سے قرار دیا، زائرین آپ کی زیارت میں جتنے دن صرف کریں گے، اسے ان کی عمر میں سے قرار نہیں دیا۔

یہ جان لینا لازم ہے کہ دعا اہم ترین دینی مسائل میں سے ہے۔ اس کی اہمیت کے لئے یہی کافی ہے کہ اگر دعائیں نہ ہوتیں تو خداوند تبارک و تعالیٰ ہم پر نگاہ نہ کرتا۔

دعا کرنے والے کو جن آداب کی رعایت کرنی چاہیۓ ان میں سے اہم ترین یہ ہے کہ خدا کو اس طرح سے پکارا جائے کہ وہ دعا کو موردِ اجابت قرار دے۔ لہٰذا دعا کرنے والے پر دعا کی اجابت کے تقاضوں اور موانع کو جاننا لازم ہے تاکہ وہ موانع کو ترک کرنے اور مقتضی کے حصول کی کوشش کرے تاکہ خداوند اس پر نظر رحمت کرے اور اس کی دعا کو مستجاب قرار دے۔ جس دعا کی اجابت کے اسباب موجود ہوتے ہیں اور موانع مفقود ہوتے ہیں؛ وہ امام حسین علیہ السلام کے گنبد کے نیچے کی جانے والی دعا ہے۔ اس دعا کی اجابت کے مقتضی یہ ہیں کہ ایسے مبارک اور بابرکت مقام پر دعا کی جارہی ہے اور فرمایا گیا ہے: اس مبارک مقام پر دعا ردّ نہیں ہوتی۔ اور دعا کی اجابت کی راہ میں مانع، چاہے دعا کرنے والے کے گناہ ہوں یا کوئی اور چیز، لیکن وہ یہاں اجابت کے لئے مانع نہیں بن سکتے کیونکہ مطلق طور پر فرمایا گیا

ہے کہ اس مبارک مقام پر دعا ردّ نہیں ہوتی۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کا یہی معنی ہے کہ جس میں فرمایا گیا ہے:

وجعل الاجابة تحت قبته.

ان (امام حسین علیہ السلام) کے گنبد کے نیچے دعا کو
مستجاب قرار دیا گیا ہے۔

یہ مطلق ہے یعنی اگر اس کی دعا میں اجابت کے لئے مقتضی نہ ہو اور اجابت کی راہ میں مانع بھی موجود ہو۔

کبھی بعض زائرین محترم سوال کرتے ہیں: پس اس کی کیا وجہ ہے کہ ہم نے امام حسین علیہ السلام کے حرم میں گنبد کے نیچے دعا کی لیکن دعا مستجاب نہیں ہوئی۔

اس سوال کے جواب میں ہمارا یہ کہنا ہے کہ اس کی وضاحت کے لئے پہلے ہم ایک مثال دیتے ہیں۔ کبھی سائل ہم سے کسی چیز کی درخواست کرتا ہے اور ہم اسے اس کی درخواست کے مطابق یا اس کی درخواست سے زیادہ دے دیتے ہیں اور کبھی اسے اس کی درخواست سے کم دیتے ہیں اور کبھی اسے بالکل ہی کوئی چیز نہیں دیتے۔

خدا کی بارگاہ میں دعا کرنے والا بھی کچھ اسی طرح ہے، کبھی وہ خدا سے کسی چیز کی دعا کرتا ہے اور خداوند متعال اسے اس کی وہی حاجت یا اس سے بہتر عطا کر دیتا ہے اور کبھی اسے اس کی دعا و حاجت سے کم عطا کرتا ہے اور کبھی بالکل ہی اس کی دعا کو مستجاب نہیں کرتا۔ ان امور کا منشاء مختلف ہو سکتا ہے:

۱۔ مال حرام کھانا۔

۲۔ دوسرے گناہ۔

۳۔ (ممکن ہے کہ) یہ دعا کرنے والے کے مفاد و مصلحت میں نہ ہو۔

۴۔ (ممکن ہے کہ) اس میں دوسروں کے لئے ضرر ہو۔

۵۔ یہ سماج کے نظام کے مخالف ہو ، اور اسی طرح دوسرے امور کہ جو دعا کی اجابت کے لئے مانع ہوں۔

لیکن جو شخص امام حسین علیہ السلام کے حرم مطہر میں ہو اور آپ کے گنبد مطہر کے نیچے دعا مانگے تو اس صورت میں ممکن نہیں ہے کہ اس کی دعا ردّ ہو جائے ۔ جیسا کہ فرمایا گیا ہے: جعل إجابة الدّعاء تحت قبّته.

اس کی مزید وضاحت کے لئے ہمارا یہ بیان ہے کہ: جو شخص بھی حضرت امام حسین علیہ السلام کے گنبد کے نیچے دعا کرے تو اس کی دعا مستجاب ہو گی اور اسے اس کی دعا سے زیادہ یا اس کی دعا کے مطابق یا اس سے کم عطا کیا جائے گا اور اس کی دعا جلد یا تاخیر سے مستجاب ہو جائے گی لیکن یہ ممکن نہیں ہے کہ دعا کرنے والی کی دعا بالکل مستجاب ہی نہ ہو۔ اگرچہ اس کی دعا مستجاب ہونے کے لئے شائستہ نہ ہو۔ کیونکہ خداوند تبارك و تعالیٰ ہمارے مولا حضرت ابا عبد اللہ الحسین علیہ السلام اور آپ کے گنبد مطہر کے احترام میں اگرچہ دعا کرنے والی کی دعا کو بعینہٖ مستجاب نہ کرے لیکن اس کی دعا کو بطور مطلق ردّ نہیں کرے گا بلکہ دعا کرنے والے کو کوئی اور چیز عطا فرمائے گا کہ جس میں اس کی مصلحت ہو گی کیونکہ خداوند ہی امور کے حقائق سے آگاہ ہے۔

قارئین کرام ! ہمارے مولا حضرت امام حسین علیہ السلام کا لطف و کرم ہر اس شخص کے شامل حال ہوتا ہے کہ جو آپ کا زائر ہو کیونکہ آپ کا کرم عام ہے اور حتی آپ کے دشمنوں پر بھی کبھی کبھی آپ کے کرم کی بارش ہوتی ہے۔

کرم حسینی

ہم یہاں کرمِ حسینی کا ایک عجیب واقعہ نقل کرتے ہیں کہ جو امیر المؤمنین امام علی علیہ السلام اور اور حضرت امام حسین علیہ السلام کے بدترین دشمن کے لئے پیش آیا اور پھر وہ آپ کا بہترین دوست بن گیا اور پھر اس کے نزدیک روئے زمین پر کوئی بھی ان دو بزرگوں سے زیادہ محبوب نہیں تھا۔

بزرگ محدث جناب شیخ عباس قمی فرماتے ہیں :

میں نے بعض اخلاقی کتب میں دیکھا کہ عصام بن مصطلق نے اس طرح سے نقل کیا ہے :

وہ کہتے ہیں کہ میں مدینہ میں داخل ہوا اور میں نے حسین بن علی علیہما السلام کو دیکھا اور میں آپ کے وقار ، عظمت اور ملکوتی چہرے کو دیکھ کر حیران ہو گیا۔ انہیں دیکھ کر میرے وجود میں حسد اور بغض و کینے کی آگ بھڑک اٹھی اور میں نے اپنے سینے میں ان کے والد کے لئے چھپائے گئے بغض اور کینے کو ظاہر کر دیا۔ میں نے ان سے کہا : تم ابو تراب کے بیٹے ہو ؟ انہوں نے فرمایا : ہاں۔

میں انہیں اور ان کے والد کو جس قدر بھی برا بھلا کہہ سکتا تھا، میں نے کہا اور ان کی توہین کی لیکن انہوں نے میری طرف رأفت و کرم سے دیکھا اور فرمایا :

أعوذ بالله مِنَ الشَّيطانِ الرَّجِيمِ. بِسمِ اللّهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِيمِ «خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ. وَإِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ ۚ إِنَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ. إِنَّ الَّذِينَ اتَّقَوْا إِذَا مَسَّهُمْ طَائِفٌ مِنَ الشَّيْطَانِ تَذَكَّرُوا فَإِذَا هُمْ مُبْصِرُونَ. وَإِخْوَانُهُمْ يَمُدُّونَهُمْ فِي الْغَيِّ ثُمَّ لَا يُقْصِرُونَ»۔[1]

میں شیطان رجیم سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں ۔ خدائے رحمان و رحیم کے نام سے شروع کرتا ہوں ۔آپ عفو کا راستہ اختیار کریں نیکی کا حکم دیں اور جاہلوں سے کنارہ کشی کریں ۔اور اگر شیطان کی طرف سے کوئی غلط خیال پیدا کیا جائے تو تو خدا کی پناہ مانگیں کہ وہ ہر شے کا سننے والا اور جاننے والا ہے ۔جو لوگ صاحبان تقویٰ ہیں جب خدا کی طرف سے کوئی خیال چھونا بھی چاہتا ہے تو خدا کو یاد کرتے ہیں اور حقائق کو دیکھنے لگتے ہیں ۔اور مشرکین کے

[1] ۔ سورۂ اعراف، آیات : ۱۹۹تا ۲۰۲۔

برادران شیاطین انہیں گمراہی میں کھینچ رہے ہیں اور اس
میں کوئی کوتاہی نہیں کرتے ہیں۔

پھر انہوں نے مجھ سے فرمایا: آرام کرو اور خود کو گرفتار نہ کرو۔ خدا سے میرے اور اپنے لئے مغفرت طلب کرو۔ اگر تم ہم سے مدد کا تقاضا کرو تو ہم تمہاری مدد کریں گے، اور اگر تم عطا و بخشش کے طلبگار ہو تو ہم تمہیں عطا کریں گے، اور اگر تمہیں رہنمائی کی ضرورت ہو تو ہم تمہارے رہنمائی کریں گے۔

امام حسین علیہ السلام کی باتوں نے مجھے بدل کر رکھ دیا اور آپ کی باتیں مجھ پر اس طرح سے اثر انداز ہوئیں کہ میرے چہرے پر ندامت اور شرمندگی کے آثار نمایاں ہو گئے اور امام حسین علیہ السلام نے فہم و فراست سے ان کا مشاہدہ کرتے ہوئے فرمایا:

«قَالَ لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ۖ يَغْفِرُ اللَّهُ لَكُمْ ۖ
وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ»۔[1]

یوسف نے کہا کہ آج تمہارے اوپر کوئی الزام نہیں ہے،
خدا تمہیں معاف کردے گا کہ وہ بڑا رحم کرنے والا ہے۔

امام حسین علیہ السلام نے پوچھا: کیا تم شام کے رہنے والے ہو؟ عرض کیا: جی ہاں! فرمایا: ''شنشنة أعرفها من أخزم''؛ یہ ایک ضرب المثل ہے کہ جس سے امام علیہ السلام

[1]۔ سورۂ یوسف، آیت: ۹۲

نے استفادہ کیا۔ جس کا ما حصل یہ ہے کہ ہمیں برا بھلا کہنا تو اہل شام کی عادت ہے۔ یعنی آپ کے فتنے کی بنیاد معاویہ ہے کہ جس نے لوگوں کو گمراہ کیا ہے اور اہل بیت علیہم السلام سے بغض اور عداوت کو ان کی عادت بنا دیا۔ پھر آپ نے فرمایا:

حیّانا اللّٰہ وإیّاك انبسط إلینا فی حوائجك وما یعرض لك
تجدنی عند أفضل ظنّك إن شاء اللّٰہ تعالی۔

خدا ہمیں اور تمہیں زندگی دے! اب تمہاری جو بھی مشکل ہے، ہمیں بتاؤ تاکہ ہم تمہاری مدد کریں۔ تم ہمیں آرام و اطمینان سے اپنی حاجت بتا سکتے ہو۔ تم دیکھنا کہ تمہیں تمہاری سوچ سے زیادہ ملے گا۔ انشاء اللہ۔

عصام کہتے ہیں: مجھ سے سرزد ہونے والی توہین اور دشنام گوئی کے باوجود امام حسین علیہ السلام کے اخلاق حسنہ اور لطف و محبت کے اظہار کی وجہ سے میں شرم سے پانی پانی ہو رہا تھا اور شرمندگی کے مارے مجھ پر زمین تنگ ہو گئی تھی۔ میں چاہتا تھا کہ زمین پھٹے اور میں شرم کے مارے اس میں دھنس جاؤں۔ میں بہت شرمندہ تھا۔ میں امام علیہ السلام سے نظریں بھی نہیں ملا سکتا تھا لہٰذا میں چپ چاپ وہاں سے نکل گیا اور لوگوں کے ہجوم میں جا کر چھپ گیا تاکہ آپ مجھے نہ دیکھ سکیں۔ لیکن اس ملاقات کے بعد کوئی شخص بھی میرے نزدیک امامؑ

اور ان کے والد گرامی (امیر المؤمنین علی علیہ السلام) سے زیادہ محبوب نہیں تھا۔ [1]

عصام بن مصطلق ؛امیر المؤمنین امام علی بن ابی طالب علیہما السلام اور ہمارے مولا حضرت امام حسین علیہ السلام کا سخت دشمن تھا لیکن اس کی یہ دشمنی اور عداوت اس کی طینت کی ناپاکی کی وجہ سے نہیں تھی بلکہ یہ جہالت اور معرفت نہ ہونے کی وجہ سے تھی کہ جو امام حسین علیہ السلام کی نظرِ لطف و کرم سے بدل گئی اور پھر وہ اہل بیت علیہم السلام کا بہترین دوست بن گیا۔

سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام نے اپنے ایک دشمن کے ساتھ ایسا سلوک کیا ، پس اپنے دوستوں ، محبوں ، زائرین ، اولاد اور خاندان میں سے کوئی آپ سے متمسک ہو اور دل کی گہرائیوں سے آپ سے متوسل ہو تو آپ اس سے کیسے پیش آئیں گے ؟ !

پس جب وہ ان پر مہر و محبت کی نظر کریں اور ان کے نزدیک کرامت کو کامل کر دیتے ہیں اور نیکی و خیرات میں سبقت لیتے ہیں ۔ ہمارے مولا امام محمد باقر علیہ السلام اس آیہ شریفہ ''فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ'' کی تفسیر میں فرماتے ہیں :

> ''خیرات '' سے مراد ولایت ہے ، پس ولایت میں اہل بیت علیہم السلام سب لوگوں پر سبقت رکھتے ہیں۔

ان کی اسی نظرِ لطف و کرم سے ہی خداوند متعال آنحضرت کی محبت کو اس کے دل کے اعلیٰ

---

[1] ۔ نفثۃ المصدور ۶۱۴ ، سفینۃ البحار : ۲ / ۱۱۶۔

مراتب میں قرار دیتا ہے اور پھر اس کی خواہش، امام کی خواہش بن جاتی ہے۔

ہمارے آقا و مولا جواد الائمہ حضرت امام محمد تقی علیہ السلام نے اپنے بعض دوستوں کو لکھا:

> أمّا هذه الدّنيا فإنّا فيها مغترفون ولكن من كان هواه هوى صاحبه ودان بدينه فهو معه حيث كان والآخرة دار القرار.[1]

> اور یہ دنیا کہ جس میں ہم زندہ گزار رہے ہیں، لیکن جس کی خواہشات اس کے مولا کی خواہشات ہوں اور وہ اسی کے عقیدہ کا پابند ہو، پس وہ جہاں کہیں بھی ہو وہ اسی کے ساتھ ہوگا اور آخرت دار القرار ہے۔

پس حضرت ابا عبد اللہ الحسین علیہ السلام سختیوں، مصیبتوں اور مشکلوں میں اس کے لئے اسوہ و نمونہ بن جاتے ہیں کہ جس طرح اسماعیل صادق الوعد (جو خود پیغمبر تھے) بھی امام حسین علیہ السلام کو اپنے لئے اسوۂ و نمونہ قرار دیتے ہیں۔

حضرت امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

حضرت اسماعیل کہ جن کے بارے میں خداوند تبارک و تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے: "وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِسْمَاعِيلَ إِنَّهُ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُولاً نَبِيّاً"[2] اور

---

[1] ۔ بحار الانوار: ۷۸/ ۳۵۸ .

[2] ۔ سورۂ مریم، آیت: ۵۴ .

اپنی کتاب میں اسماعیل (علیہ السلام) کا تذکرہ کرو کہ وہ وعدے کے سچے اور ہمارے بھیجے ہوئے پیغمبر تھے۔ وہ اسماعیل، ابراہیم علیہ السلام کے فرزند نہیں تھے، بلکہ وہ پیغمبرانِ الٰہی میں سے ایک پیغمبر تھے کہ جنہیں خدا نے ان کی قوم کی طرف بھیجا اور ان کی قوم نے انہیں پکڑ کر ان کے سر اور چہرے کی کھال کو اتار دیا۔ خداوند متعال کی طرف سے ان کے پاس ایک فرشتہ آیا اور کہا: خداوند نے مجھے آپ کی طرف بھیجا ہے، آپ جو چاہتے ہیں مجھے حکم دیں تاکہ میں آپ کے حکم پر عمل کروں۔ فرمایا: لي اسوة بما يصنع بالحسين عليه السلام.[1] میرے لئے امام حسین علیہ السلام اسوہ و نمونہ ہیں کہ جن پر یہ سب بلائیں اور مصائب آئے، لیکن انہوں نے سب کو قبول کرتے ہوئے برداشت کیا، میں بھی انہیں قبول کروں گا اور برداشت کروں گا۔

پس امام حسین علیہ السلام کے دوستوں اور محبوں پر لازم ہے کہ وہ بھی سختیوں، مصیبتوں اور بلاؤں پر صبر کریں اور اپنے مولا کی اقتداء کرتے ہوئے خدا پر توکل کریں۔ «وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ بَالِغُ أَمْرِهِ ۚ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا»۔[2] اور اسی ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے جس کا خیال بھی نہیں ہوتا اور جو خدا پر بھروسہ کرے گا، خدا اس کے لئے کافی ہے، بیشک خدا اپنے حکم کا پہنچانے والا ہے اس نے ہر شے کے لئے ایک مقدار معین کر دی ہے۔

---

[1] ۔ کامل الزیارات: ۷۳ ح ۱، بحار الأنوار: ۴۴ / ۲۲۷ ح ۷. علل الشرائع: ۱ / ۷۸ ح ۲.

[2] ۔ سورۂ طلاق، آیت: ۳.

امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے چار اہم ارکان

حضرت ابا عبد اللہ الحسین علیہ السلام کی زیارت میں کچھ اہم امور ہیں اور جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کی زیارت اعلیٰ مراتب رکھتی ہو، اس کے لئے ان امور کی جانب توجہ کرنا ضروری ہے۔ ہم ان میں سے چار اہم امور ذکر کرتے ہیں کہ جو حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے چار ارکان کی طرح ہیں۔ اگرچہ ان امور کو تحمل کرنا سخت ہے لیکن انہیں جان کر ان پر عمل کرنے والے کے لئے یہ شہد سے زیادہ شیریں ہیں۔

۱۔ امام حسین علیہ السلام کے حرم میں توجہ

حضرت امام حسین علیہ السلام کے حرم میں توجہ کرنے کے لزوم کو بیان کرنے سے پہلے ہم اہم نکتہ ذکر کرتے ہیں اور اگر زائر اس پر عمل کرے تو اس کے لئے بہت موثر ہے۔

اگر زائر کربلا کی شرافت کو جان لے اور عتبۂ حسینہ کی عظمت سے آگاہ ہو تو یہ علم و آگاہی اس کی زیارت کی کیفیت اور اس کی زیارت اس کی روحانی حالت پر اثر انداز ہو گی اور اس سے اس کے قلب و روح میں تحول و تبدیلی ایجاد ہو گی۔ یہ تأثیر اور تحول اس کے معرفت کے درجات سے وابستہ ہیں۔

جو شخص **تیسرے امام** علیہ السلام کی زیارت کے لئے جائے اور ان **چار امور** پر عمل کرے تو اس نے **خامس آل کساء** یعنی امام حسین علیہ السلام کی کامل زیارت انجام دی۔

اب ہم یہاں سرزمین کربلا کی فضیلت کے بارے میں اہم روایت ذکر کرتے ہیں:

ریاض الجنتہ میں زمین کربلا کا کوکب دری کی طرح آشکار ہونا

شیخ مفید اعلی اللہ مقامہ نے ابو جارود اور انہوں نے حضرت علی بن الحسین علیہما السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

اتخذ اللّٰہ أرض کربلاء حرماً امناً مباركاً قبل أن يخلق اللّٰہ أرض الكعبة ويتخذها حرماً بأربعة وعشرين ألف عام، وانه اذا زلزل اللّٰہ تبارك وتعالى الارض وسيّرها رفعت كما هي بتربتها نورانيّة صافية، فجعلت في أفضل روضة من رياض الجنة وأفضل مسكن في الجنّة لا يسكنها إلا النبيون والمرسلون -أو قال: أولوالعزم من الرسل- وإنها لتزهر بين رياض الجنّة كما يزهر الكوكب الدريّ بين الكواكب لأهل الأرض، يغشي نورها أبصار أهل الجنّة جميعاً، وهي تنادي: أنا أرض اللّٰہ المقدّسة الطيبة المباركة الّتي تضمنت سيّد الشهداء وسيّد شباب أهل الجنّة.[1]

خداوند تبارک و تعالیٰ نے کعبہ کی زمین کو خلق کرنے اور اسے حرم قرار دینے سے چوبیس ہزار سال پہلے کربلا کی

[1] ۔مزار مفید : ۲۳، المزار الکبیر : ۳۳۷ .

زمین کو حرم امن و مبارک قرار دیا اور جب وہ زلزلۂ عظیم آئے گا اور خداوند تبارک و تعالیٰ زمین کو لرزائے گا تو کربلا کی زمین کو اسی طرح اس کی نورانی و باصفا تربت کے ساتھ اٹھائے گا اور جنت کے باغوں میں سے بہترین باغ میں قرار دے گا اور یہ جنت میں سب سے افضل مسکن ہو گا کہ جس میں صرف نبی، رسول یا فرمایا اولی العزم پیغمبر ہی ساکن ہوں گے۔ اور یہ (زمین کربلا) جنت کے باغات میں اس طرح درخشاں ہو گی کہ جس طرح ستاروں کے درمیان اہل زمین کے لئے کوکب دری خاص طور سے درخشاں ہوتا ہے۔ اور اس کا نور تمام اہل جنت کی آنکھوں کو خیرہ کر دے گا، اور یہ ندا دے گی: میں خدا کی مقدس، پاک و پاکیزہ اور مبارک زمین ہوں اور میں نے اپنے دامن میں سید الشہداء اور جوانان جنت کے سردار کو لیا ہوا ہے۔

ہم اس مبارک روایت سے یہ سمجھ سکتے ہیں کہ روئے زمین پر کربلا سب سے بہترین سر زمین ہے بلکہ یہ جنت میں بھی سب سے افضل مقام ہے، کیونکہ خداوند متعال اسے زمین سے اٹھا کر جنت میں رکھے گا کہ جس میں بہترین اولیائے الٰہی اور پیغمبر ساکن ہوں گے۔

حرم؛اور تم کیا جانو، حرم کیا ہے؟

جو کچھ بیان کیا گیا یہ سرزمین کربلا کے بارے میں تھا۔ لیکن حرم؛اور تم کیا جانو، حرم کیا ہے؟اس میں لوح و قلم کے اسرار پوشیدہ ہیں۔اس کی بہت سے جگہوں پر مقام صاحب عَلَم یعنی ہمارے مولا و آقا و پیشوا حضرت بقیۃ اللہ الأعظم مہدی منتظر ارواحنا فداہ ہے۔ کیونکہ آپ بارہ سو سال سے اپنے جد بزرگوار حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے لئے اس مقدس مقام سے مشرف ہوتے ہیں اور اپنے تمام وجود سے ان کی زیارت سے سرور شہیداں حضرت امام حسین علیہ السلام کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔

پس ہم پر لازم ہے کہ ہم اپنے زمانے کے امام (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف) کو اپنے لئے اسوہ قرار دیں اور اپنے ذہن سے باقی سب کچھ نکال کر زیارات میں اپنے امام کی اقتداء کریں اور حال حضور کی رعایت کرتے ہوئے سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام کی طرف پوری توجہ کریں۔

علامہ امینیؒ فرماتے ہیں: زیارت کے لئے اپنی عقل کو (ہر خیال سے) خالی رکھو اور اپنے پورے وجود سے امام حسین علیہ السلام کی طرف توجہ کرو۔کامل الزیارات میں دور سے زیارت کرنے کے باب میں حضرت امام صادق علیہ السلام سے روایت نقل ہوئی ہے کہ آپ نے فرمایا: دور سے زیارت کرنے کے لئے اپنے ذہن میں امام حسین علیہ السلام کے مقتل کو اپنی نظروں کے سامنے متمثل کرو (یعنی اپنے دل میں اسے تصور کرو یا اسے اپنے نظروں کے سامنے تصور کرو)،اپنے ذہن اور تمام حواس کو ہر دوسری چیز سے خالی رکھو اور اپنی عقل کو صرف اسی پر متمرکز کرو۔اور اسے اپنے سامنے متمثل کرنا اولیٰ ہے۔

جب تم امام کو دیکھو تو ان کے سامنے کھڑے ہو کر تکبیر کہو۔ حضرت امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

فمن كبّر عند رؤيته كانت له يوم القيامة صخرة أثقل في ميزانه من السّماوات السّبع وما فيهنّ وما بينهنّ وما تحتهنّ، ومن كبّر بين يديه وقال: «لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ»، كتب الله له رضوانه الأكبر ومن كتب له رضوانه الأكبر يجب أن يجمع بينه وبين إبراهيم ومحمّد والمرسلين صلوات الله عليهم في دار الجلال.[1]

جو انہیں (امام) کو دیکھ کر تکبیر کہے تو قیامت کے دن اس کے لئے ایک پتھر ہو گا کہ جو اس کے میزان عمل میں آسمان و زمین میں، ان کے درمیان اور ان کے نیچے پائی جانے والی چیزوں سے زیادہ وزنی ہو گا اور جو شخص امام علیہ السلام کے سامنے تکبیر کہے اور «لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ» کہے تو خدا اس کے لئے اپنی رضا و خوشنودی لکھ دے گا کہ جو ہر چیز سے زیادہ بڑی ہے اور جس کے

[1]۔ ادب الزائر (قلمی نسخہ): ۲۳۔

لئے وہ اپنی رضا و خوشنودی لکھ دے کہ جو ہر چیز سے بڑی ہے تو واجب ہو جائے کہ وہ اسے حضرت ابراہیم، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تمام رسولوں صلوات اللہ علیہم کو دار الجلال میں جمع کرے۔

۲۔زیارت کے آثار پر توجہ

زیارت کے چار ارکان میں سے دوسرے رکن کو ذکر کرنے سے پہلے ہم امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے لئے اہل آسمان کے اشتیاق کے بارے میں ایک روایت ذکر کرتے ہیں:

امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے لئے اہل آسمان کا اشتیاق

سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت کا اشتیاق صرف اہل زمین کے ساتھ ہی مخصوص نہیں ہے بلکہ آسمانوں میں کوئی ایسی مخلوق نہیں ہے کہ جو آپ کی زیارت کی مشتاق نہ ہو۔آسمانوں کی ہر مخلوق خدا سے یہ چاہتی ہے کہ خدا اسے زیارت کی اجازت دے۔ ہمارے آقا و مولا حضرت امام حسین علیہ السلام کے حرم میں ہر لحہ اہل آسمان بڑی تعداد میں موجود ہوتے ہیں، ان کا ایک گروہ زیارت کے لئے آرہا ہوتا ہے اور دوسرا گروہ زیارت کرنے کے بعد آسمان کی طرف جا رہا ہوتا ہے۔ پس ہم پر لازم ہے کہ ہم امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے وقت اس مقدس مقام کی عظمت کو مد نظر رکھیں اور یہ جان لیں کہ یہاں اہل آسمان میں سے بھی زائرین کی کثیر تعداد حاضر ہے کہ جن میں سے ہر ایک اہم شان و منزلت

کا حامل ہے۔ اگرچہ ہم انہیں اپنی ظاہری آنکھوں سے نہیں دیکھ رہے ہوتے۔اس بات پر ایک روایت دلالت کرتی ہے کہ جسے شیخ صدوقؒ نے اسحاق بن عمار سے روایت نقل کی ہے۔ اسحاق بن عمار کہتے ہیں : میں نے حضرت امام صادق علیہ السلام سے سنا کہ آپ نے فرمایا:

> ليس شيء في السماوات إلاّ وهم يسألون اللّٰه أن يأذن لهم في زيارة الحسين عليه السلام، فوج ينزل، وفوج يعرج۔[1]
>
> آسمانوں میں کوئی ایسی مخلوق نہیں ہے کہ جو خدا سے امام حسین علیہ السلام کی زیارت کی اجازت نہ چاہتی ہو ۔ ہمیشہ ان کا ایک گروہ (زیارت کے لئے) نازل ہو رہا ہوتا ہے اور دوسرا گروہ (آسمان کی طرف) اوپر جا رہا ہوتا ہے۔

ہمارے مولا حضرت ابا عبد اللہ الحسین علیہ السلام کی زیارت کے بزرگ ترین آثار میں سے ایک یہ ہے کہ بنت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا ، امام حسین علیہ السلام کے زائرین کے پاس حاضر ہو کر ان کے لئے استغفار کرتی ہیں ۔

ہماری آقازادی حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کا مولا ابا عبد اللہ الحسین علیہ السلام کے زائرین کے پاس حاضر ہو کر ان کے لئے استغفار کرنا امام حسین علیہ السلام کی زیارت کی برکات میں

[1] ۔التتمة في تواريخ الأئمة عليهم السلام : ۱۵۲، ثواب الأعمال: ۹۶.

سب سے عظیم برکت ہے۔ زائرین حسین علیہ السلام کے پاس بی بی دو عالم حضرت فاطمہ علیہا السلام کے حاضر ہونے پر داؤد بن کثیر کی امام صادق علیہ السلام سے روایت دلالت کرتی ہے کہ آپ نے فرمایا:

إنّ فاطمة عليها السلام بنت محمّد صلى الله عليه وآله وسلم تحضر زوّار قبر ابنها الحسين عليه السلام فتستغفر لهم.[1]

بیشک فاطمہ علیہا السلام بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے فرزند حسین علیہ السلام کی قبر کے زوّار کے پاس حاضر ہوتی ہیں اور ان کے لئے مغفرت طلب کرتی ہیں۔

زائرین کے پاس خاتون جنت حضرت فاطمہ علیہا السلام کے حاضر ہونے کے امر کو بہت ہی نادر اور کمیاب افراد محسوس کرتے ہیں کہ جن کا وجود کبریت احمر ہو۔ حضرت فاطمہ علیہا السلام کے علاوہ تمام معصومین علیہم السلام بھی امام حسین علیہ السلام کے زائرین کے پاس حاضر ہوتے ہیں، جیسا کہ زوّار امام حسین علیہ السلام کے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم کے حاضر ہونے کے بارے میں روایت وارد ہوئی ہے۔

اس اہم مسئلہ کی طرف توجہ کرنا ہمارے مولا حضرت ابا عبد اللہ الحسین علیہ السلام کی

---

[1] ۔ بحارالأنوار: ۱۰۱ / ۵۵ ح ۱۴، مستدرک الوسائل: ۱۰ / ۲۴۲ ح ۲۱، اور اس میں فتستغفر لهم (ذنوبهم) ذکر ہوا ہے یعنی حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا زائرین کے گناہوں کی مغفرت طلب کرتی ہیں۔

زیارت کے اہم ترین آداب میں سے ہے کیونکہ اس نکتہ پر توجہ کرنے سے زائر کی حالت ہی بدل جاتی ہے اور وہ اس زیارت میں حال حضور کو محسوس کرتا ہے۔

۳۔زیارت کے متن میں علوم و معارف پر توجہ کرنا

زیارت کے اہم امور میں سے تیسرا امر ان زیارات کے متن و مطالب پر توجہ کرنا ہے تا کہ اسے وہ اہم معارف حاصل ہو سکیں کہ جو اہل بیت علیہم السلام نے زیارات کے ضمن میں بطور صریح یا اشارۃً بیان فرمائے ہیں۔ بیشک زیارات اور دعاؤں میں علوم و معارف کے خزانے پوشیدہ ہیں کہ جن کے اسرار و حقائق کو درک کرنے کے لئے ان پر غور کرنا ضروری ہے۔ ان میں غور و فکر کرنے سے انسان وہ امور کشف کرتا ہے جن کالازمہ یہ ہے کہ وہ ان امور سے آگے دیکھے کہ جنہیں وہ غور و فکر اور معرفت سے پہلے دیکھتا تھا۔ ہم یہاں کچھ ایسے موارد ذکر کریں گے تاکہ انسان یہ جان لے کہ زیارت کو غور و فکر کے بغیر اور غور و فکر کے ساتھ پڑھنے میں بہت زیادہ فرق ہے۔

آپ نے متعدد زیارات میں پڑھا ہے: ’’السلام علیک یا رسول اللّٰہ‘‘ اور اسی طرح دوسرے کئی جملات آپ نے سینکڑوں بلکہ ہزاروں مرتبہ اہل بیت اطہار علیہم السلام کے حرم اور آپ سے منسوب زیارت گاہوں میں پڑھے ہوں گے۔ لیکن کیا آپ نے آج تک سوچا ہے کہ ’’سلام‘‘ کے کیا معنی ہیں؟ اور جب ہم ’’السلام علیک یا رسول اللّٰہ‘‘ یا اس مبارک جملے کی طرح دوسرے جملات کہتے ہیں تو اس سے کس چیز کا ارادہ کرتے ہیں؟ ہم آپ کے لئے اس جملہ کے معنی اسی طرح بیان کریں گے کہ جس طرح روایات میں وارد ہوا ہے تاکہ آپ انشاء

اللہ آئندہ زیارات میں توجہ کریں اور اسی کا قصد کریں۔

ہم یہ کہتے ہیں : ہم پر یہ جان لینا لازم ہے کہ خداوند تبارک و تعالیٰ نے جنّ و انس کو معرفت کے لئے خلق کیا ہے۔ خداوند حکیم نے فرمایا ہے : «وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالإِنْسَ إِلاَّ لِيَعْبُدُونِ»[1]۔ ”میں (خداوند) نے جنّ و انس کو خلق نہیں کیا مگر یہ کہ وہ میری عبادت کریں“ ۔ ہمارے آقا حضرت امام حسین علیہ السلام فرماتے ہیں : اس آیت میں ”عبادت“ سے مراد ”معرفت“ ہے۔ خدا نے انسان کو اس لئے خلق نہیں کیا کہ اس پر جابر و ظالم مسلط ہو جائیں بلکہ وہ عبادت نہ کرنے اور دینی معارف کی معرفت حاصل نہ کرنے کی وجہ سے ظالموں اور جابروں کے سامنے مغلوب ہو جاتے ہیں۔ خداوند تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے : «لَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنات وَأَنْزَلْنا مَعَهُمُ الْكِتَاب وَالمِيزَان لِيَقُومُ النَّاسِ بِالْقِسْط» ۔[2] ”بیشک ہم نے اپنے رسولوں کو واضح دلائل کے ساتھ بھیجا ہے اور ان کے ساتھ کتاب اور میزان کو نازل کیا ہے تا کہ لوگ انصاف کے ساتھ قیام کریں“ پس رسولوں کو اس لئے بھیجا گیا کہ لوگ عدل و انصاف پر عمل کریں۔ اور یہ عمل تب تک ممکن نہیں کہ جب تک انسان دینی معارف کا عالم و عامل نہ ہو۔

پس لوگوں پر ظالموں اور جابروں کے مسلط ہونے کی یہ وجہ ہے کہ لوگ انبیاء اور ائمہ کے احکامات و دستورات پر عمل پیرا نہیں ہوتے اور اس عمل کا تسلسل ہمارے آقا و مولا حضرت

---

[1] ۔ سورۂ ذاریات، آیت : ۵۶ .

[2] ۔ سورۂ حدید، آیت : ۲۵ .

امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی غیبت کے واقع ہونے کا سبب بنا ہے اور غیبت کا یہ سلسلہ اس وجہ سے جاری ہے کہ لوگوں کی طرف سے انبیاء اور ائمہ اطہار علیہم السلام کے دستورات کی مخالفت کا سلسلہ جاری ہے۔

خداوند تبارک و تعالیٰ نے اپنے پیغمبر سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ظلم و ستم اور بربریت کا خاتمہ کرے گا اور اسے نیست و نابود کر دے گا، بلکہ خداوند نے پیغمبر، ان کے وصی، ان کے اہل بیت، تمام ائمہ اور ان کے شیعوں سے عہد و پیمان لیا ہے اور ان سے وعدہ کیا ہے کہ زمین کو ان کے سامنے تسلیم کرے گا۔

نمازوں اور زیارتوں میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہمارا اسلام اسی عہد ومیثاق کی یاد ہے۔اس امید میں کہ خداوند اس سلام و تسلیم میں تعجیل فرمائے کہ جس کا ہم سے اور ان سے وعدہ کیا گیا ہے ۔ ہمارے مولا حضرت امام صادق علیہ السلام نے ایک روایت میں اسی مطلب کی تصریح فرمائی ہے کہ جسے داؤد بن کثیر رقی نے آپ سے نقل کیا ہے۔

داؤد بن کثیر کہتے ہیں۔ میں نے امام صادق علیہ السلام سے عرض کیا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ''سلام'' کے کیا معنی ہیں؟آپ نے فرمایا:

إنّ اللَّه تبارك وتعالى لمّا خلق نبيّه ووصيّه وابنته وابنيه وجميع الأئمّة، وخلق شيعتهم .أخذ عليهم الميثاق أن يصبروا ويصابروا ويرابطوا، وأن يتّقوا اللَّه.ووعدهم أن يسلّم لهم الأرض المباركة، والحرم الأمن، وأن

ينزّل لهم البيت المعمور، ويظهر لهم السقف المرفوع، ويريحهم من عدوّهم، والأرض التي يبدّلها الله من السلام ويسلّم ما فيها لهم «لاشية» فيها قال: لا خصومة فيها لعدوّهم وأن يكون لهم فيها مايحبّون وأخذ رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم على جميع الأئمّة وشيعتهم الميثاق بذلك.[1]

جب خداوند تبارک و تعالیٰ نے اپنے پیغمبر، ان کے وصی، ان کی بیٹی اور ان کے دو بیٹوں اور دیگر ائمہ اور شیعوں کو خلق کیا تو ان سے یہ پیمان لیا کہ وہ (مصیبتوں پر) صبر کریں اور (دشمنوں کے مقابلے میں) ثابت قدم رہیں اور تقوائے الٰہی اختیار کریں۔ اور ان سے وعدہ کیا کہ سرزمین مبارک اور حرم امن ان کے سامنے تسلیم کرے گا اور بیت المعمور کو ان کے لئے نازل کرے گا اور ان کے لئے سقف مرفوع (یعنی آسمان) آشکار کرے گا اور انہیں دشمن کے شر سے محفوظ رکھے گا۔ اور وہ انہیں وہ زمین کہ جسے اس نے دگرگوں کر دیا تھا اور جو کچھ اس میں ہے؛ انہیں عطا کرے گا کہ پھر جس میں کوئی ناسازگاری نہ ہو اور وہاں ہر

[1]۔ کافی: ۱/ ۴۵۱، باب مولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، بحار الأنوار: ۵۲/ ۳۸۰، ح ۱۹۰۔

وہ جو چیز موجود ہو کہ جسے وہ پسند کرتے ہوں۔ اور رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام ائمہ اور شیعوں سے
یہ عہد و پیمان لیا۔

پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام اس امید میں اسی عہد و پیمان کی یاد اور تجدید عہد ہے کہ خداوند اس میں تعجیل فرمائے اور یہ سلام و سلامت اس میں موجود تمام اشیاء کے ساتھ آپ کو عطا کرنے میں جلدی فرمائے۔

پس اپنی نماز میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام کہنے والے ہر نمازی اور زیارت میں ''السلام علیك یا رسول اللہ'' کہنے والے ہر زائر پر یہ جاننا لازم ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام کہنے کے یہ معنی ہیں کہ: خدا زمین کو دگرگوں کرے اور آپ کو اس میں موجود تمام اشیاء کے ساتھ سلام و سلامت عطا کرنے میں تعجیل فرمائے، محمد و آل محمد علیہم السلام اور آپ کے شیعوں کے لئے بیت المعمور کو نازل فرمائے اور سقف مرفوع (آسمان) کو آشکار کرے۔ اور یہ سب ہمارے مولا حضرت امام مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی کریمانہ اور آفاقی حکومت کے بغیر متحقق نہیں ہو سکتا۔

ہمارے اس بیان سے یہ واضح ہو گیا کہ نمازی اپنی نماز اور زائر اپنی زیارت کے دوران رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام کہتے وقت اپنے اس سلام سے امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ظہور میں تعجیل کو یاد کرتا ہے۔ پس رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم پر سلام کہنے والے ہر نمازی اور ہر زائر پر لازم ہے کہ وہ خود کو یوسف زہراء حضرت امام مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی آفاقی حکومت کے لئے تیار کرے اور اپنے دل کو ہر قسم

کی آلودگی سے پاک کرے۔

اے کاش ! محترم زائرین ! یہ جان لیں کہ دعاؤں اور زیارات میں سب سے اہم ترین معارف امام عصر عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ظہور میں تعجیل کے لئے دعا کرنا اور محمد و آل محمد علیہم السلام کے دشمنوں سے انتقام لینا ہے تاکہ وہ الٰہی حکومت قائم ہو جائے۔ بہت سی دعاؤں اور زیارات میں اس امر کو کثرت اور صراحت سے مشاہدہ کیا جا سکتا ہے اور بعض دعاؤں میں اس امر کو بطور اشارہ دیکھا جا سکتا ہے، جیسا کہ ہم نے " السلام علیك یا رسول اللہ " کے معنی کے بارے میں مذکورہ روایت نقل کی ہے۔

۴۔ زیارات میں پڑھے جانے والے امور پر عمل کرنا

انسان کی زندگی میں چوتھا موثر امر جو حیات انسانی کو حیات طیبہ میں بدل کر اسے جاہلیت سے دور کر دیتا ہے اور اسے درگاہ ربوبیت اور ولایت اہل بیت علیہم السلام سے نزدیک کرتا ہے ؛ زیارات کے مضمون و محتویٰ پر عمل کرنا ہے۔ بیشک ان زیارات میں ایسے اہم امور پوشیدہ ہیں کہ جن پر عمل کرنا انسان کو اعلیٰ ترین انسانی مراتب پر فائز کر دیتا ہے۔

ان اہم امور میں سے یہ ہے کہ دعاؤں اور زیارات میں علوم و معارف کے گرانقدر مطالب پائے جاتے ہیں اور زائر پر لازم ہے کہ وہ حتی الامکان ان مطالب پر عمل کرے تاکہ وہ شدید محبت کے ایسے مرتبہ تک پہنچ سکے کہ اس کے لئے خدا اور اہل بیت علیہم السلام کے تقرب کا سبب بنیں، اور یہ وہی مودت ہے کہ جو اجر رسالت ہے کہ جس کے بارے میں خداوند تبارک و تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے :

«قُل لَّا أَسأَلُكُم عَلَيهِ أَجرًا إِلَّا المَوَدَّةَ فِي القُربَى»۔[1]

”آپ کہہ دیجئے کہ میں تم سے اس تبلیغ رسالت کا کوئی اجر نہیں چاہتا علاوہ اس کے کہ میری اقربا سے محبت کرو“

امیر المؤمنین علی علیہ السلام نے مودت کے بارے میں فرمایا ہے:

المودّة قرابة مستفادة۔[2]

مودت اکتسابی قرابتداری ہے۔

پس معلوم ہوا ہے کہ ہر محبت کو مودت نہیں کہا جا سکتا، بلکہ مودت ایسی شدید محبت ہے کہ جو محبوب سے انسان کے تقرب کا باعث بنے۔ پس جب اہل بیت علیہم السلام سے اس درجہ کی محبت ہو تو اس کا لازمہ ان کے دشمنوں سے دوری ہے۔

جس مودت کا حکم دیا گیا ہے، اس کا لازمہ یہ ہے کہ ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قربتداروں کے نصرت کے لئے آمادہ رہیں، یہاں تک کہ خدا اس کے دین کا حکم کرے۔ یہ ایک ایسا امر ہے کہ جسے متعدد زیارات میں پڑھا جاتا ہے، من جملہ اہل بیت علیہم السلام سے وارد ہونے والی مولا ابا عبد اللہ الحسین علیہ السلام کی زیارت میں پڑھتے ہیں:

ونصرتي لكم معدّة حتّى يحكم اللّٰه بدينه.

---

[1]۔ سورۂ شوریٰ، آیت: ۲۳ .

[2]۔ بحار الأنوار: ۷۴ / ۱۶۵.

آپ کے لئے میری نصرت آمادہ ہے تا کہ خدااس کے دین
کے لئے حکم کرے۔

سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام کی بعض روایات میں وارد ہوا ہے:

فنصرتي معدّة حتّى يحكم الله بأمره وهو خير
الحاكمين.

آپ کے لئے میری نصرت و مدد آمادہ ہے، یہاں تک کہ
خدااس کے امر کا حکم کرے اور وہ بہترین حاکم ہے۔

اور ان میں سے بعض زیارات میں یوں وارد ہوا ہے:

فنصرتي لكم معدّة حتّى يحكم الله وهو خير
الحاكمين لديني.

آپ کے لئے میری نصرت آمادہ ہے، یہاں تک کہ خدا حکم
کرے اور وہ میرے دین کے لئے بہترین حکم کرنے والا
ہے۔

ہمارے مولا حضرت ابا الفضل العباس علیہ السلام کی زیارت میں وارد ہوا ہے:

ونصرتي لكم معدّة حتّى يحكم الله وهو خير
الحاكمين.

آپ کے لئے میری نصرت آمادہ ہے تا کہ خدا حکم کرے
اور وہ بہترین حکم کرنے والا ہے۔

پس اس بناء پر زائر پر لازم ہے کہ وہ اس امر کی طرف توجہ کرے اور ہمیشہ حضرت صاحب العصر و الزمان عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی نصرت کے لئے آمادہ رہے تا کہ خدا اس کے دین کا حکم کرے اور جب ایسا ہو تو اس نے اجر رسالت کو ادا کیا کہ جو ذوی القربیٰ سے مودت ہے۔ یہ زیارت کے متن پر غور و فکر کرنے اور اس کے محتویٰ پر عمل کرنے کے آثار میں سے ہے۔

جو امور امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی نصرت اور مدد شمار ہوتے ہیں، ان میں سے ایک مبارک ایّام، مقدس مقامات اور بالخصوص امام حسین علیہ السلام کے حرم میں گنبد کے نیچے یوسف زہراء امام مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ظہور میں تعجیل کے لئے دعا کرنا ہے کیونکہ خداوند تبارک و تعالیٰ نے دعا کی استجابت اس مقام پر رکھی ہے۔ ہر زائر کو یہ جان لینا چاہئے کہ سب سے بہترین اور سب سے ضروری دعا امام عصر عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ظہور میں تعجیل کی دعا ہے۔ لہٰذا زائرین کو چاہئے کہ وہ امام حسین علیہ السلام کے حرم مبارک میں گنبد مطہر کے نیچے اور دوسرے تمام مقدس مقامات پر اپنی تمام دعاؤں اور حاجتوں پر مقدم رکھیں تا کہ خداوند تبارک و تعالیٰ اپنے ولی امام منتظر عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے لئے کی گئی اس دعا کی وجہ سے ان پر نظر رحمت کرے۔

عصر حاضر میں کائنات کی سب سے مظلوم ہستی

افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اکثر زائرین مولا ابا عبد اللہ الحسین علیہ السلام کے حرم میں زیر گنبد امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے لئے دعا کرنے سے غافل ہیں۔ اگر ہم اپنے وقت کے امام کے سلسلہ میں اپنی غفلت کی کثرت کو جان لیں تو بخوبی درک کریں گے کہ حضرت بقیۃ اللہ الاعظم امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف عصر حاضر میں کائنات کی سب سے مظلوم ہستی ہیں۔اب ہم آپ کی مظلومیت پر دلالت کرنے والے چند واقعات کو ذکر کرتے ہیں:

۱۔میں مقامات مقدسہ کی زیارت سے مشرف ہوا اور سید الشہداء امام حسین علیہ السلام کی زیارت میں مصروف تھا چونکہ امام حسین علیہ السلام کی قبر کے سرہانے زائرین کی دعا مستجاب ہوتی ہے، اس لئے اس جگہ پروردگار عالم سے دعا کی کہ ہمیں حضرت امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کی بارگاہ میں مشرف فرمائے اور میری آنکھوں کو ان کے جمال پرنور سے منور فرمائے۔

میں زیارت میں مصروف تھا کہ اچانک خورشید تاباں کا جمال ظاہر ہوا۔اگرچہ اس وقت میں آنحضرت کو نہ پہچان پایا لیکن شدت سے ان کی طرف مائل ہوگیا ،سلام کے بعد آنحضرت سے سوال کیا کہ آپ کون ہیں؟

فرمایا: ’’أنا أوّل مظلوم في العالم!‘‘ میں کائنات کی سب سے مظلوم ذات ہوں۔

میں سمجھ نہ پایا اور اپنے آپ سے کہنے لگا شاید آپ نجف کے بزرگ علماء میں سے ہیں لیکن چونکہ لوگ ان کی طرف راغب نہیں ہوئے ہیں اس لئے خود کو کائنات کی سب

سے مظلوم ذات سمجھتے ہیں لیکن اسی وقت میں نے محسوس کیا کہ کوئی بھی میرے ساتھ موجود نہیں ہے ۔اب میں سمجھا کہ خداوند تبارک و تعالیٰ نے میری دعا کو مستجاب فرمایا اور وہ میرے آقا و مولا امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف تھے اور کائنات میں سب سے مظلوم ذات امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے سوا کوئی اور نہیں ہے۔آپ کی ملاقات کی نعمت بہت مختصر تھی اور میں نے آپ کے حضور کی نعمت کو جلدی ہاتھ سے گنوادیا۔

۲۔ حضرت امام حسین علیہ السلام نے عالم مکاشفہ میں قم کے ایک عالم دین سے فرمایا:

”ہمارے مہدی اپنے زمانے میں مظلوم ہیں۔ جہاں تک ہوسکے مہدی کے متعلق بیان کرو اور لکھو، اور اگر اس معصوم کی شخصیت کے بارے میں کچھ کہا تو گویا تمام معصومین علیہم السلام کے بارے میں کہا ہے چونکہ تمام معصومن علیہم السلام ولایت و امامت میں ایک ہی ہیں اور چونکہ یہ زمانہ مہدی کا زمانہ ہے لہٰذا مناسب یہی ہے کہ آپ کے متعلق زیادہ گفتگو کی جائے“۔

امام حسین علیہ السلام نے اپنے کلام کے آخر میں فرمایا:

”میں پھر تاکید کررہا ہوں کہ ہمارے مہدی کے بارے میں زیادہ بیان کرو اور لکھو، ہمارے مہدی مظلوم ہیں

اور ان کے متعلق جو کچھ بیان کیا گیا اور لکھا گیا ہے اس سے کہیں زیادہ لکھنا اور بیان کرنا چاہئے تھا"۔

پس ہمارے آقا و مولا حضرت ابا عبداللہ الحسین علیہ السلام کے حکم کو سنو اور اطاعت کرو۔ [1]

سرور شہیداں حضرت امام حسین علیہ السلام پر گریہ کرنے کا اجر و ثواب

ہم یہاں کچھ ایسی روایات ذکر کریں گے کہ جو ہمارے آقا و مولا حضرت امام حسین علیہ السلام پر گریہ کرنے کی فضیلت اور اجر و ثواب پر دلالت کرتی ہیں۔

۱۔ ابن قولویہ ؒ کتاب "کامل الزیارات" میں مسمع بن عبد الملک سے اور وہ حضرت امام صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

یا مسمع أنت من أهل العراق أما تأتي قبر الحسين عليه السلام۔

اے مسمع ! کیا تم اہل عراق میں سے ہو ؟ اور کیا تم حسین بن علی علیہما السلام کی قبر کی زیارت کے لئے جاتے ہو ؟

میں نے عرض کیا: نہیں ! میں اہل بصرہ کے نزدیک ایک مشہور شخص ہوں اور ہمارے

---

[1] ۔ صحیفۂ مہدیہ: ۵۲ اور ۵۳۔

پاس کچھ ایسے لوگ ہیں کہ جو خلیفہ کے پیروکار ہیں۔ نیز ناصبیوں کے علاوہ بھی ہمارے بہت سے دشمن ہیں اور مجھے اس بات کا خوف ہے کہ وہ فرزند سلیمان کے پاس میری شکایت کریں کہ جس کے نتیجہ میں وہ میرے ساتھ ایسا سلوک کرے کہ جو دوسروں کے لئے باعث عبرت ہو۔ (اسی لئے میں احتیاط کرتا ہوں اور زیارت کے لئے نہیں جاتا)۔

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

کیا تم امام حسین علیہ السلام پر ہونے والے ظلم و ستم کو یاد کرتے ہو؟

عرض کیا: جی ہاں!

فرمایا: کیا تم بے تاب ہو کر جزع و فغاں کرتے ہو؟

میں نے عرض کیا: جی ہاں! میں ان کے مصائب کو یاد کرتا ہوں تو مجھ پر رنج و الم کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے اور اس طرح گریہ کرتا ہوں کہ میرے اہل و عیال بھی مجھ میں اس کا اثر مشاہدہ کرتے ہیں اور اس حالت میں کھانا پینا چھوڑ دیتا ہوں اور میرے چہرے پر اس کا اثر آشکار ہوتا ہے۔

حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

رحم اللّٰہ دمعتک، أما إنّک من الّذین یعدّون من أھل الجزع لنا والّذین یفرحون لفرحنا ویحزنون لحزننا، ویخافون لخوفنا ویأمنون إذا آمنّا، أمّا انّک ستری عند موتک

حضور آبائي لك ووصيّتهم ملك الموت بك وما يلقونك به من البشارة أفضل، وملك الموت ارق عليك واشد رحمة لك من الام الشفيقة على ولدها....[1]

خدا تمہارے آنسو پر رحم کرے! اور جان لو کہ تم ان لوگوں میں شمار ہوگے جو ہمارے لئے آہ و فغاں کرتے ہیں اور تم ان میں سے ہو جو ہماری خوشی میں خوش اور ہمارے غم میں غمگین ہوتے ہیں، جو ہمارے خوف میں خوفزدہ اور ہمارے امن کے دوران امان میں ہوتے ہیں۔ اور جان لو کہ موت کے وقت تم دیکھو گے کہ ہمارے آباء تمہارے پاس حاضر ہوں گے اور وہ ملک الموت کو تمہارے متعلق وصیت کریں گے اور وہ تمہیں جو بشارت دیں گے وہ ہر چیز سے برتر ہے اور تم دیکھو گے کہ ملک الموت تم پر تمہاری شفقت کرنے والی ماں سے بھی زیادہ شفیق، رحم دل اور مہربان ہوگا۔

۲۔ نیز اسی کتاب میں محمد بن مسلم نے اور انہوں نے حضرت امام باقر علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا: حضرت علی بن الحسین علیہما السلام فرماتے تھے:

---

[1]۔ کامل الزیارات: ۲۰۳ ح ۷.

أيما مؤمن دمعت عيناه لقتل الحسين بن علي عليهما السلام دمعة حتّى تسيل على خدّه بوّأه اللَّه بها في الجنّة غرفاً يسكنها أحقاباً، وأيما مؤمن دمعت عيناه حتّى تسيل على خدّه فينا لأذى مسّنا من عدوّنا في الدّنيا بوّأه اللَّه بها في الجنّة مبوّأ صدق، وأيما مؤمن مسّه أذى فينا فدمعت عيناه حتّى تسيل على خدّه من مضاضة ما أوذي فينا صرف اللَّه، عن وجهه الأذى وآمنه يوم القيامة من سخطه والنّار.[1]

جو مؤمن بھی امام حسین علیہ السلام کی شہادت کی وجہ سے گریہ کرے اور اس کے رخسار پر آنسو جاری ہو جائیں تو خداوند اسے جنت میں غرفہ عنایت کرے گا کہ جس میں وہ مدتوں ساکن رہے گا اور دشمن کی طرف سے ہم پر ہونے والی اذیت اور تکلیف کی وجہ سے جس مؤمن کے رخسار پر بھی اشک جاری ہو جائیں تو خداوند اسے جنت میں مقام صدق میں جگہ عطا فرمائے گا۔ اور ہماری راہ پر ہونے کی وجہ سے جس مؤمن کو بھی اذیت اور پریشانی کا سامنا کرنا پڑے اور اس کے رخسار پر اشک جاری ہو

[1] ۔ کامل الزیارات: ۲۰۱ح ۱ .

جائیں تو خداوند اس سے اذیت اور پریشانی کو منصرف کر دے گا اور قیامت کے دن اسے اپنے غیظ و غضب اور آتش جہنم سے امان میں رکھے گا۔

۳۔ ابن قولویہؒ نے کتاب "کامل الزیارات" میں اپنی سند سے علی بن ابی حمزہ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے امام صادق علیہ السلام سے سنا کہ آپ نے فرمایا:

إنّ البكاء والجزع مكروه للعبد في كلّ ما جزع، ما خلا البكاء والجزع على الحسين بن علي عليهما السلام، فإنّه فيه مأجور.[1]

بندے کے لئے کسی بھی چیز کے لئے جزع و فغاں کرنا مکروہ اور ناپسندیدہ امر ہے، مگر حسین بن علی علیہما السلام کے لئے گریہ کرنا اور جزع کرنا نہ صرف مکروہ نہیں ہے بلکہ مأجور ہے۔ یعنی اسے اجر و ثواب دیا جائے گا۔

۴۔ اسی کتاب میں ابو ہارون مکفوف سے اور انہوں نے حضرت امام صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپ نے ایک طولانی حدیث کے ضمن میں فرمایا:

---

[1]۔ کامل الزیارات: ۲۰۱ ح ۲.

ومن ذكر الحسين عليه السلام عنده فخرج من عينيه من الدموع مقدار جناح ذباب، كان ثوابه على الله عزّوجل، ولم يرض له بدون الجنّة.[1]

جس شخص کے سامنے امام حسین علیہ السلام کا ذکر کیا جائے اور اس کی آنکھوں سے مکھی کے پر کے برابر آنسو نکل آئے تو اس کا ثواب خدائے عزوجل پر ہے اور خداوند اس کے لئے جنت سے کم پر راضی نہیں ہوگا۔

۵۔اسی کتاب میں ربیع بن منذر نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے حضرت امام علی بن الحسین علیہما السلام سے سنا کہ آپ نے فرمایا:

من قطرت عيناه فينا قطرة ودمعت عيناه فينا دمعة، بوّأه الله بها في الجنّة غرفاً يسكنها أحقاباً۔[2]

جس شخص کی آنکھوں سے ہماری مصیبت پر آنسوؤں کا ایک قطرہ نکل آئے اور اس کی آنکھیں ہماری مصیبت پر اشک آلود ہو جائیں تو خداوند اسے جنت کے ایک غرفہ میں ساکن فرمائے گا کہ جس میں وہ مدتوں رہے گا۔

[1]۔ کامل الزیارات: ۲۰۲ ح ۳۔

[2]۔ کامل الزیارات: ۲۰۲ ح ۴۔

۶۔ کتاب "کامل الزیارات" میں ابو بصیر سے روایت کی گئی ہے کہ انہوں نے کہا: میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا اور آپ سے گفتگو کر رہا تھا کہ اسی دوران آپ کے فرزند داخل ہوئے تو امام علیہ السلام نے انہیں خوش آمدید کہا اور انہیں اپنے سینے سے لگایا، بوسہ دیا اور فرمایا:

خداوند اسے ذلیل و خوار کرے کہ جو تمہیں حقیر سمجھے اور تم پر ظلم و ستم کرنے والوں سے انتقام لے، اور تمہاری نصرت نہ کرنے والوں کی مدد نہ کرے اور تم کو قتل کرنے والوں پر لعنت کرے اور خداوند تمہارا ولی و حافظ اور مددگار ہو۔ آپ پر عورتوں، پیغمبروں، صدیقین، شہداء اور آسمان کے فرشتوں نے بہت طولانی گریہ کیا۔

پھر امام علیہ السلام رونے لگے اور فرمایا:

اے ابو بصیر! میں جب بھی امام حسین علیہ السلام کی اولاد کو دیکھتا ہوں تو مجھ پر ایسی حالت طاری ہو جاتی ہے کہ ان کے پدر گرامی پر ہونے والے ظلم کو برداشت کرنا میرے لئے مشکل ہو جاتا ہے۔

اے ابو بصیر ! جب فاطمہ علیہا السلام ان پر گریہ کرتی ہیں تو ان کے رونے سے جہنم چیختی اور فریاد کرتی ہے کہ جہنم پر موکل فرشتے اس کی آواز سنتے ہیں اور وہ اسے روکنے کے لئے جلدی سے تیار ہو جاتے ہیں کیونکہ اس بات کا خوف ہوتا ہے کہ اس وقت جہنم کی آگ کا کوئی ایک شعلہ یا دھواں روئے زمین پر آجائے تو تمام اہل زمین جل کر خاکستر ہو جائیں۔ جب تک جہنم روتی ہے، محافظ فرشتے اس پر لگام ڈالے رکھتے ہیں اور اہل زمین کے لئے خطرے کی وجہ سے اس کے دروازوں کو مضبوطی سے بند کر دیتے ہیں۔ اور جب تک فاطمہ علیہا السلام پُر سکون نہ ہو جائیں تو اس وقت تک جہنم بھی پر سکون نہیں ہوتی۔

اور بیشک قریب ہے کہ سمندر شگافتہ ہو جائیں اور ایک دوسرے میں داخل ہو جائیں اور سمندروں کا کوئی ایسا قطرہ نہیں ہے کہ جس پر فرشتہ موکل نہ ہو لہٰذا جب فرشتے دریا کا شور سنتے ہیں تو اپنے پروں سے اس کی ہیجان اور طغیان کو خاموش کر دیتے ہیں اور دنیا و مافیھا اور اس پر موجود ہر شیٔ کے خوف کی وجہ سے ہے۔ فرشتے ان (دریاؤں) کے رونے کی وجہ سے ہمیشہ ان پر شفقت

کرتے ہوئے روتے ہیں اور خدا کو پکارتے ہیں اور اس کی بارگاہ میں تضرع و نالہ کرتے ہیں اور پھر اہل عرش اور اس کے اطراف میں سب تضرع و نالہ کرتے ہیں۔ فرشتوں کی آوازیں بلند ہوتی ہیں اور وہ اہل زمین کے لئے خوف وہراس کی وجہ سے ہمیشہ خدا کی بارگاہ میں تقدیس کرتے ہیں اور اگر ان فرشتوں کی آوازوں میں کوئی ایک آواز بھی زمین پر آ جائے تو تمام زمین والے بیہوش ہو جائیں ، پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں اور زمین اپنے رہنے والوں کو جھنجھوڑ دے۔

ابو بصیر کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان جاؤں ! یہ تو بہت ہی عظیم امر ہے۔

آپ نے فرمایا: اس کے علاوہ جن باتوں کو تم نے نہیں سنا وہ اس بھی کہیں بڑھ کر ہیں۔

پھر آپ نے مجھ سے فرمایا:

یا ابا بصیر، أتحبّ أن تکون فیمن یسعد فاطمه علیها السلام؟

اے ابو بصیر! کیا تم نہیں چاہتے کہ تم فاطمہ علیہا السلام کی مدد کرنے والوں میں سے ہو اور امام حسین علیہ السلام کی مصیبت میں ان کی غمخواری کرنے والوں میں سے ہو؟

ابو بصیر کہتے ہیں: جب امام علیہ السلام نے یہ کہا تو میں رونے لگا، یہاں تک کہ میں بول بھی نہیں سکتا تھا۔ پھر امام علیہ السلام اٹھے اور مصلّٰی کی طرف چلے گئے اور دعا کرنے میں مصروف ہو گئے۔ پھر میں اسی حالت میں آپ کی خدمت سے رخصت ہوا اور نہ تو میں نے کچھ کھایا اور نہ ہی ساری رات مجھے نیند آئی۔ صبح بھی خوف کے عالم میں روزہ رکھ لیا حتی کہ میں امام علیہ السلام کے پاس آیا۔ جب میں نے آپ کو کچھ سکون میں دیکھا تو مجھے بھی قرار آگیا اور پھر خدا کی حمد و ثناء اور شکر بجالایا کہ مجھ پر کوئی عقوبت و بلا نازل نہیں ہوئی۔[1]

[1]۔ کامل الزیارات: ۱۶۹ح۹، بحار الأنوار: ۲۰۸/۴۵، المستدرک: ۱۰/ ۳۱۴.

عن أبي بصير، قال: كنت عند أبي عبد اللّٰه عليه السلام أحدّثه، فدخل عليه إبنه فقال له: مرحباً، وضمه وقبله، وقال: حقّر اللّٰه من حقّركم وانتقم ممّن وتركم، وخذل اللّٰه من خذلكم ولعن اللّٰه من قتلكم، وكان الله لكم وليّاً وحافظاً وناصراً، فقد طال بكاء النساء وبكاء الانبياء والصدّيقين والشهداء وملائكة السماء. ثمّ بكى وقال: يا أبا بصير إذا نظرت إلى ولد الحسين أتاني ما لا أملكه بما أتى إلى أبيهم وإليهم، يا أبا بصير إنّ فاطمة عليها السلام لتبكيه وتشهق فتزفر جهنم زفرة لولا ان الخزنة يسمعون بكاءها وقد استعدوا لذلك مخافة ان يخرج منها عنق أو يشرد دخانها فيحرق أهل الأرض فيكبحونها ما دامت باكية ويزجرونها ويوثقون من أبوابها مخافة على أهل الارض، فلا تسكن حتّى يسكن صوت فاطمة.

وان البحار تكاد ان تنفتق فيدخل بعضها على بعض، وما منها قطرة إلا بها ملك موكل، فإذا سمع الملك صوتها اطفأ نأرها باجنحته، وحبس بعضها على بعض مخافة على الدنيا وما فيها ومن على الأرض، فلا تزال الملائكة مشفقين،

۷۔ کتاب ’’ المختار من کلمات ا لامام المہدی علیہ ا لسلام ‘‘ میں شیخ صدوق نے اپنی اسناد سے امام رضا علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا :

إنّ يوم الحسين أقرح جفوننا، وأسبل دموعنا، وأذلّ عزيزنا بأرض كرب وبلا، وأورثنا الكرب والبلاء إلى يوم الانقضاء، فعلى مثل الحسين فليبك الباكون؛ فإنّ البكاء يحطّ الذنوب العظام ....[1]

بیشک امام حسین علیہ السلام کی شہادت و مصیبت کے دن نے ہماری پلکوں کو زخمی کر دیا اور ہماری آنکھوں سے اشک جاری کر دئے ، ہمارے عزیز کو زمین کرب و بلاء (کربلا) پر خوار کیا اور ہمیشہ کے لئے ہمیں کرب و بلاء اور

ويبكونه لبكائها، ويدعون الله ويتضرعون إليه، ويتضرع أهل العرش ومن حوله، وترتفع أصوات من الملائكة بالتقديس لله مخافة على أهل الأرض، ولو أن صوتاً من أصواتهم يصل إلى الأرض لصعق أهل الأرض، وتقطعت الجبال وزلزلت الأرض بأهلها.

قلت: جعلت فداك ان هذا الأمر عظيم، قال: غيره أعظم منه ما لم تسمعه، ثمّ قال لي: يا أبا بصير أما تحب أن تكون فيمن يسعد فاطمة عليها السلام، فبكيت حين قالها فما قدرت على المنطق، وما قدرت على كلامي من البكاء، ثمّ قام إلى المصلّى يدعو، فخرجت من عنده على تلك الحال، فما انتفعت بطعام وما جاءني النوم، وأصبحت صائماً وجلاً حتّى أتيته، فلمّا رأيته قد سكن سكنت، وحمدت الله حيث لم تنزل بي عقوبة.

[1] ۔ بحار الأنوار : ۴۴ / ۲۸۴.

غم واندوہ میں مبتلا کر دیا ہے۔ پس رونے والوں کو
حسین علیہ السلام جیسے پر رونا چاہئے اور بیشک یہ گریہ
گناہانِ کبیرہ کو مٹا دیتا ہے۔

امام حسین علیہ السلام پر رونا اور گریہ کرنا اجر و ثواب کے حصول کے لئے نہیں ہے بلکہ سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام کی بزرگ مصیبت اور آپ کی عظمت آنکھوں کو رونے پر مجبور کر دیتی ہیں۔

تبكيك عيني لا لأجل مثوبة لكنّما عيني لأجل باكية
تبتلّ منكم كربلا بدم ولا تبتلّ منّي بالدموع الجارية

میری آنکھیں آپ پر اجر و ثواب کی وجہ سے گریہ نہیں کر رہیں، بلکہ آپ کی وجہ سے میری آنکھیں گریہ کر رہی ہیں۔

زمین کربلا آپ کے پاکیزہ خون سے تر ہو گئی، تو پھر یہ میرے آنسوؤں سے کیوں تر نہ ہو۔

ہر آنکھ نے امام حسین علیہ السلام پر گریہ کیا، ہر نبی اور ہر وصی نے آپ پر گریہ کیا۔ آسمان کے پرندوں، جنگلوں کے درندوں، دریاؤں کی مچھلیوں، پتھروں، ریت کے ذروں اور خدا کی ہر مخلوق نے آپ پر گریہ کیا۔

اور ہر شیء سے پہلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت فاطمۂ زہرا علیہا السلام اور تمام اہل بیت علیہم السلام نے آپ پر گریہ کیا اور پھر پوری کائنات اور تمام موجودات نے آپ

پر گریہ کیا۔

۸۔ ابن قولویہ نے اپنی سند سے جابر سے اور انہوں نے امام باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: امیر المؤمنین علی علیہ السلام نے فرمایا:

زارنا رسول اللّٰہ صلی اللہ علیه وآله وسلم وقد أهدت لنا أُم أيمن لبناً وزبداً وتمراً، فقدّمنا منه فأكل، ثمّ قام إلى زاوية البيت فصلّى ركعات، فلمّا كان في آخر سجوده بكى بكاءً شديداً، فلم يسأله أحدٌ منّا إجلالاً وإعظاماً له، فقام الحسين عليه السلام وقعد في حجره فقال: يا أبة لقد دخلت بيتنا فما سررنا بشيءٍ كسرورنا بدخولك، ثمّ بكيت بكاءً غمّنا، فما أبكاك؟ فقال: يا بني أتاني جبرئيل عليه السلام آنفاً فأخبرني أنّكم قتلى، وأنّ مصارعكم شتّى، فقال: يا أبة فما لمن زار قبورنا على تشتّتها؟ فقال: يا بني أولئك طوائف من أمّتي يزورنكم فيلتمسون بذلك البركة، و حقيق عليّ أن آتيهم يوم القيامة حتّى أخلّصهم من أهوال الساعة ومن ذنوبهم، ويسكنهم اللّٰہ الجنّة....[1]

---

[1]۔ کامل الزیارات: ۱۲۵ح ۹.

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم سے ملاقات کے لئے آئے، گھر میں کچھ دودھ، مکھن اور کھجوریں تھیں کہ جو ام ایمن ہدیہ لائی تھی۔ ہم نے یہ سب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پذیرائی کے طور پر رکھ دیا، آنخضرت نے نوش فرمایا اور پھر آپ اپنی جگہ سے اٹھے اور گھر کے ایک گوشہ میں گئے اور چند رکعت نماز بجا لائے اور آپ اپنے آخری سجدے میں شدت سے روئے۔ ہم میں سے کسی نے بھی آپ کے احترام و تعظیم کی وجہ سے رونے کا سبب دریافت نہ کیا۔ حسین علیہ السلام اپنی جگہ سے اٹھے اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آغوش میں جا کر بیٹھ گئے اور عرض کیا: اے پدر! آپ ہمارے گھر تشریف لائے تو ہمیں اس سے زیادہ کوئی چیز مسرور نہیں کر سکتی تھی اور پھر آپ نے گریہ کیا تو آپ کے گریہ نے ہمیں غمگین کر دیا۔ کس چیز نے آپ کو رلا دیا؟ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے بیٹے! جبرئیل ابھی میرے پاس آئے اور مجھے آپ کے قتل اور آپ کی قبروں کی پراکندگی کی خبر دی۔

امام حسین علیہ السلام نے عرض کیا: پدر جان! جو شخص ہماری قبروں کی پراکندگی کے باوجود ان کی زیارت کرے تو اسے کیا اجر ملے گا؟

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے بیٹے! وہ میری امت کا ایک گروہ ہے کہ جو تمہاری زیارت کے لئے جائے گا اور اس سے متبرک ہو گا اور مجھ پر لازم ہے کہ میں قیامت کے دن ان کے دیدار کے لئے جاؤں اور انہیں قیامت کے خوف و ہراس سے رہائی دلاؤں اور انہیں ان کے مرتکب شدہ گناہوں سے نجات دلاؤں تا کہ وہ (عقوبت) بلاء میں مبتلا نہ ہوں اور خداوند متعال انہیں جنت میں جگہ عطا فرمائے۔

۹۔ نیز ابن قولویہؒ نے امام صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

دخلت فاطمة علیها السلام علی رسول اللّٰه صلی الله علیه وآله وسلم وعیناه تدمع، فسألته ما لك؟ فقال: إنّ جبرئیل علیه السلام أخبرني أنّ أُمّتي تقتل حسیناً

فجزعت وشقّ عليها، فأخبرها بمن يملك من ولدها، فطابت نفسها وسكنت۔[1]

حضرت فاطمہ علیہا السلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گئیں تو آنحضرت کی آنکھوں میں آنسو تھے۔ حضرت فاطمہ علیہا السلام نے آپ سے رونے کا سبب پوچھا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جبرئیل علیہ السلام نے مجھے خبر دی ہے کہ میری امت حسین کو قتل کرے گی۔ یہ خبر سن کر حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا نے جزع و فریاد کی اور آپ پر یہ بہت دشوار گزری۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ علیہا السلام کو خبر دی کہ ان کی اولاد میں سے ایک ایسا شخص ہے کہ جو کائنات کا فرمانروا ہو گا (جو ان کے ناحق بہائے خون اور ان کے غصب شدہ حق کا انتقام لے گا) یہ خبر سن کر آپ خوشنود اور پر سکون ہو گئیں۔

۱۰۔ امیر المؤمنین امام علی علیہ السلام نے امام حسین علیہ السلام کو دیکھ کر فرمایا:

يا عبرة كلّ مؤمن، فقال: أنا يا أبتاه؟ قال: نعم يا بنيّ۔

---

[1] ۔ کامل الزیارات: ۱۲۵ح ۸ .

اے ہر مؤمن کے گریہ کا سبب ! امام حسین علیہ السلام
نے فرمایا: بابا جان !(کیا) میں ہر مؤمن کے گریہ کا
سبب ہوں ؟آپ نے فرمایا: ہاں ! میرے بیٹے۔

۱۱۔ نیز ہارون بن خارجہ کی سند سے روایت ہوا ہے کہ انہوں نے کہا: ہم نے حضرت امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں امام حسین علیہ السلام–ان پر درود و سلام ہو اور ان کے قاتلوں پر خدا کی لعنت ہو– کا ذکر کیا تو آپ نے گریہ کیا اور ہم نے بھی گریہ کیا۔ پھر آپ نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور فرمایا:

قال الحسين عليه السلام: أنا قتيل العبرة لا يذكرني
مؤمن إلاّ بكى۔[1]

امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: میں کشتۂ اشک ہوں۔
کوئی بھی مؤمن مجھے یاد نہیں کرے گا مگر یہ کہ وہ گریہ
کرے گا۔

مرحوم علامہ مجلسیؒ اس حدیث کو ذکر کرنے کے بعد اس کے بیان میں کہتے ہیں : " **أنا قتيل العبرة** " یعنی میں ایسا مقتول ہوں کہ جسے اشک اور گریہ کے ساتھ نسبت دی گئی ہے اور میں اس کا سبب ہوں، اور یا یہ کہ میں گریہ و اشک ، غم و حزن اور مصیبت کی حالت

---

[1] ۔کامل الزیارات: ۲۱۵ح ٦.

میں قتل ہوا ہوں۔ پہلا احتمال زیادہ ظاہر ہے۔ [1]

۱۲۔ نیز ابن قولویہؒ نے اپنی سند سے ابو ہارون مکفوف سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں شرفیاب ہوا تو آپ نے مجھ سے فرمایا: تم نے جو اشعار کہے ہیں، وہ میرے لئے پڑھو۔ میں نے کچھ اشعار پڑھے تو آپ نے فرمایا:

> نہیں! اس طرح سے اشعار پڑھو، جیسے تم اپنی مجالس میں پڑھتے ہو اور اس طرح سے پڑھو جیسے تم ان کی قبر پر پڑھتے ہو۔

پس میں نے یہ شعر پڑھا:

امرر علی جدث الحسین فقل لأعظمه الزکیّه

حسین بن علی علیہما السلام کی قبر مطہر کے پاس سے گزرو اور ان پاک و پاکیزہ اور مطہر ہڈیوں سے کہو....۔

> امام صادق علیہ السلام یہ سن کر گریہ کرنے لگے تو میں نے (مزید) اشعار پڑھنے سے گریز کیا۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: آگے بڑھو، میں آگے بڑھا اور پھر فرمایا: زیادہ اشعار پڑھو۔ میں نے یہ شعر پڑھا:

[1] ۔ بحار الأنوار: ۲۷۹/۴۴، ح ۶ کے ذیل میں۔

یا مریم قومي فاندبي مولاك   وعلى الحسين فاسعدي ببكاك[1]

اے مریم ! اٹھو اور اپنے مولا پر نالہ وزاری کرو اور اپنے رونے اور گریہ کرنے سے حسین (علیہ السلام) کی نصرت کرو۔

سید الشہداء امام حسین علیہ السلام کے بارے میں جس قدر انسان کی معرفت زیادہ ہو گی، اس کا گریہ زیادہ عمیق اور زیادہ اہمیت کا حامل ہو گا۔ ائمہ طاہرین علیہم السلام میں عزیز زہراء حضرت امام مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کا گریہ سب سے طولانی تھا اور ہے کیونکہ آپ امام حسین علیہ السلام پر ہزار سال سے زائد عرصے سے گریہ و نالہ کر رہے ہیں۔ [2]

۱۳۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اپنی مناجات میں پروردگار عالم سے عرض کیا:

یا ربّ لِمَ فَضَّلتَ أمّة محمّد صلى الله عليه وآله وسلم على سائر الأمم؟ فقال الله تعالى: فضّلتهم لعشر خصال. قال موسى: وما تلك الخصال الّتي يعملونها حتّى آمر بني إسرائيل يعملونها؟ قال الله تعالى: الصلاة والزكاة والصوم والحج والجهاد والجمعة والجماعة والقرآن والعلم والعاشوراء قال موسى: يا ربّ وما العاشوراء؟ قال: البكاء والتباكي على سبط محمّد صلى الله عليه وآله وسلم والمرثية والعزاء على

---

[1] ۔ کامل الزیارات: ۲۱۰ ح ۵، بحار الأنوار: ۴۴/ ۲۸۷ ح ۲۵ کے ذیل میں ۔

[2] ۔ المختار من کلمات الإمام المهدی علیہ السلام: ۲/ ۳۷۰ .

مصيبة ولد المصطفى، يا موسى ما من عبد من عبيدي في ذلك الزمان بكى أو تباكى وتعزّى على ولد المصطفى إلاّ وكانت له الجنّة ثابتاً فيها، وما من عبد أنفق من ماله في محبة ابن بنت نبيه طعاماً وغير ذلك درهماً أو ديناراً إلا وباركتُ له في دار الدنيا الدرهم بسبعين وكان معافا في الجنة وغفرت له ذنوبه، وعزتي وجلالي ما من رجل أو امرأة سال دمعُ عينيه في يوم عاشوراء وغيره قطرة واحدة إلا وكتب له أجر مائة شهيد.[1]

پروردگارا! تو نے امتِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام امتوں پر کیوں برتری دی؟

خداوند متعال نے فرمایا: دس خصوصیات کی وجہ سے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: وہ کون سی خصوصیات ہیں کہ جن پر وہ عمل کرتے ہیں، تاکہ میں بھی بنی اسرائیل کو ان پر عمل کرنے کا حکم دوں؟

---

[1] ۔ مجمع البحرین: ۱۸۶/۳.

خداوند تبارک و تعالیٰ نے فرمایا: نماز، زکات، روزہ، حج، جہاد، جمعہ، جماعت، قرآن، علم اور عاشورا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: پروردگارا! عاشورا کیا ہے؟

فرمایا: عاشورا یعنی سبط رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر گریہ کرنا اور تباکی کرنا اور پیغمبر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے فرزند پر عزاداری کرنا اور مرثیہ خوانی کرنا ہے۔

اے موسیٰ! میرے بندوں میں سے کوئی ایسا بندہ نہیں ہے کہ جو اس وقت روئے، یا رونے جیسی شکل بنائے اور فرزند پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تعزیہ داری کرے مگر یہ کہ جنت اس کا اجر و پاداش ہو۔ اور کوئی ایسا بندہ نہیں ہے کہ بنتِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹے کی محبت میں اپنے مال سے طعام یا غیر طعام (یعنی طعام کے علاوہ دوسرے امور پر خرچ کرے) پر خرچ کرے مگر یہ کہ دنیا میں اس کے ہر درہم کو ستر درہم کے برابر برکت دوں اور (آخرت میں) اسے جنت میں مورد عفو قرار

دوں اور اس کے گناہوں کو بخش دوں گا۔ اور مجھے میری عزت وجلالت کی قسم ! کوئی ایسا مرد یا عورت نہیں ہے کہ عاشورا کے دن جس کے آنسو جاری ہوں ، اگرچہ وہ ایک قطرہ ہی کیوں نہ ہوں ، مگر یہ کہ اس کے لئے سو شہیدوں کا اجر و ثواب لکھا جائے گا۔

۱۴۔ جب یہ آیۂ شریفہ «وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُونَ دِمَاءَكُمْ »[1] یہودیوں کے بارے میں نازل ہوئی کہ جنہوں نے خداوند کے عہد و پیمان کو نقض کیا، خدا کے رسولوں کی تکذیب کی اور اولیائے الٰہی کو قتل کیا، تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

کیا تمہیں ان لوگوں کے بارے میں بتاؤں کہ جو اس امت میں یہودیوں کے مشابہ ہیں ؟

عرض کیا : جی ہاں ! یارسول اللہ۔

آپ نے فرمایا : میری امت کا ایک گروہ یہ سوچتا ہے کہ وہ میرے دین کے پابند ہیں (اور وہ لوگ خود کو مسلمان سمجھتے ہیں) وہ میری بہترین ذریت اور میرے سب سے پاکیزہ فرزندوں کو قتل کریں گے ، میری شریعت و سنت

---

[1]۔ سورۂ بقرہ، آیت : ۸۴. (اور ہم نے تم سے عہد لیا ہے کہ آپس میں ایک دوسرے کا خون نہ بہانا)

کو تبدیل کریں گے ، میرے دو بیٹوں حسن و حسین علیہما السلام کو شہید کریں گے ۔ جس طرح ان یہودیوں کے گذشتگان نے حضرت زکریا و یحییٰ (علیہما السلام) کو قتل کیا۔ آگاہ ہو جاؤ! خدا ان پر اسی طرح لعنت کرتا ہے کہ جس طرح ان پر لعنت کی ۔ اور قیامت سے پہلے امام حسین مظلوم علیہ السلام کی اولاد میں سے ہادی و مہدی کو مبعوث کرے گا کہ جو ان کے باقی ماندہ افراد اور ان کے دوستوں کو تلوار سے واصل جہنم کرے گا۔

آگاہ ہو جاؤ ! خداوند امام حسین علیہ السلام ، آپ کے دوستوں اور ساتھیوں کے قاتلوں پر اور کسی علت و تقیہ کے بغیر ان پر لعنت کرنے سے ساکت رہنے والوں پر لعنت بھیجتا ہے۔

آگاہ ہو جاؤ ! خداوند امام حسین علیہ السلام پر رحمت اور شفقت سے گریہ کرنے والوں درود بھیجتا ہے اور خداوند آپ کے دشمنوں پر غیظ سے لعنت کرنے والوں پر درود بھیجتا ہے۔

آگاہ ہو جاؤ! امام حسین علیہ السلام کے قتل پر رضایت دینے والے بھی آپ کے قتل میں شریک ہیں اور جان لیں کہ امام حسین علیہ السلام کے قاتل، ان (قاتلوں) کی مدد کرنے والے، ان کی حمایت کرنے والے اور ان کی پیروی کرنے والے خدا کے دین سے خارج ہیں۔

خداوند تبارک و تعالیٰ نے اپنے مقرب ملائکہ کو حکم دیا کہ امام حسین علیہ السلام پر گریہ کرنے والوں کے آنسو اکٹھے کرکے خازنانِ بہشت کو سونپ دیں اور انہیں آب حیات کے ساتھ مخلوط کر دیں تاکہ ان کی مٹھاس اور ذائقہ ہزار گنا زیادہ ہو جائے۔

نیز ملائکہ امام حسین علیہ السلام کے قتل پر خوش ہونے والوں کا گریہ (چاہے وہ کسی بھی بات پر گریہ کریں) اکٹھا کرکے انہیں جہنم کے پست درجے میں لے جاتے ہیں اور حمیم کے ساتھ ملا دیتے ہیں تاکہ ان کی حرارت اور عذاب کی شدت میں ہزار گنا اضافہ ہو جائے اور اس کے ذریعے

یہاں منتقل ہونے والے آل محمد علیہم السلام کے دشمنوں کا عذاب شدید ہو جائے۔[1]

امام حسین علیہ السلام پر گریہ کرنے کے لئے اجر کثیر عطا کرنے کا سبب

روایات میں اجرت اور جزاء کبھی کسی عمل کی پاداش اور کسی دوسری چیز کے ذریعے اس کے جبران کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ جب اجرت یا جزاء کے یہ معنی ہوں تو عمل کا جبران اسی کی مثل یا اس سے چند گنا زیادہ ہوتا ہے۔ لہٰذا خداوند کریم اپنی کتاب کریم میں ارشاد

---

[1] ۔ ۳۔ بحارالانوار: ۴۴/۳۰۴ ح ۱۷۔

قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: لمّا نزلت «وأخذنا ميثاقكم لا تسفكون دمائكم» في اليهود أي الّذين نقضوا عهد اللّٰه، وكذّبوا رسل اللّٰه، وقتلوا أولياء اللّٰه: أفلا أُنبّئكم بمن يضاهيهم من يهود هذه الأمّة؟ قالوا: بلى يا رسول اللّٰه قال: قوم من أُمّتي ينتحلون أنّهم من أهل ملّتي، يقتلون أفاضل ذرّيّتي وأطائب أرومتي، ويبدّلون شريعتي وسنّتي، ويقتلون ولدي الحسن والحسين كما قتل أسلاف اليهود زكريّا ويحيى.

ألا وإنّ اللّٰه يلعنهم كما لعنهم، ويبعث على بقايا ذراريهم قبل يوم القيامة هادياً مهديّاً من ولد الحسين المظلوم، يحرقهم بسيوف أوليائه إلى نار جهنّم، ألا ولعن اللّٰه قتلة الحسين عليه السلام ومحبّيهم وناصريهم، والسّاكتين عن لعنهم من غير تقيّة يسكتهم.

ألا وصلّى اللّٰه على الباكين على الحسين رحمة وشفقة، واللاّعنين لأعدائهم والممتلئين عليهم غيظاً وحنقاً، ألا وإنّ الراضين بقتل الحسين شركاء قتلته، ألا وإنّ قتلته وأعوانهم وأشياعهم والمقتدين بهم براء من دين اللّٰه.

إنّ اللّٰه ليأمر ملائكته المقرّبين أن يتلقّوا دموعهم المصبوبة لقتل الحسين إلى الخزّان في الجنان، فيمزجوها بماء الحيوان، فتزيد عذوبتها وطيبها ألف ضعفها وإنّ الملائكة ليتلقّون دموع الفرحين الضاحكين لقتل الحسين يتلقّونها في الهاوية ويمزجونها بحميمها وصديدها وغسّاقها وغسلينها فيزيد في شدّة حرارتها وعظيم عذابها ألف ضعفها يشدّد بها على المنقولين إليها من أعداء آل محمّد عذابهم.

فرماتا ہے:

«مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا ۖ وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَىٰ إِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ» ۔[1]

جو شخص بھی نیکی کرے گا، اسے دس گنا اجر ملے گا اور جو برائی کرے گا، اسے صرف اتنی ہی سزا ملے گی اور کوئی ظلم نہ کیا جائے گا۔

پس اس آیۂ شریفہ میں گناہ کی جزاء اسی کی مانند اور نیکی کا اجر اس کے دس گنا زیادہ بیان ہوا ہے۔ یہ جزاء و پاداش کا پہلا معنی ہے۔

کبھی جزاء یا اجر کسی عمل کی پاداش کے معنی میں استعمال نہیں ہوتا بلکہ کسی عمل کے مقابلے میں عطا کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ اور جب اس معنی میں استعمال ہو تو پھر وہ اسی کی مانند یا اس سے دس گنا زیادہ نہیں بلکہ بے حساب اور بے شمار ہوتا ہے۔ کبھی خداوند تبارک و تعالیٰ بعض عاملین کو اسی معنی میں اجرت عطا کرتا ہے یعنی اس کی عطا میں نہ کوئی حد ہوتی ہے اور نہ کوئی حساب۔

جن اعمال کا اجر و پاداش بے حساب ہوتا ہے، ان میں سے ایک صبر ہے۔ جیسا کہ خداوند

---

[1] ۔ سورۂ انعام، آیت: ۱۶۰.

تبارک وتعالیٰ نے فرمایا ہے:

«إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُم بِغَيْرِ حِسَابٍ» ۔[1]

بس صبر کرنے والے ہی وہ ہیں جن کو بے حساب اجر دیا جاتا ہے۔

خداوند متعال نے اس آیت میں یہ واضح کیا ہے کہ صبر کرنے والوں کا اجر بے حساب ہے کیونکہ یہ اجر ان کے لئے خدا کی عطا ہے۔ نیز یہ واضح ہے کہ واقعۂ کربلا میں سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام کے صبر کی کوئی حد و حدود نہیں تھی۔ مرحوم شیخ جعفر شوشتری ''خصائص الحسینیہ'' میں لکھتے ہیں:

اور امام حسین علیہ السلام کے صبر کے بارے میں وارد ہوا ہے: ان کے صبر کو دیکھ کر آسمان کے فرشتے حیرت زدہ ہو گئے۔ امام حسین علیہ السلام کے حالات میں تھوڑا سا غور و فکر کریں اور وہ وقت تصور کریں کہ جب آپ (زینِ فرس سے) زمین پر گرے اور آپ کا بدن مطہر بے شمار تیروں سے زخمی حالت میں گرم ریت پر پڑا تھا، سر شگافتہ تھا، پیشانی زخمی تھی، سینۂ مطہر تیروں سے پس چکا تھا اور سہ شعبہ تیر سے سوراخ شدہ تھا، گلے میں تیر پیوست تھا، زیر زنخ تیر لگا، حلق مبارک پر تیر پیوست تھا، زبان مجروح ہو چکی تھی، جگر سوختہ، لب پیاس کی شدت کی وجہ سے خشک ہو چکے تھے، زمین کربلا پر شہدائے کربلا کے لاشوں کو دیکھ کر قلب

---

[1] ۔ سورۂ زمر، آیت: ۱۰ .

سوختہ تھا، دوسرے طرف اپنے اہل و عیال کی حالت دیکھ کر دل شکستہ تھا، زرعۃ بن شریک ملعون کی ضرب سے ہاتھ کٹ چکا تھا، پہلو میں نیزہ لگا ہوا تھا، سر اور ریش مبارک خون سے خضاب تھے، اہل و عیال کی صدائے استغاثہ اور دشمنوں کی شماتت کی آوازیں سن رہے تھے، اور جب اپنی آنکھیں کھولتے تھے تو مقتولین کو دیکھتے تھے ، لیکن ان تمام درد و مصائب کے باوجود آپ نے آہ بھی نہیں کہا، آپ کی آنکھوں سے ایک قطرہ اشک بھی نہیں بہا، صرف یہی کہہ رہے ہیں : صبراً علی قضائک لا معبود سواک یا غیاث المستغیثین۔ یعنی (اے میرے معبود) میں تیرے حکم پر صابر ہوں اور تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اے فریادیوں کی فریاد سننے والے اور زیارت میں یوں وارد ہوا ہے : ولقد عجبت من صبرک ملائکۃ السموات۔ یعنی آپ کے صبر پر آسمان کے فرشتوں کو تعجب ہوا اور وہ حیرت زدہ ہو گئے۔[1]

خداوند تبارک و تعالیٰ نے ہمارے آقا و مولا حضرت ابا عبد اللہ الحسین علیہ السلام کو جو اجر و پاداش عطا کیا، وہ ایسا اجر و پاداش ہے کہ جو آپ کے زائرین اور آپ کے عزاداروں کو عطا فرمائے گا اور وہ بے حساب و بے شمار ہے۔

پس روایات میں امام حسین علیہ السلام کے زائرین اور آپ پر گریہ کرنے والوں کے لئے جو اجر و پاداش ذکر ہوا ہے وہ عطائے الٰہی کے باب سے ہے اور خدا کی عطا ایسی عطا ہے جو کبھی منقطع نہیں ہو سکتی اور جو ہمیشہ ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے :

---

[1]۔ خصائص الحسینیۃ: ۳۹ .

« وَأَمَّا الَّذِينَ سُعِدُوا فَفِي الْجَنَّةِ خَالِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ إِلَّا مَا شَاءَ رَبُّكَ ۖ عَطَاءً غَيْرَ مَجْذُوذٍ »۔[1]

اور جو لوگ نیک بخت ہیں ، وہ جنت میں ہوں گے اور وہیں ہمیشہ رہیں گے ، جب تک کہ آسمان و زمین قائم ہیں مگر یہ کہ پروردگار اس کے خلاف جائے ، یہ خدا کی ایک عطا ہے جو ختم ہونے والی نہیں ہے۔

خداوند متعال ہم سب کو ہمارے آقا و مولا حضرت ابا عبد اللہ الحسین علیہ السلام کی زیارت سے شرفیاب فرمائے اور ہم سب کو منقطع نہ ہونے والی عطا مرحمت فرمائے۔

حضرت امام صادق علیہ السلام کی دعا میں امام حسین علیہ السلام کے زائرین کے لئے نالہ و فریاد

حضرت امام حسین علیہ السلام اپنے مصلّٰی پر نماز ادا کر رہے تھے اور جب نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے اس طرح دعا فرمائی :

[1] ۔ سورۂ ہود، آیت : ۱۰۸۔

...أَللَّهُمَّ إِنَّ أَعْدَاءَنَا عَابُوا عَلَيْهِمْ خُرُوجَهُمْ فَلَمْ يَنْهَهُمْ ذَلِكَ عَنِ النُّهُوضِ وَالشُّخُوصِ إِلَيْنَا خِلافاً عَلَيْهِمْ، فَارْحَمْ تِلْكَ الْوُجُوهَ الَّتِي غَيَّرَتْهَا الشَّمْسُ وَارْحَمْ تِلْكَ الْخُدُودَ الَّتِي تَقَلَّبَ عَلَى قَبْرِ أَبِي عَبْدِاللَّهِ عليه السلام، وَارْحَمْ تِلْكَ الأَعْيُنَ الَّتِي جَرَتْ دُمُوعُهَا رَحْمَةً لَنَا، وَارْحَمْ تِلْكَ الْقُلُوبَ الَّتِي جَزِعَتْ وَاحْتَرَقَتْ لَنَا، وَارْحَمْ تِلْكَ الصَّرْخَةَ الَّتِي كَانَتْ لَنَا. أَللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَوْدِعُكَ تِلْكَ الأَنْفُسَ وَتِلْكَ الأَبْدَانَ حَتَّى تُرَوِّيَهُمْ مِنَ الْحَوْضِ يَوْمَ الْعَطَشِ.

خدایا ! ہمارے دشمنوں نے ان کے خروج کو اپنی ملامت و سرزنش کا مورد قرار دیا لیکن وہ اس حرکت سے مانع نہ ہوئے اور ان کی مخالفت کی اور ہماری طرف سفر کیا۔ پس تو ان چہروں پر رحم فرما کہ جنہیں سورج کی تپش نے بدل دیا، ان رخساروں پر رحم فرما کہ جو ابا عبد اللہ الحسین علیہ السلام کی قبر مطہر پر رکھے اور اٹھائے جائیں گے ، ان آنکھوں پر رحم فرما جو ہماری محبت میں اشک بہاتی ہیں ، ان دلوں پر رحم فرما جنہوں نے جزع کیا اور جو ہمارے لئے جلے ، ہمارے لئے بلند ہونے والے ان آہ و نالہ اور

فریاد پر رحم فرما۔ خدایا ! میں ان ارواح اور ابدان کو تیرے نزدیک ودیعت قرار دیتا ہوں تا کہ روز عطش (قیامت) انہیں حوض کوثر سے سیراب فرما۔

امام صادق علیہ السلام ہمیشہ سجدے کی حالت میں یہی دعا کرتے تھے۔[۱]

جو زائرین اس دعا میں مذکور صفات کے حامل ہوں، وہ خدا کے نزدیک امام صادق علیہ السلام کا ودیعہ ہوں گے، یہاں تک کہ خدا انہیں حوض کوثر سے سیراب کرے گا۔ ہم اس دعا سے یہ استفادہ کرتے ہیں کہ رونا، فریاد کرنا اور آہ و فغاں کرنا زائرین کی طرف رحمت الٰہی کے نزول کے اسباب میں سے ہے۔

امام سجاد علیہ السلام کا اپنا چہرہ دیوار سے مارنا، آپ کے ناک کا ٹوٹنا اور سر کا زخمی ہونا

مرحوم محدث نوری اعلی اللہ مقامہ نے اپنی کتاب "دار السلام" میں اپنے بعض مجامع سے نقل کیا ہے کہ: حضرت علی بن الحسین علیہما السلام سے روایت ہے کہ ایک دن آپ کی خدمت میں پانی اور کھانا رکھا گیا تو آپ کو سرزمین کربلا پر اپنے والد گرامی امام حسین علیہ السلام کی بھوک اور پیاس یاد آئی۔ آپ کا دل بیٹھ گیا اور آپ نے شدت سے گریہ کیا، یہاں تک کہ گریہ کی شدت سے آپ کا لباس بھی تر ہو گیا اور پھر آپ نے حکم دیا کہ آپ کے سامنے سے کھانا

---

[۱] ۔ بحار الأنوار: ۸/۱۰۱ ح ۳۰ اور ص ۵۲ ح ۱ کے ذیل میں، مستدرک الوسائل: ۲۳۱/۱۰ .

اور پانی اٹھا لیا جائے۔ اسی دوران ایک نصرانی داخل ہوا اور سلام کرنے کے بعد عرض کیا: اے فرزند رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ اپنا ہاتھ آگے بڑھائیں۔ (یعنی میں آپ کے ہاتھ پر بیعت کرنا چاہتا ہوں) میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا کے رسول اور امیر المؤمنین حضرت علی علیہ السلام خدا کے ولی اور خلقِ خدا پر حجت خدا ہیں، اور اے میرے مولا! آپ بھی خدا کی خلق پر حجتِ الٰہی ہیں۔ اور حق آپ میں، آپ کے ساتھ اور آپ کی طرف ہے۔

امام سجاد علیہ السلام نے اس سے فرمایا: کس چیز نے تمہیں بدل دیا اور تم اپنے دین و مذہب اور اپنے آباء و اجداد کے نظریات و آئین سے خارج ہو گئے؟

اس نے عرض کیا: اے میرے آقا و مولا! یہ ایک خواب کی وجہ سے ہے کہ جو میں نے دیکھا تھا۔

امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا: اے نصرانی بھائی! تم نے خواب میں کیا دیکھا تھا؟

اس نے عرض کیا: اے میرے آقا! میں نے دیکھا کہ میں اپنے گھر سے اپنے بعض بھائیوں سے ملاقات کے لئے نکلا ہوں اور راستے میں میری فکر منتشر اور میرا ذہن پراکندہ ہو گیا کہ جس کی وجہ سے میں راہ سے بھٹک گیا، اور میں نے دیکھا کہ میرے سامنے سب راستے بند ہو گئے ہیں اور مجھے یہ بھی نہیں معلوم تھا کہ میں کہاں جا رہا ہوں۔ اسی حیرت و سرگردانی کے دوران مجھے پیچھے سے نالہ و فریاد اور تکبیر و تہلیل کی آواز سنائی دی کہ جو آسمان کی طرف

چلی گئی۔ میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو مجھے ایک لشکر دکھائی دیا، میں نے کچھ گھوڑ سواروں، کچھ لہراتے ہوئے پرچموں اور نیزوں پر بلند کچھ سروں کو دیکھا۔ ان کے پیچھے مجھے کچھ کمزور اور نحیف اونٹ دکھائی دیئے کہ جن پر عورتیں، بچے اور سامان رکھا ہوا تھا، ان عورتوں اور بچوں کے درمیان مجھے ایک جوان دکھائی دیا کہ انتہائی غمزدہ اور پریشان حال تھا، جو بے پالان اونٹ پر سوار تھا اور اس کے سر اور ہاتھوں کو لوہے کی زنجیروں کے ساتھ اس کی گردن سے باندھا ہوا تھا، اس کے پاؤں سے خون بہہ رہا تھا، چہرے پر آنسو رواں تھے۔ اے میرے مولا! گویا وہ آپ ہی تھے، وہ عورتیں اور بچے اپنے چہرے پر طمانچے مار رہے تھے اور بلند آواز سے نالہ وفریاد کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے: وامحمداہ، واعلیاہ، وافاطمتاہ، واحسنا، وا حسینا، وامقتولاہ، وامذبوحاہ، واغربتاہ، واضعیفاہ، واکرباہ ....

یہ منظر دیکھ کر میں بہت غمزدہ ہوا، میرا دل دکھنے لگا اور ان بیبیوں کو دیکھ کر میرے آنسو جاری ہو گئے۔ ان کے رونے کے ساتھ میں بھی رونے لگا، میں ان کے راستے پر چل رہا تھا۔ جب وہ اس راستے پر چل رہے تھے تو ان کے لئے صحرا کے درمیان میں ایک نورانی گنبد ظاہر ہوا کہ جو آفتاب کی طرح درخشاں تھا۔ اس قافلے کے آگے آگے تین بیبیاں تھیں کہ جنہوں نے وہ گنبد دیکھ کر خود کو اونٹوں کی پشت سے گرا دیا، وہ اپنے سروں پر خاک ڈال رہیں تھیں، منہ پر طمانچے مار رہیں تھیں اور کہہ رہی تھیں: واحسناہ، واحسیناہ، واغربتاہ، واضیعتاہ، واقلۃ ناصراہ۔

اسی دوران کوسہ داڑھی اور نیلی آنکھوں والے ایک شخص نے انہیں مارا اور انہیں سوار ہونے پر مجبور کیا۔اے میرے آقا و مولا! میں نے ان بیبیوں میں سے ایک بی بی کو دیکھا اور میرا یہ خیال ہے کہ وہ ان میں سب سے بڑی عمر کی تھیں، ان کے مقنعہ کے نیچے سے قطرہ قطرہ خون بہہ رہا تھا۔اور اے میرے مولا! ان سروں میں سے آگے ایک ایسا سر تھا؛جو بہت نورانی تھا کہ جس کے نور کی شعاعوں کے سامنے آفتاب و مہتاب کی شعاعیں بھی ماند پڑ جائیں۔ جب وہ اس نورانی گنبد کے قریب پہنچے تو اس مبارک سر کو اٹھانے والا شخص وہاں آکر رک گیا۔ اس پر غصہ کیا گیا اور اسے زد و کوب کیا گیا، اس سے وہ سر لے کر اس سے کہا گیا: اے پست انسان! تم یہ سر اٹھانے سے عاجز ہو۔اس نے کہا: مجھے کوئی ایسا دکھائی نہیں دے رہا کہ جو یہ راستہ طے کرنے میں میری مدد کرے۔پس اسے مارا گیا اور اس سے وہ سر مبارک لے کر کسی اور کو دیا گیا، لیکن وہ بھی وہاں رک گیا، یہاں تک کہ تیس افراد تبدیل کئے گئے اور سب یہی کہہ رہے تھے: ہمیں کوئی ایسا دکھائی نہیں دے رہا کہ جو یہ راستہ طے کرنے میں ہماری مدد کرے۔ان کے سردار کو اس بات کی خبر دی گئی، وہ اپنے گھوڑے سے اترا تو باقی سب بھی اپنی سواریوں سے اتر آئے۔اس کے لئے تیس ذراع کے برابر ایک خیمہ نصب کیا گیا۔ان کا سردار خیمے کے درمیان میں بیٹھ گیا اور باقی سب اس کے اطراف میں بیٹھ گئے اور پھر ان بیبیوں اور بچوں کا لایا گیا اور انہیں اس زمین پر بٹھا دیا کہ جس پر کوئی فرش نہیں تھا، ان پر سورج چمک رہا تھا اور (گرم) ہوا سے چہرے جل رہے تھے، ان بیبیوں اور بچوں کے دل جلانے کے

لئے جان بوجھ کر وہ نیزے ان کے سامنے لا کر رکھ دیئے گئے کہ جن پر سروں کو رکھا گیا تھا۔

نصرانی نے کہا: اے میرے مولا! یہ منظر دیکھ کر میں شدت سے بے تاب ہوا گیا اور میں اپنے چہرے پر طمانچے مارنے لگا، میں نے اپنا گریبان چاک کیا اور غمزدہ دل کے ساتھ ایک گوشہ میں جا کر بیٹھ گیا۔ اس دوران ایک نیزہ کہ جس پر وہ سر اقدس تھا، اس گنبد کی طرف مائل ہوا اور اس نے فصیح و بلیغ زبان میں کلام کرتے ہوئے فرمایا: اے بابا! اے امیر المؤمنین! ہماری مصیبت اور ہم پر ہونے والے ظلم و ستم، قتل اور زخم آپ کے لئے دشوار ہیں۔ خدا کی قسم! انہوں نے مجھے تشنہ لب، غریب اور تنہا قتل کیا، گوسفند کی طرح مجھے ذبح کیا، میرے اہل و عیال کو اسیر کیا، انہوں نے میرے حال پر رحم نہ کیا۔ اور میں نے اس سر مبارک سے سنا کہ وہ خدا کی وحدانیت کا اقرار کر رہا ہے، قرآن کی تلاوت کر رہا ہے۔ یہ منظر دیکھ کر میرے غم و حزن میں مزید اضافہ ہو گیا۔

میں نے خود سے کہا: جس کا یہ مبارک سر ہے، وہ خدا کے نزدیک بلند مقام و مرتبہ اور عظیم شان کا مالک ہے۔ میرے دل میں اس کی محبت و عقیدت پیدا ہو گئی۔ جب میں اس حالت میں سوچ رہا تھا اور خود کو کفر و اسلام کے درمیان مخیّر دیکھ رہا تھا تو اچانک ان بیبیوں کے رونے اور نالہ و فریاد کی آواز بلند ہوئی، وہ بیبیاں کھڑی ہو کر اس گنبد کو دیکھ رہیں تھیں، میں بھی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہو گیا، میں نے دیکھا کہ اس نورانی گنبد سے سے کچھ بیبیاں باہر نکل رہی ہیں کہ جن میں سب سے آگے ایک بزرگوار بی بی تھی کہ جس کے ہاتھ میں ایک خون

آلود پیراہن تھا، وہ بی بی اپنے چہرے پر طمانچے مار رہی تھی، وہ انبیاء اور اپنے بابا حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امیر المؤمنین علیہ السلام کو دردناک دل سے پکار رہی تھی ، فریاد کر رہی تھی، بلند آواز سے گریہ و نالہ کر رہی تھی اور فرمارہی تھی: واولداہ، واثمرۃ فؤاداہ، واحبیب قلباہ، واذبیحاہ، واقتیلاہ، واغریباہ، واعباساہ، واعطشاہ۔

اور جب وہ باعظمت بی بی ان مبارک سروں اور غمزدہ بچوں کے قریب گئیں تو کچھ ساعتوں تک زمین پر بیہوش پڑی رہیں اور جب وہ ہوش میں آئیں تو انہوں نے اپنی آنکھ سے اس سرِ مبارک کی طرف اشارہ کیا تو خدا کی قدرت سے اس مبارک سر میں موجود نیزہ خم ہو گیا اور وہ سر اس بی بی کی آغوش میں آگیا۔۔ پس اس بی بی نے اس سر کو اٹھا کر چوما اور فرمایا: اے میرے بیٹے! انہوں نے تمہیں اس طرح سے قتل کیا کہ جیسے تمہیں نہ پہچانتے ہوں اور گویا تمہارے جد اور تہارے والد کو نہ پہچانتے ہوں۔ وای ہو ان پر! انہوں نے تم پر پانی بھی بند کر دیا، تمہیں منہ کے بل زمین پر گرایا، اور تمہارا سر تن سے جدا کر دیا۔ اے میرے بیٹے حسین! کس نے تمہارے سر کو تن سے جدا کیا؟ کس نے تمہارے پاکیزہ سینہ کو توڑا اور اسے پیس ڈالا؟ کس نے تمہاری قوتوں کو ختم کیا اور اور اسے ویران کر دیا؟ اے ابا عبد اللہ! کس نے تمہارے اہل و عیال کو اسیر کیا؟ کس نے تمہارے مال کو لوٹا؟ کس نے تمہارا اور تمہارے بچوں کا سر کاٹا؟ کس چیز نے انہیں خدا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حرمت کو اس طرح پامال کرنے کی جرأت دی؟

راوی کا بیان ہے کہ : جب حضرت علی بن الحسین علیہما السلام نے اس بی بی کی آغوش میں اس مبارک سر کے گرنے کے بارے میں سنا تو آپ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے اور اپنے چہرے کو زور سے گھر کی دیوار کے ساتھ مارا کہ جس سے آپ کی ناک ٹوٹ گئی اور آپ کا سر اقدس زخمی ہو گیا، اس کا خون آپ کے سینے پر جاری ہو گیا اور آپ غم واندوہ اور گریہ کی شدت سے بیہوش ہو کر زمین پر گر گئے۔

جب آپ کی حالت بہتر ہوئی تو آپ نے اس طرح جانسوز انداز سے گریہ اور نالہ وفریاد کیا کہ اہل مدینہ بھی آپ کی آواز سن رہے تھے۔ مدینہ اور مدینہ کے رہنے والوں پر اس طرح سے لرزہ طاری تھا کہ جیسے کوئی کشتی موجوں میں پھنس جائے۔ امام زین العابدین کے اہل بیت، بیبیاں اور بیٹیاں گریہ و نالہ کی آواز سن کر گھر سے باہر آئیں اور امام زین العابدین علیہ السلام کے پاس آگئیں اور امام علیہ السلام کے ساتھ مل کر گریہ و عزاداری کرنے لگیں۔ وہ بھی بلند آواز سے گریہ کر رہیں تھیں اور امام زین العابدین علیہ السلام کے رونے پر رو رہیں تھیں اور نالہ و شیون کر رہی تھیں۔

نصرانی کہتا ہے: ان بیبیوں کا یہ خیال تھا کہ میں اس گریہ اور تجدید عزا کا سبب ہوں۔ لہٰذا ان بیبیوں میں سے ایک بی بی آئی اور فرمایا: اے بندۂ خدا! تم نے اس بندۂ صالح کے دل میں مخفی غم اور تازہ کر دیا ہے اور اس کے سینہ میں درد دل کی گرہیں کھول دی ہیں، وہ بی بی مجھے گھر سے باہر نکالنا چاہتی تھی لیکن امام زین العابدین علیہ السلام نے انہیں ایسا نہ کرنے دیا۔

جب امام علی بن الحسین علیہما السلام گریہ و عزاداری اور نالہ و شیون کر رہے تھے تو ایک بچہ وارد ہوا اور امام علیہ السلام کے ساتھ بیٹھ گیا اور عرض کیا: بابا جان! یہ گریہ و نالہ کس کے لئے ہے اور یہ عزاداری کس کے لئے ہے؟ امام سجاد علیہ السلام نے فرمایا: یہ نصرانی بتا رہا ہے کہ اس نے خواب میں تمہارے جد حضرت امام حسین علیہ السلام اور آپ کی اولاد کے سروں اور آپ کے اہل بیت علیہم السلام کو دیکھا ہے کہ کس طرح عورتوں اور بچوں کو ان سروں کے ساتھ ایک شہر سے دوسرے شہر، ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جایا گیا۔ یہ سن کر وہ بچہ بھی رونے لگا اور اپنے منہ پر طمانچے مارنے لگا اور بلند آواز سے فریاد کرنے لگا: یا جدّاہ، وا حسیناہ، وا غریباہ، وامظلوماہ، یا لیتني قد قتلت بین یدیك یا جدّاہ! یا لیتني قد جرعت كأس الردی دونك؟ یا جدّاہ یا لیتني كنت لك الفدا و روحي لروحك الوقا! اے میرے جد! کاش میں آپ کے سامنے قتل ہو جاتا۔ اے کاش! میں آپ کے سامنے شہادت کا جام پیتا اور آپ یہ جام نوش نہ فرماتے۔ اے کاش! میں آپ پر فدا ہو جاتا اور میری روح آپ کی روح کی محافظ ہوتی۔

اس دوران ایک بی بی ان کے پاس آئی اور انہیں اپنے سینے سے لگا لیا، وہ ان کے بابا کے ساتھ بیٹھ کر شفقت و محبت اور دلسوزی سے ان کے چہرے سے آنسو پونچھ رہی تھی اور انہیں تسلی دے رہی تھی اور تعزیت و تسلیت پیش کر رہی تھی، لیکن انہیں سکون نہیں مل رہا تھا۔

اور میں نے ایک جلیل القدر بزرگ شخص کو بھی دیکھا کہ جو گھر کے باہر دروازے پر بیٹھا

ہوا تھا، وہ اپنے چہرے پر طمانچے مار رہا تھا اور بلند آواز سے گریہ و فریاد کرتے ہوئے کہہ رہا تھا: واقوماہ، واأھلاہ، واحسناہ، واحسیناہ، واجعفراہ، واعقیلاہ، واحمزتاہ۔ وہ کبھی بیٹھتا تھا تو کبھی کھڑا ہو جاتا تھا اور گریہ و نالہ کر رہا تھا۔

نصرانی کہتا ہے: جب میں نے علی بن الحسین علیہما السلام کو دیکھا کہ ان کی حالت بگڑ گئی ہے تو میں نے اپنا خواب بیان کرنے سے گریز کیا امام زین العابدین علیہ السلام نے میری طرف دیکھ کر فرمایا: تم جاری رکھو اور اپنا بقیہ خواب بیان کرو۔ خدا تم پر رحم کرے۔

میں نے عرض کیا: اے میرے آقا! اس باعظمت بی بی نے وہ سر اپنی آغوش میں رکھا، وہ کبھی اس کی خوشبو کو سونگھتی تھی اور کبھی اسے چومتی تھی۔ دوسری بیبیاں انہیں اس مصیبت پر تسلیت دے رہی تھیں۔ اسی دوران بیابان سے ایک شخص آیا کہ جس کے بدن پر سر نہیں تھا، اس کے کٹے ہوئے گلے سے خون جاری تھا۔ جب وہ شخص اس بی بی کے قریب گیا تو سب کھڑے ہو گئے اور سب نے اپنے چہرے پر طمانچے مارے، اپنا گریبان چاک کیا۔ اس بی بی نے وہ سر اپنے ہاتھوں میں لیا آسمان کی طرف بلند کیا۔ ہاتف غیبی (کہ جس کی کی آواز کو ہم سب سن رہے تھے لیکن کوئی بھی شخص اسے دیکھ نہیں پا رہا تھا) کی ندا آئی:

یا فاطم الزھراء جئناک بالرأس   کالبدر یزھو بجنح اللّیل للنّاس

مضمخ شیبہ بالدم منحرہ   من فعل قوم ملاعین و أرجاس

قد قدہ الشمر بالعضب السنین علی   حقد بقلب مشوم جاسر قاس

یقول: یا أم قدي للجیوب تری　　　　یزید هـم هدمت یمناه أضراس

اے فاطمہ زہرا (علیہا السلام) ہم یہ سر تمہارے لئے لے کر آئے ہیں۔ ایسا سر جو لوگوں کے لئے رات میں چودہویں کے چاند کی طرح درخشاں ہے۔

ان کی ریش مبارک ان کے گلے کے خون سے رنگین ہے اور یہ ملعون اور ناپاک گروہ کے عمل کا نتیجہ ہے۔

شمر نے کینہ، شوم دل، جسارت وقساوت کی وجہ سے اسے تیز اور تند تلوار سے کاٹ دیا۔

وہ کہتے ہیں: اے ماں! گریبان چاک کرو، آپ دیکھ رہی ہیں کہ یزید کے ہاتھوں نے میرے دانتوں توڑ دیا ہے۔

پھر اس سر کو اس سر بریدہ بدن پر رکھا گیا اور خداوند تبارک و تعالیٰ کی قدرت سے انہیں ایک دوسرے سے ملایا گیا تو وہ اپنے پیروں پر کھڑے ہو گئے اور وہ دونوں ایک دوسرے سے گلے ملے اور پھر زمین پر گر کر بیہوش ہو گئے۔ اور جب ان کی حالت بہتر ہوئی تو وہ بی بی ان کے گلے اور بدن سے خون صاف کرتے ہوئے کہہ رہی تھیں:

یا رأس یا رأس قد جددت أحزاني　　　　لما جری لك یا روحي وجثماني

أیا قتیلا بلا ذنب ولا سبب　　　　ویا غریبا بعید الدار مهتاني

والجن والإنس قد ناحت لمصرعکم　　　　مصابکم أحرق الاحشاء نیراني

اے سر! اے سر! تو نے میرے غم کو تازہ کر دیا، تم پر (ہونے والے مظالم اور) ہونے

والی مصیبتوں کی وجہ سے ،اے میری روح ورواں !

اے بے جرم وخطا اور بے سبب قتل ہونے والے ! اور اے اپنے دیار اور کاشانہ سے دور ہونے والے غریب !

تیری مصیبت پر جن وانس نوحہ کناں ہیں اور تیرے مصائب انسان کے جگر کو کباب بنا دیتے ہیں۔

پھر اس بی بی نے فرمایا: اے میرے بیٹے ! تم پر میرا سلام ہو،اے میرے نورِ نظر اور اے میرے محبوب دل ! تم پر میرا سلام ہو۔ وہ بی بی ان کے گلے کے خون کو اپنے چہرے اور اپنے بالوں پر مل رہی تھی اور فرما رہی تھی : کل قیامت کے دن میں اسی حالت میں اپنے پروردگار سے ملاقات کروں گی ۔ اے میرے بیٹے ! اے میرے حسین ! میں تیرے خون سے خون آلود ہوں۔

نصرانی کہتا ہے : میں اس بی بی کے قریب گیا اور ایک سیاہ کنیز کی طرف اشارہ کیا۔ وہ کنیز میری طرف آئی، میں نے اس سے کہا : تمہیں خدا کا واسطہ ! مجھے ان واقعات اور ان مصائب کے بارے میں بتاؤ۔ انہوں نے میرا دل پانی پانی اور کلیجہ جلا دیا ہے ۔ اس کنیز نے مجھ سے کہا: وای ہو تم پر ! کیا تم سو رہے ہو یا بیدار ہو ؟ پوری کائنات کو ان حوادث و واقعات کی خبر ہے، آسمان سے لے کر مچھلیوں تک سب اس سے واقف ہیں، اس سے پہاڑوں پر لرزہ طاری ہو گیا، جگر کباب ہو گئے۔ اس مصیبت پر جن وانس ، حور و غلمان ،آسمان اور جنت و دوزخ کے

فرشتوں، شاخوں پر بیٹھے پرندوں، دریاؤں کی مچھلیوں، پتھروں اور پھلوں نے گریہ کیا۔

میں نے اس سے کہا: میں ایک ذمی اور نصرانی مذہب کا پیروکار ہوں اور میں انہیں نہیں جانتا ہوں۔ تم مجھے بتاؤ کہ یہ گھوڑے اور یہ لشکر کس کا ہے؟ تمہیں مجھے نیزوں پر سوار سروں اور اونٹوں پر مصیبت سے سوار ہونے والے ان بچوں اور ان عورتوں کے بارے میں بتاؤ، مجھے اس کٹے ہوئے سر کے بارے میں بتاؤ کہ جو بدن کے بغیر کلام کر رہا تھا، مجھے بے سر چلنے والے بدن کے بارے میں بتاؤ اور مجھے بزرگ بی بی کے بارے میں بتاؤ کہ جس نے وہ سر (اس بدن) پر رکھا تھا۔

کنیز نے کہا: یہ گھوڑے اور یہ لشکر عبد اللہ بن زیاد کا ہے کہ جس پر اہل آسمان و زمین لعنت کرتے ہیں۔ نیزوں پر یہ سر امام حسین علیہ السلام کی اولاد، بھائیوں اور آپ کے چچا کے بیٹوں کے سر ہیں اور یہ عورتیں اور بچے امام حسین علیہ السلام سے وابستہ ہیں، بدن کے بغیر کلام کرنے والا سر امام حسین بن علی بن ابی طالب علیہم السلام کا سر مبارک تھا، سر کے بغیر چلنے والا بدن امام حسین علیہ السلام کا بدن مطہر تھا، غم واندوہ میں غرق یہ بی بی امام حسین علیہ السلام کی ماں اور اشرف الأنبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام ہیں۔

میں نے اس سے کہا: میں تمہیں خدا کی قسم دیتا ہوں کہ میری طرف سے ان سے معذرت طلب کرو اور ان سے اجازت طلب کرو کہ میں اس ربّانی شخص کے پاس جا کر ان کے دست مبارک پر اسلام قبول کروں اور ان کے نور انور سے ہدایت پاؤں۔ اس سے اجازت

لی، میں وہاں گیا اور ان کے قدموں میں گر کر ان کے دست مبارک پر اسلام قبول کیا اور ان کے نور انور سے ہدایت یافتہ ہوا۔ اب میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں تا کہ آپ کے دست مبارک پر اپنے اسلام کی تجدید کروں، آپ اور آپ کے آباء و اجداد کی ولایت سے متمسک ہو جاؤں، آپ کے دوستوں کو دوست رکھوں اور آپ کے دشمنوں سے دشمنی رکھوں، آپ کی خوشی میں خوش ہوں اور آپ کے غم میں غمگین ہوں اور آپ پر سلام اور خدا کی رحمت وبرکات ہوں۔[1]

امام حسین علیہ السلام پر گریہ کرنے کی وجہ سے جناب ام البنین علیہا السلام کا نابینا ہو جانا

حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آج تک انبیاء واولیاء نے ہمارے مولا حضرت ابا عبد اللہ الحسین علیہ السلام پر گریہ کیا اور آج سے صبح قیامت تک تمام اہل ایمان خواتین و حضرات گریہ کرتے رہیں گے۔ ہم یہاں دو مورد بیان کرتے ہیں:

۱۔ ہمارے مولا صاحب العصر و الزمان عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف صبح و شام اپنے جد بزرگوار امام حسین علیہ السلام پر گریہ کرتے ہیں اور فرماتے ہیں:

---

[1] ۔دار السلام في ما يتعلق بالرؤيا والمنام: ۱۷۵/۲۔

... فلأندبنّك صباحاً ومساءً، ولأبكيّن لك بدل الدموع دماً...[1]

میں ہر صبح و شام تم پر آہ و نالہ کرتا ہوں اور آنسوؤں کی جگہ خون روتا ہوں۔

۲۔ سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام پر کثرت سے گریہ کرنے والی مؤمنات میں سے ایک حضرت امام البنین علیہا السلام ہیں، حالانکہ آپ کے بیٹے بھی کربلا کے شہداء میں سے ہیں کہ جن میں سے ایک قمر بنی ہاشم حضرت ابو الفضل العباس علیہ السلام ہیں، لیکن آپ نے اپنے وقت کے امام حضرت امام حسین علیہ السلام سے شدت محبت اور اوج معرفت کی وجہ سے اس قدر گریہ کیا کہ آپ کی آنکھوں کی بینائی چلی گئی۔

کتاب "امالی خمیسہ" میں حضرت امام صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی گئی ہے کہ آپ نے فرمایا:

...وكانت أمّ جعفر الكلابيّة تندب الحسين) عليه السلام (وتبكيه وقد كفّ بصرها، فكان مروان وهو وال المدينة يجيء متنكرا باللّيل حتى يقف فيسمع بكاءها وندبها.[2]

---

[1] ۔ بحار الانوار: ۱۰۱/۲۳۸ اور ۳۲۰.

[2] ۔ الأمالي الخميسية، شجری جرجانی: ۱/۲۳۰.

جناب جعفر کی والدہ (جو قبیلۂ کلابیہ سے ہیں) نے امام حسین علیہ السلام پر اس قدر گریہ اور نالہ کیا کہ آپ کی آنکھیں نابینا ہو گئیں۔ مدینہ کا والی مروان رات کو مخفیانہ طور پر آکر وہاں متوقف ہوا کرتا تھا اور آپ کے گریہ وندبہ کی آواز سنتا تھا۔

یہ واقعہ جناب ام البنین علیہا السلام کے نزدیک امام حسین علیہ السلام کے مقام و مرتبہ کی معرفت کی شدت پر دلالت کرتا ہے، کیونکہ آپ جانتی تھیں کہ امام حسین علیہ السلام کی شہادت کی عظمت دو امور کی وجہ سے ہے۔ اولاً آپ کی مصیبت کی شدت کی وجہ سے اور ثانیاً آئندہ عالَم بلکہ تمام عوالم میں آپ کی شہادت کے آثار کی وجہ سے۔ اس بناء پر آپ نے سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام پر اس قدر گریہ کیا کہ آپ کی آنکھیں نابینا ہو گئیں۔

تمام زائرین اور عزاداروں پر یہ جاننا لازم ہے کہ سید الشہداء امام حسین علیہ السلام کے مصائب پر گریہ صرف آپ کی مصیبت کی شدت کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ اس کے علاوہ بھی اس آئندہ عالم بلکہ عوالم پر ہونے والے فراوان آثار ہیں کہ جو کائنات میں ظلم و ستم اور خیانت کے تسلسل کا باعث بنا ہے۔ اس لئے جب امام حسین علیہ السلام کے مصائب پر گریہ کرنے والا اس امر کی طرف توجہ کرے تو وہ یہ بات درک کرے گا کہ حضرت بقیۃ اللہ الأعظم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ظہور کے بغیر اس ظلم و ستم کا خاتمہ نہیں ہو گا، لہٰذا وہ امام عصر ارواحنا فداہ کے ظہور میں تعجیل کی دعا کرتا ہے۔ یہ بہت ہی اہم نکتہ ہے اسی لئے سینکڑوں زیارات

اور دعاؤں امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ظہور کے لئے دعا وارد ہوئی ہے۔ ان دعاؤں کے بارے میں تفصیل طور پر جاننے کے لئے کتاب "صحیفۂ مہدیہ" کی طرف رجوع فرمائیں کیونکہ یہ ایک ایسی نایاب اور گرانقدر کتاب ہے کہ جس میں حضرت صاحب العصر و الزمان عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ظہور میں تعجیل کے لئے وارد ہونے والی تمام دعائیں موجود ہیں۔

سید الشہداء امام حسین علیہ السلام پر آسمان و زمین کا گریہ

زرارہ کہتے ہیں کہ حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

اے زرارہ! امام حسین علیہ السلام کے قتل پر آسمان چالیس دن خون کے آنسو روتا رہا اور زمین چالیس دن تک سیاہی روتی تھی، سورج چالیس دن تک گرہن اور سرخی سے روتا رہا، پہاڑ پراکندہ ہو کر بکھر گئے، سمندر پھٹ گئے اور فرشتے چالیس دن تک امام حسین علیہ السلام پر روتے رہے اور ہم (اہل بیت علیہم السلام) میں سے کسی خاتون نے مہندی، تیل اور سرمہ نہیں لگایا اور نہ ہی کنگھی کی، یہاں تک کہ ہمارے پاس عبید اللہ بن زیاد کا سر آیا تو ہم اس کے بعد بھی گریہ کرتے رہے اور میرے جد جب بھی امام حسین علیہ السلام کو یاد کرتے تو گریہ کرتے، یہاں تک کہ ان کی ریش مبارک آنسوؤں سے بھر جاتی اور جو کوئی بھی انہیں دیکھتا تھا وہ ان کے گریہ کو دیکھ کر رونے لگتا تھا اور بیشک امام حسین علیہ السلام کی قبر اطہر پر فرشتے روتے ہیں تو ان کے رونے سے آسمان اور ہوا میں موجود تمام موجودات اور ملائکہ بھی گریہ

کرتے ہیں۔

جب امام حسین علیہ السلام کی روح پرواز کر گئی تو جہنم نے ایسی سانس لی کہ جس کی وجہ سے نزدیک تھا کہ زمین اس کی فریاد اور آہ و نالہ سے دو حصوں میں تقسیم ہو جائے۔ اور جب عبید اللہ بن زیاد اور یزید بن معاویہ (لعنۃ اللہ علیہم اجمعین) کی ناپاک روح خارج ہوئی تو جہنم غضب سے ایسا نعرہ لگایا کہ اگر خدائے عزوجل اپنے خازنوں کے ذریعے اسے نہ روکتا تو وہ اپنی حرارت سے زمین کی سب چیزوں کو جلا دیتی اور اگر اسے اجازت دے دی جاتی تو وہ روئے زمین پر کسی چیز کو باقی نہ چھوڑتی اور سب کو نگل لیتی مگر وہ مأمور اور جکڑی ہوئی تھی، لیکن اس کے باوجود اس نے کئی مرتبہ اس کے خازنوں سے سرکشی کی حتی جبرئیل آئے اور انہوں نے اسے اپنے پر مارے تو وہ ٹھہر گئی۔ وہ ہمیشہ روتی ہے، ندبہ کرتی ہے اور امام حسین علیہ السلام کے قاتلوں پر شعلے برساتی ہے۔ اگر زمین پر خدا کی حجتوں میں سے کوئی حجت نہ ہوتی تو زمین ٹوٹ کر بکھر جاتی اور جو کچھ بھی اس پر ہے، وہ اسے نگل لیتی اور قیامت کے قریب زلزلے بھی زیادہ ہو جاتے ہیں۔

خدا کے نزدیک امام حسین علیہ السلام پر آنسو بہانے والی آنکھ سے زیادہ کوئی چیز بھی محبوب نہیں ہے، اور جب کوئی امام حسین علیہ السلام پر گریہ کرتا ہے تو وہ اپنے گریہ سے حضرت فاطمہ علیہا السلام کی نصرت کرتا ہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہمدردی کرتا ہے اور ہم اہل بیت علیہم السلام کا حق ادا کرتا ہے۔ اور بندوں میں سے کوئی محشور نہیں ہوگا

مگر یہ کہ اس کی آنکھیں گریہ کر رہی ہوں اور وہ میرے جد حسین علیہ السلام پر گریہ کناں ہو اور وہ روشن آنکھوں کے ساتھ محشور ہو گا، جب کہ اس کے چہرے سے سرور و شادمانی عیاں ہو گی۔ ہر مخلوق خوف وہراس میں مبتلا ہو گی لیکن وہ (امام حسین علیہ السلام پر گریہ کرنے والے) امان میں ہوں گے ، مخلوق کو حساب کے لئے پیش کیا جائے گا، جب کہ وہ عرش کے نیچے اس کے سائے میں امام حسین علیہ السلام کے ساتھ محو گفتگو ہوں گے اور انہیں حساب کی سختیوں کا کوئی خوف نہیں ہو گا اور ان سے کہا جائے گا : جنت میں چلے جاؤ لیکن وہ جنت میں جانے سے گریز کریں گے اور امام حسین علیہ السلام کی مجلس اور آپ کے ساتھ گفتگو کو اختیار کریں گے (اور آپ سے گفتگو کرنا زیادہ پسند کریں گے) ۔ جنت کی حوروں کو ان کی طرف بھیجا جائے گا اور وہ پیغام دیں گی کہ ہم اور ولدان آپ کے مشتاق ہیں لیکن وہ ان کی طرف سر اٹھا کر بھی نہیں دیکھیں گے کیونکہ وہ مجلس حسین علیہ السلام میں سرور و کرامت کا مشاہدہ کر رہے ہوں گے ۔ اسی دوران ان کے دشمنوں کو ان کے سر کے سامنے کے بالوں سے پکڑ کر گھسیٹتے ہوئے آتش جہنم میں ڈالا جائے گا اور کچھ دوسرے لوگ افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہیں گے : ”فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِینَ۔وَلاَ صَدِیقٍ حَمِیمٍ “[1] ۔ اب ہمارے لئے کوئی شفاعت کرنے والا بھی نہیں ہے، اور نہ کوئی دل پسند دوست ہے۔

یہ دشمن ان (امام حسین علیہ السلام کے غم میں رونے والوں) کے مقام و مرتبہ کو دیکھیں

---

[1] ۔ سورۂ شعراء، آیات : ۱۰۰ اور ۱۰۱۔

گے لیکن ان کے قریب نہیں جا سکیں گے اور ان تک نہیں پہنچ پائیں گے۔ فرشتے ان کی ازواج اور ان کے خادموں کی طرف سے پیغام لے کر آئیں گے کہ خدا نے تمہیں کیسی کرامت اور مقام و مرتبہ عطا کیا ہے، وہ کہیں گے کہ ہم جلد ہی تمہارے پاس آرہے ہیں۔ وہ اپنی ازواج کے پاس آئیں گے اور وہ انہیں اپنی باتیں بتائیں گے اور جب انہیں اس بات کی خبر ہو گی کہ وہ امام حسین علیہ السلام کے جوار میں سرور و کرامت میں غرق ہیں تو وہ کہیں گے: "الحمد للّٰہ الّذي كفانا الفزع الاكبر وأهوال القيامة، ونجانا مما كنا نخاف" تمام تعریف و ثناء اس خدا کے لئے ہے کہ جس نے قیامت کے عظیم خوف وہراس اور اس کی وحشت سے ہماری کفایت کی اور ہمیں ان چیزوں سے نجات دی کہ جن سے ہم خوفزدہ تھے۔ پھر ان کے لئے سواریاں اور زین سے سجے ہوئے گھوڑے لائے جائیں گے، وہ ان پر سوار ہو کر خدا کی حمد و ثناء بجالائیں گے اور محمد وآل محمد علیہم السلام پر درود پڑھ کر روانہ ہوں گے اور اپنے منازل میں آ جائیں گے۔[1]

---

[1]۔ کامل الزیارات: ۱۶۷ح ۸، بحار الانوار: ۴۵/ ۲۰۸ - ۲۰۷ح ۱۳ کے ذیل میں، المستدرک: ۱۰/ ۳۱۳.

قال زرارة: قال أبو عبد اللّٰه عليه السلام: يا زرارة ان السماء بكت على الحسين أربعين صباحاً بالدم، وان الأرض بكت أربعين صباحاً بالسواد، وان الشمس بكت أربعين صباحاً بالكسوف والحمرة، وان الجبال تقطعت وانتشرت وان البحار تفجرت وان الملائكة بكت أربعين صباحاً على الحسين عليه السلام، وما اختضبت منا امرأة ولا ادّهنت ولا اكتحلت ولا رجّلت حتّى أتانا رأس عبيد اللّٰه بن زياد، وما زلنا في عبرة بعده، وكان جدي إذا ذكره بكي حتّى تملأ عيناه لحيته، وحتّى يبكي لبكائه رحمة له من رآه. وان الملائكة الّذين عند قبره ليبكون، فيبكي لبكائهم كل من في الهواء والسماء من الملائكة، ولقد خرجت نفسه عليه السلام فزفرت جهنّم زفرة كادت الأرض تنشق لزفرتها، ولقد خرجت نفس عبيد اللّٰه بن زياد ويزيد

دنیامیں زاہدین

دنیامیں کچھ نیک اور متقی حضرات دنیامیں زہد اختیار کرتے ہیں اور دینی امور کی طرف مجذوب نہیں ہوتے، اگرچہ وہ مال واولاد کثیر کے مالک ہوں۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ یہ دونوں یعنی مال واولاد ان کے امتحان کا ذریعہ ہیں۔ جیسا کہ خداوند تبارک وتعالیٰ نے فرمایا

بن معاوية فشهقت جهنم شهقة لولا انّ الله حبسها بخزّانها لاحرقت من على ظهر الارض من فورها، ولو يؤذن لها ما بقي شيء الا ابتلعته، ولكنها مأمورة مصفودة، ولقد عتت على الخزان غير مرّة حتّى أتاها جبرئيل فضربها بجناحه فسكنت، وانّها لتبكيه وتندبه وانها لتتلظى على قاتله، ولولا من على الأرض من حجج الله لنقضت الأرض واكفئت بما عليها، وما تكثر الزلازل الا عند اقتراب الساعة. وما من عين أحبّ إلى الله ولا عبرة من عين بكت ودمعت عليه، وما من باكٍ يبكيه إلاّ وقد وصل فاطمة عليها السلام وأسعدها عليه، ووصل رسول الله وأدى حقنا، وما من عبد يحشر إلاّ وعيناه باكية إلاّ الباكين على جدّي الحسين عليه السلام، فإنّه يحشر وعينه قريرة، والبشارة تلقاه، والسرور بيّن على وجهه، والخلق في الفزع وهم آمنون، والخلق يعرضون وهم حدّاث الحسين عليه السلام تحت العرش وفي ظل العرش لا يخافون سوء الحساب، يقال لهم: ادخلوا الجنّة فيأبون ويختارون مجلسه وحديثه. وان الحور لترسل إليهم أنا قد اشتقناكم مع الولدان المخلدين، فما يرفعون رؤوسهم إليهم لما يرون في مجلسهم من السرور والكرامة، وان أعداءهم من بين مسحوب بناصيته إلى النّار، ومن قائل ما لنا من شافعين ولا صديق حميم، وانّهم ليرون منزلهم وما يقدرون ان يدنوا إليهم، ولا يصلون إليهم. وان الملائكة لتأتيهم بالرسالة من أزواجهم ومن خدّامهم على ما أعطوا من الكرامة، فيقولون: نأتيكم إن شاء الله، فيرجعون إلى أزواجهم بمقالاتهم، فيزدادون إليهم شوقاً إذا هم خبروهم بما هم فيه من الكرامة وقربهم من الحسين عليه السلام، فيقولون: الحمد لله الّذي كفانا الفزع الاكبر وأهوال القيامة، ونجانا مما كنا نخاف، ويؤتون بالمراكب والرّحال على النجائب، فيستوون عليها وهم في الثناء على الله والحمد لله والصلاة على محمّد وآله حتّى ينتهوا إلى منازلهم.

ہے : «إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَ أَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ »۔ [1] بیشک تمہارے اموال اور تمہاری اولاد تمہارے لئے صرف امتحان کا ذریعہ ہیں۔ لہٰذا ان کے دل خدا اور آخرت کی طرف متوجہ ہیں اور وہ دنیا پر فریفتہ و شیفتہ نہیں ہیں تا کہ کہیں یہ ان کے طغیان کا سبب نہ بنے۔

دنیا و آخرت سے بے رغبت

امام حسین علیہ السلام کی مجلس میں بیٹھے اور آپ کے حضور کی توفیق حاصل کرنے والے

کچھ لوگ مقربین میں سے ہیں کہ جو دنیا اور آخرت دونوں سے بے اعتنا ہوتے ہیں، نہ تو وہ دنیا کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور نہ ہی آخرت کی طرف اور وہ دونوں میں سے کسی کی طرف مجذوب اور مائل نہیں ہوتے، وہ اپنی عبادات اور اعمال سے جنت کا قصد نہیں رکھتے بلکہ خدا اور اس کے اولیاء کی طرف توجہ رکھتے ہیں اور یہ وہ لوگ ہیں جو خدا اور ابا عبد اللہ الحسین علیہ السلام کی محبت میں غرق ہوتے ہیں۔ لہٰذا قیامت میں یہ نہ تو جنت کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور نہ ہی حور و قصور اور جنت میں بہنے والی نہروں کی طرف بلکہ یہ سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام کی خدمت میں بیٹھیں گے اور آپ کے دیدار کے مشتاق ہوں گے اور آپ کے چاند جیسے چہرے کو دیکھیں گے، وہ جنت اور اس کی حور و قصور کی طرف نہیں جائیں گے۔ بہشت میں ایک قاصد حور العین کی طرف سے آئے گا اور ان سے کہے گا: ان سے کہہ

---

[1] ۔ سورۂ تغابن، آیت: ۱۵ .

دیں کہ ہم امام حسین علیہ السلام کے مشتاق ہیں اور ہمارے نزدیک امام حسین علیہ السلام کے حضور بیٹھنے سے بڑھ کر کوئی بھی چیز محبوب نہیں ہے۔

پس اس بناء پر یہ دنیا و آخرت کی نسبت سے حقیقی زاہد ہیں۔ خداوند متعال ہمیں اور آپ کو دنیا اور آخرت میں زاہدین اور سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام کے ہمنشینوں میں سے قرار دے۔

زمانۂ ظہور میں گریہ و عزاداری اور مرثیہ خوانی

اس میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے کہ سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام پر گریہ، عزاداری، نوحہ و مرثیہ خوانی کبھی اختتام پذیر نہیں ہو سکتی حتی زمانۂ ظہور بلکہ حضرت امام مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی الٰہی حکومت میں بھی اس کا سلسلہ جاری رہے گا۔

ہمارے مولا امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف اپنے جدِ مظلوم سید الشہداء حضرت ابا عبد اللہ الحسین علیہ السلام پر گریہ کرتے ہیں اور اپنے ظہور کے آغاز میں اہل عالم کو مخاطب قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

...ألا یا أهل العالم إنّ جدّي الحسین علیه السلام قتلوه عطشاناً...[1]

---

[1] ۔ الزام الناصب: ۲/۲۸۲.

اے اہل عالم ! آگاہ ہو جاؤ، میرے جد حسین علیہ السلام کو
پیاسا قتل کیا گیا۔

اور یہ عزا باقی ہے، حتی امام حسین علیہ السلام کے قاتلوں اور تمام اہل بیت علیہم السلام کے قاتلوں کے قتل ہو جانے کے بعد بھی یہ عزا باقی ہے کیونکہ امام حسین علیہ السلام کے دشمنوں پر غضب اور اہل بیت علیہم السلام کی مظلومیت پر غم و اندوہ تمام نہیں ہو سکتا بلکہ قیامت تک اس کا سلسلہ باقی رہے گا۔

کیا رجعت میں دشمنوں کو قتل کرنے سے اولیائے الٰہی کی شہادت کی تلافی ہو سکتی ہے؟

اس میں کوئی شک و تردید نہیں ہے کہ ان ہستیوں کی شہادت کی تلافی کرنا ناممکن ہے اور بطور مطلق کوئی بھی چیز ان کا عوض نہیں ہو سکتی۔ بیشک اہل بیت علیہم السلام کے لئے عالمِ امر و خلق میں کچھ ایسے مقامات ہیں کہ جن سے کسی بھی بشر کا موازنہ نہیں کیا جا سکتا۔ پس یہ کیسے ممکن ہے کہ ان کے دشمنوں کو قتل کرنے سے ان کی شہادت کی تلافی ہو جائے؟ خدا کی قسم ! اہل بیت علیہم السلام اور آپ کے محبوں کے دل سے ان کی جانگداز شہادت کا دکھ، غم اور درد کم نہیں ہو سکتا۔ یہ ایک ایسا امر ہے کہ جس کی روایات میں بھی تصریح ہوئی ہے اور اس میں کسی طرح کا کوئی شک و شبہ نہیں ہے اور پاکیزہ دل اس بات کی تصدیق کرتے ہیں۔

ہم اس حقیقت میں شک کرنے والوں سے پوچھتے ہیں : اگر آپ کا کوئی جوان ہو کہ جسے بے جرم وخطا قتل کر دیا جائے تو کیا اس کے قاتل سے قصاص لینے کے بعد آپ کے مجروح دل کو

سکون مل جائے گا؟ البتہ یہ مثال اس امر کو آشکار اور واضح کرنے کے لئے ہے ورنہ مثال و ممثل کے درمیان آسمان و زمین اور عرش و فرش کی مانند فاصلہ ہے، بلکہ ان کے درمیان اس سے بھی زیادہ فاصلہ ہے۔

زمانۂ ظہور میں عزاداری جاری رہنے کے بارے میں اہم روایت

حضرت امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

جب قیامت برپا ہو گی تو حضرت فاطمہ علیہا السلام نور کا ایک خیمہ لگائیں گی اور حضرت امام حسین علیہ السلام اپنا سر اپنے ہاتھ میں پکڑے ہوئے اس خیمہ کی طرف جائیں گے، اور جب جناب فاطمہ علیہا السلام انہیں اس حال میں دیکھیں گی تو اس طرح سے آہ و نالہ اور گریہ کریں گی کہ وہاں (خدا کا) کوئی ایسا مقرب فرشتہ، پیغمبر مرسل اور بندۂ مؤمن نہیں ہو گا کہ جو ان کی حالت پر گریہ نہ کرے۔ خداوند بطور مثال سر کے بغیر بہترین شکل میں ایک مرد ممثل کرے گا تاکہ امام حسین علیہ السلام کے قاتلوں پر مخاصمہ کرسکے۔ خداوند امام حسین علیہ السلام کے قاتلوں اور آپ کے قتل میں شریک ہونے والوں کو جمع کرے گا اور آخری فرد تک سب کو قتل کرے گا اور پھر انہیں زندہ کرے گا، اور پھر امیر المؤمنین علی علیہ السلام انہیں دوبارہ قتل کریں گے، انہیں پھر زندہ کیا جائے گا اور پھر امام حسن علیہ السلام انہیں قتل کریں گے، انہیں پھر زندہ کیا جائے گا تو امام حسین علیہ السلام انہیں قتل کریں گے، وہ پھر زندہ ہوں گے اور پھر

ہماری ذریت میں سے کوئی ایسا نہیں ہوگا کہ جو انہیں قتل نہیں کرے گا۔ اس دوران خداوند غیظ و غضب کی آگ کو بجھا دے گا اور ان کے (ذہن سے) غم کو فراموش کر دے گا۔

پھر امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: خداوند ہمارے شیعوں پر رحم کرے۔ خدا کی قسم! ہمارے شیعہ ہی مؤمن ہیں، خدا کی قسم! انہوں نے ہماری مصیبت میں اپنے طولانی غم اور حسرت سے شرکت کی۔[1]

اس روایتِ شریفہ میں جو اہم مطالب قابل غور ہیں وہ یہ ہیں کہ خداوند شیعوں کے غیظ و غضب کو ٹھنڈا کر دے گا اور ان کے ذہن سے غم و حزن کو فراموش کر دے گا اور یہ اس وقت ہو گا کہ جب امیر المؤمنین علیہ السلام، امام حسن علیہ السلام، امام حسین علیہ السلام اور تمام ذریت اہل بیت علیہم السلام، حضرت امام حسین علیہ السلام کے قاتلوں اور آپ کے قتل میں شریک ہونے والوں کو قتل کریں گے اور یہ جنت میں داخل ہونے سے پہلے واقع ہو گا۔

---

[1]۔ ثواب الأعمال وعقاب الأعمال: ٢١٦.

قال أبو عبد اللّٰه عليه السلام: قال رسول اللّٰه صلى الله عليه وآله وسلم إذا كان يوم القيامة نصب لفاطمة عليها السلام قبة من نور وأقبل الحسين عليه السلام رأسه على يده فإذا رأته شهقت شهقة لا يبقى في الجمع ملك مقرب ولا نبي مرسل ولا عبد مؤمن إلاّ بكى لها فيمثل اللّٰه عزّ وجلّ رجلاً لها في أحسن صورة وهو يخاصم قتلته بلا رأس فيجمع اللّٰه قتلته والمجهزين عليه ومن شرك في قتله فيقتلهم حتّى يأتي على آخرهم ثمّ ينشرون فيقتلهم أمير المؤمنين عليه السلام ثمّ ينشرون فيقتلهم الحسن عليه السلام ثمّ ينشرون فيقتلهم الحسين عليه السلام ثمّ ينشرون فلا يبقى من ذريتنا أحد إلا قتلهم قتلة فعند ذلك يكشف اللّٰه الغيظ وينسى الحزن، ثمّ قال أبو عبد اللّٰه عليه السلام رحم اللّٰه شيعتنا، شيعتنا واللّٰه المؤمنون فقد واللّٰه شركونا في المصيبة بطول الحزن والحسرة.

یہ فراموشی ان سے لئے گئے قصاص اور انتقام کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ خداوند متعال ان کے غیظ و غضب کی آگ کو بجھا دے گا اور ان کی یاد سے غم و اندوہ کو فراموش کر دے گا۔ یہ قابل غور نکتہ ہے کہ یہ فراموشی دشمنوں سے انتقام لینے کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ یہ خدا کے امر کی وجہ سے ہے ورنہ جنت میں (امام حسین علیہ السلام کے قتل کی وجہ سے) یہ غم و حزن جاری رہتا، لیکن چونکہ جنت میں اہل جنت کے لئے کوئی غم و حزن نہیں ہونا چاہئے لہٰذا خدا ان کے غضب کی آگ بجھا دے گا اور ان کے ذہن اور یاد سے غم و حزن کو مٹا دے گا۔ ظہور کے زمانے میں دشمنوں سے لئے جانے والے انتقام کی وجہ سے شیعہ امام حسین علیہ السلام کی شہادت کا غم بھول جائیں گے۔ غم و حزن اور غیظ کا جاری رہنا ظہور کے زمانے میں امام حسین علیہ السلام کے لئے عزاداری اور گریہ و بکاء کے جاری رہنے کا سبب ہے۔ شاہ خراسان حضرت امام علی بن موسی الرضا علیہ السلام سے نقل ہوا ہے کہ آپ نے فرمایا:

انّ یوم الحسین علیہ السلام أقرح جفوننا و... وأورثنا الکرب والبلاء إلی یوم الانقضاء.....[1]

بیشک امام حسین علیہ السلام کے روز شہادت اور آپ کی مصیبت نے ہماری پلکوں کو زخمی کر دیا ہے اور یہاں تک کہ آپ نے فرمایا: ہمیں قیامت تک (یعنی اس کائنات کے اختتام تک) غم و حزن کا وارث بنا دیا ہے۔

---

[1] ۔ بحار الأنوار: ۴۴/ ۲۸۴ .

یہ جان لینا بھی بہتر ہے کہ جنت کے علاوہ بھی خداوند عالم کی اور بھی جنتیں ہیں کہ جن کی خصوصیات ہمیں معلوم نہیں ہیں ، لیکن ہمارے آقا و مولا حضرت امام عسکری علیہ السلام کی تحریر میں یہ عبارت ملتی ہے :

...وروح القدس في الجنان الصاغورة ذاق من حدائقنا الباكورة....[1]

اور جنت میں روح القدس نے ہمارے باکورہ (نوبر) باغات سے صاقورہ چکھا ہے۔

امام حسن عسکری علیہ السلام نے اس بات کی وضاحت فرمائی ہے کہ خداوند متعال کی بہت زیادہ جنتیں ہیں ۔ روح القدس نے جنت میں اہل بیت علیہم السلام کے نوبر باغات سے صاقورہ چکھا ہے۔ پس کیا اس جنت اور اس کے علاوہ دوسروں جنتوں میں سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام کی عزاداری اور مرثیہ سرائی ہے یا نہیں ؟ یہ ایسے اسرار و رموز ہیں کہ جو حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی عالمی وآفاقی حکومت کے دوران ہی آشکار ہوں گے۔

اور اگر آپ کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہو کہ ظہور کا زمانہ خوشی اور مسرت کا زمانہ ہے اور اس میں کوئی غم و حزن نہیں ہے ؛ تو ہم اس کا یوں جواب دیں گے کہ جی ہاں ! ظہور کا زمانہ خوشیوں اور مسرتوں کا زمانہ ہے ، لیکن صرف دنیاوی امور جیسے قرض اور مرض وغیرہ سے

[1]۔ بحار الأنوار: ۲۶/۲۶۵.

چھٹکارا پا جانے کی وجہ سے انسان خوش ہوگا، لیکن اس زمانے میں بھی خوف الٰہی کی وجہ سے گریہ ہوگا، اور جس طرح خدا کے خوف کی وجہ سے گریہ ہوگا، اسی طرح سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام کے مصائب پر بھی گریہ و عزاداری ہوگی۔

نیز یہ بھی جان لیں کہ جس طرح ظہور کا زمانہ خوشی، شادمانی اور مسرت کا زمانہ ہوگا، اسی طرح یہ بہت سے لوگوں کے لئے حسرت اور پشیمانی کا زمانہ بھی ہوگا؛ کیونکہ جب یہ غیبت کے زمانے میں گہری نیند اور امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف سے بے حد غافل رہنے کے بعد ظہور کے زمانے میں بیدار ہوں گے تو انہیں اس وقت معلوم ہوگا کہ انہوں نے اپنی زندگی کا بہت بڑا حصہ اپنے امام سے غافل رہ کر گزار دیا ہے اور انہوں نے اپنے وقت کے امام (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف) کو بالکل بھی یاد نہیں کیا، نمازوں اور زیارتوں میں اپنے امام کے لئے کوئی دعا نہیں کی اور ان کی جدائی اور فراق کے غم میں کبھی گریہ نہیں کیا، اپنے مال اور جان سے امام عصر عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی نصرت نہیں کی۔ اپنے امام سے غافل رہنے والوں کے لئے یہ بہت بڑی حسرت ہے۔

خداوند متعال ہمیں اس حسرت سے بچائے اور ہمیں ایسی غفلتوں سے نجات دے، ہمیں ہمارے زمانے کے امام (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف) کے لئے دعا کرنے اور اپنی جان و مال سے آپ کی نصرت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین۔

سید مرتضیٰ مجتہدی سیستانی

فہرست مطالب

سخن مترجم ۱

مقدمہ ۵

حضرت ابا عبد اللہ الحسین علیہ السلام کی زیارت کا وجوب ۷

ہر مؤمنہ پر حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت کا وجوب............... ۸

سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت کا ثواب ۱۰

جو امام حسین علیہ السلام کے حق کی معرفت کے ساتھ زیارت کرے ۱۹

جس نے امام حسین علیہ السلام کی زیارت کی ، گویا اس نے عرش پر خدا کی زیارت کی ۱۹

امام حسین علیہ السلام کا زائر ؛ جوار نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ۲۰

قیامت کے دن زائرِ حسین علیہ السلام کا مقام ۲۱

اگر حسین علیہ السلام کا زائر شقی ہو تو اسے سعید لکھا جائے گا ۲۲

امام حسینؑ کا اپنے زائر کی وفات کے بعد اس کی زیارت کے لئے جانا ۲۳

مبارک ایّام اور بابرکت اوقات میں امام حسین علیہ السلام کی زیات کا مستحب موکد ہونا ۲۵

ہر عید کے دن امام حسین علیہ السلام ۲۶
کی زیارت کا مستحب موکد ہونا ۲۶
ہر مہینے امام حسین علیہ السلام کی زیارت کی فضیلت........................ ۲۸
امام حسین علیہ السلام کی زیارت افضل اعمال ۲۹
امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے ذریعہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہلبیت علیہم السلام کے
ساتھ حسن سلوک ۳۰
امام حسین علیہ السلام کی زیارت سے رزق اور عمر میں اضافہ ۳۱
قیامت کے دن زائرِ حسین علیہ السلام کا شفاعت کرنا ۳۲
زیارت حسین علیہ السلام سے گناہوں کا پاک ہونا ۳۲
خوف کی حالت میں امام حسین علیہ السلام کی زیارت کا ثواب............. ۳۴
امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے لئے پیدل جانے والے کا ثواب ۳۶
زیارت حسین علیہ السلام میں کتنی تاٴخیر کرنا جائز ہے ؟ ۳۸
غنی و فقیر کے لئے زیادہ سے زیادہ کتنی مدت تک امام حسین علیہ السلام کی زیارت
کو ترک کرنا جائز ہے؟.. ۴۷
اہل کوفہ کا زیارت کے لئے نہ جانا خیر سے محرومی ۴۷
امام حسین علیہ السلام کی زیارت ترک کرنا جفا ہے...................... ۴۸

حیرت ہے ! کوئی شیعہ ہونے کا دعویدار ہو مگر امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے لئے نہ جائے ! ۴۹
سید الشہداء امام حسین علیہ السلام کی زیارت کو ترک کرنے والا............ ۵۱
زیارات کے ثواب میں اختلافات کی وجوہات کا بیان ۵۴
امام حسین علیہ السلام کے گنبدِ منورہ کے نیچے دعاؤں کا مستجاب ہونا ۶۲
کرم حسینی ۶۶
امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے چار اہم ارکان ۷۳
۱۔ امام حسین علیہ السلام کے حرم میں توجہ ۷۳
ریاض الجنتہ میں زمین کربلا کا کوکب دری کی طرح آشکار ہونا ۷۴
حرم ؛ اور تم کیا جانو ، حرم کیا ہے ؟ ۷۶
۲۔ زیارت کے آثار پر توجہ ۷۸
امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے لئے اہل آسمان کا اشتیاق ۷۸
۳۔ زیارت کے متن میں علوم و معارف پر توجہ کرنا ۸۱
۴۔ زیارات میں پڑھے جانے والے امور پر عمل کرنا ۸۶
عصر حاضر میں کائنات کی سب سے مظلوم ہستی ۹۰
سرور شہیداں حضرت امام حسین علیہ السلام پر ۹۲

گریہ کرنے کا اجر و ثواب ۹۲
امام حسین علیہ السلام پر گریہ کرنے کے لئے اجر کثیر عطا کرنے کا سبب ۱۱۶
حضرت امام صادق علیہ السلام کی دعا میں امام حسین علیہ السلام کے زائرین کے لئے نالہ و فریاد ۱۲۰
امام سجاد علیہ السلام کا اپنا چہرہ دیوار سے مارنا، آپ کے ناک کا ٹوٹنا اور سر کا زخمی ہونا ۱۲۲
امام حسین علیہ السلام پر گریہ کرنے کی وجہ سے جناب ام البنین علیہا السلام کا نابینا ہو جانا.. ۱۳۴
سید الشہداء امام حسین علیہ السلام پر آسمان و زمین کا گریہ ۱۳۷
دنیا میں زاہدین ۱۴۱
دنیا و آخرت سے بے رغبت ۱۴۲
امام حسین علیہ السلام کی مجلس میں بیٹھے اور آپ کے حضور کی توفیق حاصل کرنے والے ۱۴۲
زمانۂ ظہور میں گریہ و عزاداری اور مرثیہ خوانی ۱۴۳
زمانۂ ظہور میں عزاداری جاری رہنے کے بارے میں اہم روایت ۱۴۵
فہرست مطالب ۱۵۰